سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2006

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2006

(جمعرات 28، جمعتہ المبارک 29- ستمبر، سوموار 2، منگل 3، بدھ 4، جمعرات 5- اکتوبر 2006)
(یوم الخمیس 4، یوم الجمع 5، یوم الاثنین 8، یوم الثلاثہ 9، یوم الاربعاء 10، یوم الخمیس 11- رمضان المبارک 1427ھ)

چودھویں اسمبلی: چھبیسواں اجلاس

جلد 26 (حصہ اول): شمارہ جات 1 تا 6

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھبیسواں اجلاس

جمعرات،28۔ ستمبر 2006

جلد 26:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	11

5۔	چیئرمینوں کا پینل ------------	12
	تعزیت	
6۔	ملک آصف بھا ایم پی اے کے والد مرحوم اور چودھری گلفام اشرف کے لئے دعائے مغفرت ------------	14

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ تعلیم)	
7۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	19
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	45
9۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	71
	توجہ دلاؤ نوٹس	
10۔	کلر کہار چکوال میں خاتون کا زیادتی کے بعد بھانجی سمیت قتل ------------	94
11۔	مسلم ٹاؤن لاہور میں ناکے پر پولیس فائرنگ سے نوجوان کی ہلاکت ------------	96
	تحاریک استحقاق	
12۔	ڈائریکٹر ایس ڈبلیو ایم لاہور کا معزز رکن اسمبلی سے ملاقات کرنے اور ٹیلی فون سننے سے گریز ------------	98
13۔	قانون شہری ترقی پنجاب 1976 کے سیکشن 35 کے تحت سالانہ ترقیاتی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر ------------	99
14۔	زرعی ترقیاتی بنک منکیرہ (بھکر) کے ایم سی او اور قائم مقام منیجر کا معزز رکن اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال ------------	100
15۔	ضلعی آفیسر بہبود آبادی (بھکر) کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک ------------	103
16۔	ڈی سی او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ ------------	104
	تحاریک التوائے کار	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	مساجد کے آئمہ اور خدام کی جانب سے قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق جلانے پر عوام کا جذباتی ہونا ------------	107

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
18۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	109
19۔	مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	109
20۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	110
21۔	تحریک التوائے کار نمبر 801/05 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	110
22۔	مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	111
23۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	111
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ وشہری ترقی اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی	

	رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	112
25۔	مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	112
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
26۔	مسودہ قانون استعداد، نظم وضبط اور احتساب سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ 2005 ------------	113
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
27۔	کورم کی نشاندہی ------------	113
	جمعتہ المبارک، 29۔ستمبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 2	
28۔	ایجنڈا ------------	115
29۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	117
	پوائنٹ آف آرڈر	
30۔	رومن کیتھولک اور کیتھولک عیسائیوں کے سربراہ کی جانب سے حضور نبی کریم ﷺ کے متعلق ہرزہ سرائی کے خلاف قرارداد مذمت پاس کرنے کا مطالبہ ------------	118
	سوالات (محکمہ جات زراعت و زرعی مارکیٹنگ)	
31۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	119
32۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	161
33۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	200
	پوائنٹ آف آرڈر	
34۔	ایمنسٹی انٹرنیشنل ادارہ کی رپورٹ میں پنجاب حکومت کو سب	

	سے زیادہ کرپٹ قرار دینا	205
	تحاریک التوائے کار	
35۔	وزیر اعلیٰ کے حکم کے باوجود سٹاف نرسز کو سکیل 16 کا نہ دیا جانا	210
36۔	جنرل بس سٹینڈ فیصل آباد کی تعمیر سست روی کا شکار	217

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	ہنگامی قانون (جو پیش ہوا)	
37۔	ہنگامی قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور مجریہ 2006	220
38۔	کورم کی نشاندہی	221
	سوموار، 2۔اکتوبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 3	
39۔	ایجنڈا	223
40۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	225
	پوائنٹ آف آرڈر	
41۔	اسمبلی اجلاس کی طلبی کے اعلان کے بعد گورنر کی جانب سے آرڈیننس جاری کرنے کے بارے میں رولنگ کا مطالبہ	226
42۔	پوپ بینی ڈکٹ کی جانب سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہرزہ سرائی کرنے کے خلاف متفقہ قرارداد لانے کا مطالبہ	227

سوالات (محکمہ جات داخلہ و جیل خانہ جات)

43۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 227

44۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 268

45۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 295

توجہ دلاؤ نوٹس

46۔ سیالکوٹ بار کے سینئر رکن کا اغواء برائے تاوان ------------ 310

47۔ تھانہ موچیوالا جھنگ میں پولیس تشدد سے شہری کی ہلاکت ------------ 312

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
48۔	ڈائریکٹر ایس ڈبلیو ایم لاہور کا معزز رکن اسمبلی سے ملاقات کرنے اور ٹیلی فون سننے سے گریز (۔۔۔جاری) ------------	314
	تعزیت	
49۔	رکن اسمبلی محترمہ زینت خان کے شوہر کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	317
	تحاریک استحقاق (۔۔۔جاری)	
50۔	قانون شہری ترقی پنجاب 1976 کے سیکشن 35 کے تحت سالانہ ترقیاتی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر (۔۔۔جاری) ------------	318
51۔	ڈی سی او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ (۔۔۔جاری) ------------	319
	تحاریک التوائے کار	
52۔	محکمہ صحت کے اہلکاروں کی ملی بھگت سے ملٹی نیشنل میڈیسن کمپنیوں کی ادویات کی قیمتوں میں ہزاروں فیصد اضافہ (۔۔۔جاری) ------------	322
53۔	نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی رپورٹ کے مطابق لاہور میں پینے کے پانی میں آرسینک کی مقدار میں بے حد اضافہ ------------	324

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
54۔	نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی رپورٹ کے مطابق لاہور میں پینے کے پانی میں آرسینک کی مقدار میں بے حد اضافہ سے عوام میں پیٹ اور جلدی امراض پھیلنے کا خدشہ ------------	325
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
55۔	مسودہ قانون نظر ثانی طبی سہولیات برائے عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	331
56۔	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	332
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
57۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول ملازمین پنجاب مصدرہ 2006 ------------	334
58۔	مسودہ قانون استعداد، نظم وضبط اور احتساب سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ 2005 (---جاری) ------------	336
	منگل، 3۔ اکتوبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 4	
59۔	ایجنڈا ------------	345
60۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	347
	پوائنٹ آف آرڈر	

61۔	ڈرائیونگ لائسنس کے لئے میڈیکل سرٹیفکیٹ ایس پی (ٹریفک) آفس کی ڈسپنسری کی بجائے سرکاری ہسپتال سے لانے کا مطالبہ ------------	348
	سوالات (محکمہ صحت)	
62۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	350
63۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	384

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
64۔	زرعی ترقیاتی بنک منکیرہ (بھکر) کے ایم سی او اور قائم مقام مینجر کا معزز رکن اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال (۔۔۔جاری) ------------	414
65۔	بہادر نگر فارم (اوکاڑہ) کے ڈائریکٹر کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ ------------	414
66۔	ای ڈی او (ایجوکیشن) ملتان کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ ------------	415
	تحاریک التوائے کار	
67۔	حکومت پنجاب کو صوبہ بھر کی مارکیٹ کمیٹیوں کی تشکیل میں ناکامی ------------	418
68۔	توحید پارک باغبانپورہ لاہور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی فائرنگ سے کانسٹیبل کی ہلاکت ------------	420
69۔	ہارون آباد شہر کو مضر صحت پانی فراہم کرنے کی وجہ سے شہریوں میں پیٹ کی بیماریوں میں اضافہ ------------	423
70۔	مزنگ اسلامیہ پارک طارق روڈ لاہور کی تین سالہ بچی	

	کی پتنگ کی تیز دھار ڈور سے ہلاکت	424
71۔	لاہور کے رہائشی علاقوں میں کثیر المنزلہ پلازوں کی تعمیر	425
72۔	مشروبات میں جعلی کولا کی بھرمار سے ہیپاٹائٹس جیسی مہلک بیماریاں پھیلنے کا خدشہ	427
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
73۔	مسودہ قانون (ترمیم) بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی مصدرہ 2004 (۔۔۔جاری)	437
74۔	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب یونیورسٹی مصدرہ 2006	449

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
75۔	پنشنر کی وفات کے بعد اس کی فیملی پنشن 50 فیصد کی بجائے 100 فیصد کرنے کا مطالبہ	454
76۔	زرعی بنک چھوٹے کسانوں کے سابق قرضوں پر سود معاف کر کے آئندہ بلا سود قرضوں کا دینا	458
	بدھ، 4۔اکتوبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 5	
77۔	ایجنڈا	463
78۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	465
79۔	معزز رکن اسمبلی جناب ظہور احمد خان ڈاہا کی وفات پر اسمبلی کی کارروائی کا ملتوی کیا جانا	466

جمعرات،5۔اکتوبر 2006

جلد 26:شمارہ 6

80۔ ایجنڈا ------------ 467

81۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 469

پوائنٹ آف آرڈر

82۔ تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 470

تعزیتی قرارداد

83۔ معزز رکن اسمبلی جناب ظہور احمد خان ڈاہا کی وفات پر قرارداد کا پیش کیا جانا------------471

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
84۔	معزز رکن اسمبلی جناب ظہور احمد خان ڈاہا (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت ------------	472
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)	
85۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	472
86۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	508
87۔	غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب ------------	528
	پوائنٹ آف آرڈر	
88۔	کھاد اور پوٹاش کی قیمتوں میں کمی کے بارے میں وزیر اعظم کے اعلان پر عملدر آمد نہ ہونا ------------	528
	توجہ دلاؤ نوٹس	
89۔	چک نمبر 37ج۔ب فیصل آباد کے رہائشی کی دوسری بیٹی بھی قتل ------------	530

تعزیت

90- سابق رکن اسمبلی جناب فضل حسین راہی (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت ------------ 533

تحاریک استحقاق

91- ضلعی آفیسر بہبود آبادی (بھکر) کا معزز رکن اسمبلی
سے ناروا سلوک (---جاری) ------------ 534

تحاریک التوائے کار

92- سید پور لاہور کی رہائشی خاتون کا زیادتی کے بعد قتل ------------ 536

93- تھانہ ٹبی لاہور میں پولیس کے تشدد سے زیر حراست نوجوان کی ہلاکت------------ 541

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

رپورٹیں (توسیع)

94- مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 542

95- تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 543

96- مسودہ قانون (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 544

97۔ مسودہ قانون امتناع گھریلو تشدد پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان
میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 545

98۔ قرارداد نمبر 203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس
قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 546

99۔ تحریک استحقاق نمبر 6 بابت سال 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص
ایم پی اے کے بارے میں مجلس سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 547

100۔ مسودہ قانون امتناع پرائیویٹ قرض دہی پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے
میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان
میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 548

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
101۔	اسمبلی میں پیش کئے جانے والے بلز کی انگریزی کے ساتھ ساتھ اُردو میں بھی پیش کئے جانے کا مطالبہ ------------	549
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
102۔	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2006 (---جاری) ------------	550
	رولنگ	
103۔	اجلاس کی طلبی کے بعد گورنر کی جانب سے آرڈیننس جاری کرنے کے بارے میں جناب سپیکر کی رولنگ ------------	554

پوائنٹ آف آرڈر

104۔ اجلاس کی طلبی کے بعد گورنر کی جانب سے جاری کئے گئے آرڈیننس
کو موجودہ اجلاس میں پیش نہ کرنا ------------ 556

105۔ انڈکس

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 28۔ ستمبر 2006

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ تعلیم)

i۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ii۔ غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

3۔ توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا جائے گا)

مسودہ قانون استعداد، نظم و ضبط اور احتساب سرکاری ملازمین

پنجاب مصدرہ 2005

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

1۔	جناب سپیکر	:	چودھری محمد افضل ساہی
2۔	جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شوکت حسین مزاری
3۔	وزیراعلیٰ	:	چودھری پرویزالٰہی
4۔	قائد حزب اختلاف	:	جناب قاسم ضیاء

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	رائے اعجاز احمد	:	ایم پی اے، پی پی۔171
2۔	ملک نذر فرید کھوکھر	:	ایم پی اے، پی پی۔192
3۔	ملک جلال دین ڈھکو	:	ایم پی اے، پی پی۔222
4۔	رانا آفتاب احمد خان	:	ایم پی اے، پی پی۔63

6

3۔ کابینہ

(1)	گروپ کیپٹن (ر) مشتاق احمد کیانی	:	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(2)	کرنل (ر) شجاع خانزادہ	:	وزیر سی۔ایم۔آئی۔ٹی امپلی مینٹیشن اینڈ کوآرڈینیشن
(3)	کرنل (ر) ملک محمد انور	:	وزیر کوآپریٹوز
(4)	جناب مناظر حسین رانجھا	:	وزیر کالونیز
(5)	چودھری عامر سلطان چیمہ	:	وزیر آبپاشی
(6)	جناب گل حمید خان روکھڑی	:	وزیر ریونیو، ریلیف اینڈ کنسالیڈیشن
(7)	جناب محمد سبطین خان	:	وزیر کانکنی و معدنیات
(8)	جناب سعید اکبر خان	:	وزیر جیل خانہ جات
(9)	ڈاکٹر محمد شفیق چودھری	:	وزیر آبکاری و محصولات
(10)	چودھری ظہیر الدین خان	:	وزیر مواصلات و تعمیرات / انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ*
(11)	ڈاکٹر اشفاق الرحمٰن	:	وزیر جنگلات
(12)	محترمہ آشفہ ریاض فتیانہ	:	وزیر ترقی خواتین و انسانی حقوق / سوشل ویلفیئر*
(13)	چودھری محمد اقبال	:	وزیر خوراک / تجارت و سرمایہ کاری*
(14)	رانا شمشاد احمد خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ
(15)	چودھری شوکت علی بھٹی	:	وزیر ثقافت و امور نوجوانان
(16)	جناب محمد بشارت راجہ	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی / جنگلی حیات / قانون و پارلیمانی امور / انسانی وسائل*
(17)	میاں عمران مسعود	:	وزیر تعلیم
(18)	جناب محمد اجمل چیمہ	:	وزیر صنعت
(19)	سید اختر حسین رضوی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل

(20)	جناب ارمغان سبحانی	:	وزیر قوت برقی
(21)	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-3/2002 مورخہ 9- جنوری 2005 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر
محکمہ جات کے برائے اجلاس (28- ستمبر 16- اکتوبر 2006) تفویض کئے گئے۔

7

(22)	ڈاکٹر طاہر علی جاوید	:	وزیر صحت
(23)	جناب عبدالعلیم خان	:	وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
(24)	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر سیاحت
(25)	سردار حسن اختر موکل	:	وزیر مینجمنٹ وپیشہ ورانہ ترقی
(26)	سید رضا علی گیلانی	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی
(27)	رانا محمد قاسم نون	:	وزیر ایگریکلچرل مارکیٹنگ
(28)	جناب حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر لٹریسی اینڈ غیر رسمی بنیادی تعلیم
(29)	جناب محمد ارشد خان لودھی	:	وزیر زراعت / پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ *
(30)	جناب غلام محی الدین چشتی	:	وزیر / چیف وھپ
(31)	سردار حسنین بہادر دریشک	:	وزیر خزانہ
(32)	سید ہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
(33)	میاں خادم حسین وٹو المعروف محمد اختر خادم	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
(34)	جام محمد ہاشم غلیجہ	:	وزیر ماہی پروری
(35)	جناب محمد اعجاز شفیع	:	وزیر بیت المال
(36)	مخدوم اشفاق احمد	:	وزیر تحفظ ماحولیات
(37)	محترمہ نسیم لودھی	:	وزیر بہبود آبادی
(38)	محترمہ قدسیہ لودھی	:	وزیر خصوصی تعلیم

(39) مسز جوئس روفین جولیس : وزیر اقلیتی امور

---

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-3/2002 مورخہ 9۔ جنوری 2005 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر
محکمہ جات کے برائے اجلاس (28۔ ستمبر 16۔ اکتوبر 2006) تفویض کیے گئے۔

8

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

(1) چودھری محمد کامران علی خان : مال

(2) راجہ راشد حفیظ : مقامی حکومت و دیہی ترقی

(3) جناب اعجاز حسین فرحت : ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(4) سید محمد تقلید رضا*

(5) چودھری نذر حسین گوندل : تعلیم

(6) ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ *

(7) ملک محمد آصف بھا : بیت المال

(8) جناب محمد وارث کلو : کالونیز

(9) ملک رضا شاہد وسیر : انفارمیشن ٹیکنالوجی

(10) چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) : لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ

(11) جناب محمد قمر حیات کاٹھیا* :

(12)	بریگیڈیر(ر)جاوید اکرم(ستارہ امتیاز)	:	صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی
(13)	حاجی مدثر قیوم نہرا	:	ماہی پروری
(14)	چودھری خالد اصغر گھرال	:	سپورٹس
(15)	چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ	:	قانون
(16)	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
(17)	جناب محمد عارف گوندل چھموآنہ	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
(18)	لیفٹیننٹ کرنل(ر)محمد عباس	:	مواصلات وتعمیرات
(19)	بیگم ریحانہ جمیل*		
(20)	جناب محمد شعیب صدیقی	:	انفارمیشن
(21)	جناب اعجاز احمد سیہول	:	آبکاری ومحصولات
(22)	جناب جاوید منظور گل	:	کانکنی ومعدنیات
(23)	آغا علی حیدر	:	ثقافت وامور نوجوانان

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722 مورخہ 7۔اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

9

(24)	ملک احمد سعید خان(ایڈووکیٹ)	:	اشتمال
(25)	ملک محمد احمد خان(ایڈووکیٹ)	:	پارلیمانی امور
(26)	دیوان اخلاق احمد	:	آبپاشی
(27)	جناب محمد عامر اقبال شاہ	:	محنت وافرادی قوت
(28)	جناب طاہر حسین خان ملیزئی	:	خصوصی تعلیم
(29)	ملک محمد اجمل جوئیہ	:	پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن
(30)	جناب ظہور احمد خان ڈاہا	:	خزانہ
(31)	جناب ولایت شاہ کھگہ	:	زراعت
(32)	جناب آفتاب احمد خان	:	ایگریکلچرل مارکیٹنگ

(33)	چودھری وحید اصغر ڈوگر	:	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
(34)	جناب جاوید اقبال خان کھچی	:	جنگلات
(35)	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
(36)	جناب طارق احمد گورمانی	:	جنگلی حیات
(37)	ملک جواد کامران کھر*		
(38)	میاں امتیاز علیم قریشی	:	زکوٰۃ و عشر
(39)	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	سی۔ایم۔آئی۔ٹی، آئی اینڈ سی
(40)	جناب اللہ وسایا خان عرف چنوں خان لغاری	:	سیاحت و قیام
(41)	سید محمد قائم علی شاہ	:	مذہبی امور و اوقاف
(42)	ملک اللہ بخش سمتیہ	:	ٹرانسپورٹ
(43)	مہر فضل حسین سُمرا	:	جیل خانہ جات
(44)	جناب احمد نواز	:	ریلیف
(45)	ڈاکٹر محمد افضل*		
(46)	سید نذر محمود شاہ*	:	
(47)	جناب محمود احمد	:	خوراک

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722 مورخہ 7۔اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

10

(48)	سردار محمد درعیہ خان فیاض	:	امداد باہمی
(49)	بیگم زینت خان	:	ترقی خواتین
(50)	ڈاکٹر فرزانہ نذیر	:	صحت
(51)	محترمہ لبنیٰ طارق	:	سیاحت
(52)	سیدہ بشریٰ نواز گردیزی	:	داخلہ

(53)	محترمہ شہلا راٹھور	:	سماجی بہبود
(54)	محترمہ سعدیہ ہمایوں	:	تحفظ ماحولیات
(55)	محترمہ روبینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ)	:	ٹیوٹا (TEVTA)
(56)	محترمہ ظل ہما عثمان	:	منصوبہ بندی و ترقیات
(57)	محترمہ زاہدہ سرفراز	:	بہبود آبادی
(58)	محترمہ نگہت سلیم خان	:	ہائر ایجوکیشن
(59)	محترمہ شگفتہ انور	:	انٹی کرپشن
(60)	مسز نبیرہ مرتضٰی لون	:	قوت برقی
(61)	جناب پیٹرک جیکب گل	:	اقلیتی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

ایم آفتاب اقبال چودھری

6۔ ایوان کے افسران

(1)	سیکرٹری اسمبلی	:	جناب سعید احمد
(2)	ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلیکیشن)	:	جناب عنایت اللہ لک
(3)	ایڈیشنل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ
(4)	ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	مقصود احمد ملک

* بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر Legis: 4-62/2003/2722 مورخہ 7۔اگست 2003 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چھبیسواں اجلاس

جمعرات،28۔ستمبر2006

(یوم الخمیس،4۔رمضان المبارک1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر30منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ ٱللّٰہِ ٱلرَّحۡمٰنِ ٱلرَّحِیۡمِ o

إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ﴿٢﴾
لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ شَهۡرٖ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ
فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمۡرٖ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطۡلَعِ ٱلۡفَجۡرِ ﴿٥﴾

سورة القَدر آیات1 تا 5

ہم نے اس(قرآن)کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع)کیا(1)اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟(2)شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے(3)اس میں روح(الامین)اور فرشتے ہر کام کے(انتظام کے) لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں(4)یہ(رات)طلوع صبح تک(امان اور) سلامتی ہے(5)

وما علینا الا البلاغ o

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔ رائے اعجاز احمد، ایم پی اے پی پی۔171

2۔ ملک نذر فرید کھوکھر، ایم پی اے پی پی۔192

3۔ ملک جلال دین ڈھکو، ایم پی اے پی پی۔222

4۔ رانا آفتاب احمد خان، ایم پی اے پی پی۔63

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری عارف محمود گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب عارف گل صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قاسم ضیاء صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔ قاسم ضیاء صاحب کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج میں آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ اس اہم واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو چند روز پہلے رونما ہوا جس سے ہمارے ملک میں تشویش کی لہر دوڑی کہ سیاستدانوں کے ساتھ یا سیاسی جماعتوں کے قائدین کے ساتھ اس ملک میں جو کچھ شروع ہوا ہے اور آپ کی وساطت سے کیونکہ ہم پنجاب میں رہتے ہیں تو ہم پنجاب کے عوام کے نمائندے ہیں اور خاص طور پر دکھ ہوا کہ اس ایوان کے لیڈر آف دی ہاؤس پر کہ جنہوں نے اس واقعہ پر یہ کہا کہ ایسے واقعات اور ہونے چاہئیں، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور

ہم پنجاب سے اپنے بلوچستان کی بہنوں اور بھائیوں کے لئے پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اب تو جنرل مشرف نے بھی کہہ دیا ہے کہ یہ (ق) لیگ میں نے بنائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: قاسم ضیاء صاحب! یہ بلوچستان کا معاملہ ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں اپنے بلوچستان کے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے یہ کہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ یہ بلوچستان اسمبلی میں بات ہو چکی ہے، نیشنل اسمبلی میں بھی اس پر بات ہو چکی ہے۔ یہ پنجاب سے متعلقہ matter ہی نہیں ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس ملک کا جو مفاد ہے کیا اس ہاؤس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے؟

جناب سپیکر: لیکن پنجاب کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: اس ہاؤس کا، پنجاب کا اور پنجاب کے عوام کا کیا بلوچستان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے؟

جناب سپیکر: بلوچستان کے ساتھ تعلق ہے لیکن یہ معاملہ بلوچستان اسمبلی اور قومی اسمبلی میں already discuss ہو چکا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: پھر بلوچستان میں ایک ایسا واقعہ ہوتا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس چیئر پر بیٹھے ہیں، آپ یہ رولنگ فرمادیں کہ پنجاب کا بلوچستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تعلق تو بنتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: اگر تعلق ہے تو پھر بلوچستان کے عوام سے ہم اظہار یکجہتی کیوں نہیں کر سکتے؟

چوہدری عارف محمود گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عارف محمود گل صاحب کو میں نے فلور دیا ہے۔

تعزیت

ملک آصف بھا ایم پی اے کے والد مرحوم
اور چودھری گلفام اشرف کے لئے دعائے مغفرت

چودھری عارف محمود گل: جناب سپیکر! ملک آصف بھا صاحب جو خوشاب کے ایم پی اے ہیں ان کے والد صاحب انتقال فرما گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! کس کے لئے دعا فرمانی ہے؟

چودھری عارف محمود گل: ملک آصف بھا صاحب ایم پی اے ہیں ان کے والد صاحب فوت ہوئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت فرما دی جائے۔

جناب سپیکر: دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

چودھری خضر الیاس ورک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ورک صاحب!

چودھری خضر الیاس ورک: جناب سپیکر! چودھری گلفام اشرف صاحب جو کہ 24۔جولائی کو جی ٹی روڈ پر منوں رائس مل کے سامنے قتل ہو گئے تھے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: گلفام اشرف صاحب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

چودھری خضر الیاس ورک: جناب سپیکر! دوسرا نامزد آٹھ قاتلوں پر پرچہ درج ہوا ہے اور ابھی تک ایک بھی مجرم نہیں پکڑا گیا۔ میری آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب سے درخواست ہے کہ ان آٹھ مجرموں کو جلدی پکڑنے کا کام کریں۔

جناب سپیکر: آپ لاء منسٹر صاحب سے ان کے چیمبر میں مل لیں۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جب یہ پاکستان بنا تھا تو اس میں اس پاکستان کے بننے میں چاروں صوبوں کے لوگوں نے جس میں بلوچستان،، سندھ،، سرحد اور پنجاب بھی تھا انہوں نے اس میں حصہ لیا۔ آپ یہ ٹھیک فرمارہے ہیں کہ یہ صوبے کا مسئلہ نہیں ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پاکستان کا مسئلہ ہے۔ بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے، اس کاری ایکشن یہ ہوا ہے کہ وہاں پر پنجابیوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ ایک بس جارہی ہوتی ہے تو اسے کھڑا کر کے پنجابیوں کو علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور گولی مار دی جاتی ہے۔ وہاں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قتل جو بگٹی صاحب کا ہوا ہے یہ پنجاب نے کیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر ہم یہاں پر بگٹی صاحب کے حوالے سے بات کریں گے، پنجاب سے کوئی message جائے گا تو اس کا positive اثر نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے پاکستان پر ہو گا۔ وہاں کے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ یہ فوج پنجاب کی ہے اور پنجابیوں نے بگٹی کو مارا ہے۔ اگر بگٹی غدار تھا تو کیوں حکومت نے پارلیمنٹ میں ایک وفد تیار کیا اور شجاعت حسین صاحب وہاں پر گئے اور انہوں نے بگٹی صاحب کے ساتھ باقاعدہ negotiations کیں لیکن قومی اسمبلی کے وفد کی ان negotiations کو جو کہ بگٹی صاحب کے ساتھ ہوئیں تھی اور بگٹی صاحب نے کہا تھا کہ چودھری شجاعت حسین اور سید مشاہد حسین کے ساتھ جو مذاکرات ہوئے تھے میں ان کو تسلیم کرتا ہوں لیکن آج تک ان مذاکرات کو disclose نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: وہ وفد قومی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل تھا پنجاب اسمبلی کے اراکین پر مشتمل نہیں تھا اور اگر قومی اسمبلی میں یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا تو ادھر پنجاب اسمبلی میں یہ کیسے take up ہو سکتا ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ بگٹی اس صوبے کا گورنر تھا، اس صوبے کا وزیر اعلیٰ تھا چلیں یہ سارے allegations جو حکومت اس پر لگا رہی ہے، جو صدر صاحب اس پر لگا رہے ہیں لیکن ایک ایسا شخص کہ جس کی ایک سیاسی جماعت تھی اور وہ اس کا سربراہ تھا اس کے متعلق پنجاب اسمبلی کے اس ہاؤس کا جو رویہ ہے اگر اس طرح کا message وہاں پہنچے گا تو اس کے کوئی positive اثرات مرتب نہیں ہوں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے نواب اکبر خان بگٹی کی دعائے مغفرت کے لئے اس ہاؤس میں خصوصی طور پر اجازت دی۔ دوسرا یہ کہ

ہمیشہ یہ روایت رہی ہے کہ اپوزیشن لیڈر کی بات سنی گئی ہے۔ یہ یقینی بات ہے اور یہ آپ کا اختیار ہے کہ بات سننے کے بعد آپ اس پوائنٹ آف آرڈر کو validقرار دیتے ہیں یا نہیں، یہ بالکل آپ کا حق ہے۔ میری یہ گزارش ہے اور بڑا اچھا کیا آپ نے کہ اگر آپ ارشد محمود بگو صاحب کی بلوچستان کے معاملے پر پوری تقریر سن سکتے ہیں تو میں سمجھتا کہ اپوزیشن لیڈر اور ڈپٹی اپوزیشن لیڈر رانا ثناء اللہ خان کی بات بلوچستان کے ایشو پر سنی جائے اس کے بعد آپ کا حق ہے کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کو آپ validقرار دیتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ارشد محمود بگو صاحب نے اس ایشو پر مکمل بات کر لی ہے تو مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! عرض ہے کہ 1970 اور 1971 کے جو واقعات ہیں جن واقعات کی بنیاد پر بعد میں بنگال یا مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہوا۔ تاریخ دان جو لکھ رہا ہے آج تک یہ پوری قوم اس بات کا جواب نہیں دے سکی کہ جب فوجی آپریشن مشرقی پاکستان میں شروع ہوا تھا تو پھر مغربی پاکستان کے لوگوں نے اس پر احتجاج کیوں نہیں کیا؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اکبر بگٹی کا قتل سیاسی قتل ہے۔ موجودہ حکمرانوں نے ان کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا ہے اور یہ ایک سیاسی قتل ہے۔

جناب سپیکر: اس قتل سے پنجاب حکومت کا کیا تعلق ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! [******]

جناب سپیکر: رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمام الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ سوال نمبر 1962 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی، شاہ صاحب! (قطع کلامیاں، شور و غل)

سید احسان اللہ وقاص صاحب! آپ اپنا سوال put نہیں کرنا چاہتے۔ براہ مہربانی اپنا سوال put کریں۔

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لیڈر آف اپوزیشن!

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ پنجاب اسمبلی سے بلوچستان کے واقعہ کا کیا تعلق ہے؟

جناب سپیکر: میں نے یہ کہا ہے کہ اس قتل سے پنجاب اسمبلی کا کیا تعلق ہے؟

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! [********]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے وہ تمام الفاظ جو کہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تھا وہ کارروائی سے حذف کروائے لیکن یہاں پر میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ معزز لیڈر آف اپوزیشن غلط بیانی سے کام لے رہے تھے اور ایک جھوٹ جس کا میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بنیاد ہی نہیں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ بیان دیا کہ یہ جو کچھ ہوا ہے صحیح ہوا ہے یہ قطعی طور پر بے بنیاد بات ہے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا اور آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے وہ تمام الفاظ جو رانا ثناء اللہ صاحب اور قاسم ضیا صاحب نے کہے وہ ایوان کی کارروائی سے حذف کئے کیونکہ وہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تھا۔ شکریہ

سوالات

(محکمہ تعلیم)

جناب سپیکر: یہ سوال نمبر 1962 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف فرما نہیں

ہیں۔جی، وزیر تعلیم صاحب ان کا انتظار کر لیا جائے یا کیا کریں پتا نہیں انہوں نے کتنی دیر کے لئے واک آؤٹ کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر قائد ایوان ہاؤس میں تشریف لائے)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ اہم سوالات ہیں اور اپوزیشن کے اراکین کی طرف سے سوالات ہیں جس کا محکمے نے اور ہم نے بڑی تیاری کے ساتھ جواب تیار کیا ہے۔آپ جس طرح مناسب سمجھتے ہیں اگر پانچ دس منٹ ان کا انتظار کر لیا جائے اور اس کو ہم بعد میں take up کر لیں جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں۔ویسے میں مکمل طور پر تیار ہوں۔

قائد ایوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قائد ایوان بات کرنا چاہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد ایوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! ابھی مجھے راجہ بشارت صاحب نے بتایا ہے کہ لیڈر آف اپوزیشن نے مجھ سے منسوب کر کے چند ایک ایسی باتیں کہی ہیں جس کا آج میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ کسی اخبار میں، کسی فورم پر یا کسی بھی جگہ پر میں نے اس قسم کا بیان دیا ہو۔یہ سراسر غلط بیانی ہے اور ان کو زیب نہیں دیتا کہ میرے بارے میں ایسی بات کریں جو میں نہیں جانتا اور جو نہ کہیں چھپی ہوں اور نہ ہی میں نے کوئی بیان دیا ہو۔البتہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بلوچستان کے حوالے سے جو جذبات ہیں اور بلوچستان کے حوالے سے جو حکومت کا مؤقف بڑی وضاحت کے ساتھ on the floor of the House قومی اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی میں آیا ہے۔یہ وہی لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ شاید تاریخی حوالے سے یہ اس بات کو چھپا لیں گے سب سے پہلے جب 1970 کا الیکشن ہوا تو اسمبلیاں معرض وجود میں آئیں تو اس وقت جو democratically elected اسمبلیاں تھیں وہ ذوالفقار علی بھٹو نے توڑیں۔چھ ماہ تک برداشت نہیں کر سکا۔وہاں سرحد میں اپوزیشن کی حکومت ہے اور چار سال ہو چکے ہیں۔اسی طرح بلوچستان میں وہاں کے عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں، وہاں مسلم لیگ اور ایم ایم اے کا الحاق ہے تو انہوں نے استعفے نہ دیئے ہیں بلکہ انہوں نے قومی اسمبلی میں اپنا مؤقف رکھا ہے اور میں یہاں تاریخ یاد کروانے کے حوالے سے یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ذوالفقار

علی بھٹو نے سب سے پہلے بلوچستان کی اسمبلی کو توڑا اور وہاں جو کچھ اس نے کیا وہ سب کے سامنے ہے اور اسی فورم کے اوپر میں چیلنج کرتا ہوں کہ میں نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا اور جہاں تک صدر پاکستان کا تعلق ہے تو میں ہر وقت یہ کہتا رہتا ہوں اور اب بھی یہ کہہ رہا ہوں اور یہ کہتا رہوں گا کہ ان کی پالیسیاں ملک کے مفاد میں ہیں، قوم کے مفاد میں ہیں اور پاکستان کے مفاد میں ہیں اور جس طرح انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی کی ہے۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آ گئی)

اور جس طرح ہر فورم پر انہوں نے پاکستان کے عوام کے جذبات کی نمائندگی کی ہے تو اس پر ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کا دورہ امریکہ بہت اچھا رہا ہے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1962

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچرارز کی تنخواہ میں اضافہ

*1962 **سید احسان اللہ وقاص:** کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جانے والے لیکچراروں کو بہت کم تنخواہ دی جاتی ہے، یعنی مدت ملازمت پانچ سال اور بنیادی تنخواہ صرف -/6210 روپے ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے لیکچراروں کو پنشن، جی پی فنڈ اور دیگر سہولتیں نہیں دی جاتیں؟

(ج) اگر متذکرہ جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچراروں کی تنخواہ میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مہنگائی کے اس دور میں وہ باعزت زندگی گزار سکیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے لیکچراروں کی تنخواہ -/6210 روپے حکومت نے گورنر کی منظوری سے مقرر کی ہے اور یہ BS-17 کی بنیادی تنخواہ ہے۔

(ب) پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974 کے سیکشن (ii)(b)(1)2 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جانے والے ملازمین سرکاری ملازمین یعنی (Civil Servant) کے زمرے میں ہی نہیں آتے لہذا ان کو پنشن، جی پی فنڈ اور دیگر سہولتیں نہیں دی جا سکتیں۔

(ج) کنٹریکٹ لیکچرارز کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہر سال کی تنخواہ میں -/465 روپے کا اضافہ کر دیتی ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کالج لیول پر پڑھانے کے لئے لیکچرار کی تنخواہ -/6210 روپے ہے جبکہ گزشتہ عرصہ کے دوران پنجاب حکومت نے ہی -/5200 روپے peon کی تنخواہ مقرر کی ہے اور اگر میٹرک پاس peon کو -/5200 روپے تنخواہ دیتے ہیں اور ایم اے/ایم ایس سی اساتذہ کو -/6210 روپے دیتے ہیں تو وزیر موصوف مجھے اس کی وضاحت فرمائیں گے کہ کیا اس تنخواہ کے ساتھ کوئی بھی پڑھا لکھا لیکچرار اپنی سفید پوشی کا بھرم رکھ سکتا ہے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ نے تو پوری تقریر ہی شروع کر دی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا حکومت تنخواہ بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ -/6210 روپے تنخواہ نہیں ہے اور کیا حکومت ان کے لئے کوئی proper grade مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: شکریہ۔ جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے یہ سوال کافی عرصہ پہلے کیا تھا۔ دراصل حکومت پنجاب کے ایجنڈے پر top priority Education کی promotion ہے اور ہمیں احساس ہے کہ شاہ صاحب نے نشاندہی کی کہ -/6210 روپے لیکچرار کی تنخواہ ہے تو حکومت پنجاب نے سب سے پہلے یہ قدم اٹھایا ہے کہ تمام لیکچرارز کی تنخواہ -/6210 روپے سے بڑھا کر ڈسٹرکٹ لیول پر -/10,000 روپے اور تحصیل لیول پر 12 ہزار روپے کر دی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کی خصوصی ہدایات پر تنخواہوں کو بڑھایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں معزز محرک کی تسلی کے لئے ایک اور پالیسی statement یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب کی وساطت سے دینا

چاہتا ہوں کہ 15 percent dearness allowance وفاقی حکومت نے اعلان کیا اور حکومت پنجاب نے اس کو take up کیا تو وہ الاؤنس بھی ہر category چاہے وہ لیکچرار ہو، چاہے وہ مستقل ہو یا کنٹریکٹ ہو تو 15 percent dearness allowance کا نوٹیفکیشن ہم نے کر دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! حکومت نے پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974 کے سیکشن 2(1)b(ii) کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے ملازمین سرکاری ملازمین کے زمرے میں نہ آتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے ان لوگوں پر جو سروس اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ سرکاری ملازم ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس ایکٹ میں تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہے کہ انہیں کم از کم یہ سٹیٹس تو دے دیا جائے کہ وہ سرکاری ملازم ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! موجودہ پنجاب حکومت جتنی بھی بھرتی کر رہی ہے تقریباً 50 ہزار کنٹریکٹ پر ٹیچرز بھرتی کئے، 17 ہزار ایجوکیٹرز بھرتی کئے اور 3000 ہزار لیکچرارز بھرتی کئے تو یہ تمام modes جو ہیں یہ contract mode ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ کنٹریکٹ ملازمین مستقل ملازمین سے مختلف ہیں لیکن ہم نے ان کی مراعات ملازمین کے برابر دینے کا وعدہ کیا بلکہ اس کی ایک مثال بھی دی کہ جتنی پروموشن کہہ لیں یا انکریمنٹس بھی دیں لیکن جس ایکٹ کا بگو صاحب نے ذکر کیا وہ permanent ملازمین کے لئے بنا ہوا ہے تو contract والے different ہیں اور ایکٹ 1973 والے different ہیں لیکن اب آئندہ جتنی بھی بھرتی ہو گی وہ contract mode پر ہو رہی ہے اور ہم انہیں as a سرکاری ملازم ہی treat کرتے ہیں اور جتنے بھی یا تو یہ ہو نہ کہ صرف اس محکمہ میں ہو رہی ہے باقی محکمہ جات میں بھی کنٹریکٹ پر بھرتی ہو رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ ایک تو یہ ملاحظہ فرمائیں کہ سوال 03-03-31 کو جمع

کروایا گیا تھا تو آج ساڑھے تین سال کے بعد اس کا جواب آیا ہے۔ضمنی سوال یہ ہے کہ کنٹریکٹ سسٹم کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اساتذہ اور ڈاکٹرز جو cream of the nation ہیں،کے سروں پر کنٹریکٹ والی تلوار لٹکا رکھی ہے کہ کسی وقت بھی آپ کی کارکردگی اگر ہمیں پسند نہ آئی تو آپ کو نکال دیں گے تو کیا گورنمنٹ کا کوئی ارادہ ہے کہ ان کے اندر اعتماد پیدا کرنے کے لئے کہ ہماری نوکری پکی ہے اور ہم آنے والے وقت میں بچوں کو روٹی کھلا سکتے ہیں تو اس کنٹریکٹ کی بجائے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی کی جائے۔کیا حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب!اس بارے میں ان کا جواب آگیا ہے کہ آئندہ حکومت کا ارادہ کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کا ہے۔وہ تو پہلے ہی جواب آچکا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر!پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا اسی طرح کنٹریکٹ پر رکھنا ہے؟

جناب سپیکر: جی،وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر!17 گریڈ کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہم نے کی۔کالجز میں لیکچرارز بھرتی کئے اور سکول سائیڈ کے ٹیچرز جنہیں ہم ایجوکیٹرز کہتے ہیں،اس کے لئے ہم نے کمیٹی بنائی اور انہیں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی حضرات پولیس کی طرف سے صحافیوں پر تشدد کے خلاف واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر!کنٹریکٹ جو ہے یہ performance based ہے۔پانچ سال بعد ان کی پرفارمینس کو چیک کر کے۔۔۔۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر!پریس والے اپنے ساتھیوں پر ہونے والے پولیس تشدد کے خلاف واک آؤٹ کر گئے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ صحافی بھائیوں کو دوبارہ منا کر لایا جائے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب جا کر انہیں منا لائیں۔ راجہ ریاض صاحب! آپ بھی ساتھ چلے جائیں اور انہیں منا کر لائیں اور آپ کی فوٹو بھی آ جائے گی۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں نے نہیں جانا کیونکہ صحافیوں کو مارے حکومت اور منتیں کرنے ہم جائیں۔ آپ ان بیچاروں کو مار اہی نہ کریں اور ان پر تشدد نہ کیا کریں۔ آپ نے، پنجاب حکومت نے یہ قسم اٹھائی ہوئی ہے ---

جناب سپیکر: راجہ صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! جب کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئی تھی تو ہم نے زبردستی کسی کو مجبور کر کے یہ نوکری نہیں دی تھی بلکہ 17ہزار ایجوکیٹرز جو کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہیں تو اس کے لئے لاکھوں لوگوں نے apply کیا اور ہم نے بڑا strictly اس کو merit base, non transferable, area specific, schools specific اور آپ کو پتا ہے کہ ہم نے کوئی کوٹا کسی ایم این اے یا ایم پی اے کو نہیں دیا اور بالکل strictly merit base پر یہ کنٹریکٹس تقرریاں ہوئی ہیں اور یہ performance based appointments ہیں اور ہم نے انہیں پانچ سال کے لئے رکھا ہے اور اگر یہ سکول کے کلچر کو بہتر کر دیں اور drop out rate کو کم کریں اور enrollment کو بڑھا دیں اور standard of education کو بہتر کریں اور result کو بہتر کریں تو یہ automatically renew اگلے پانچ سال کے لئے ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کافی ہو گیا ہے اب اگلے سوال پر آ جائیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! آپ ہمیشہ وزیر تعلیم کو ریلیف دیتے ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں اگلے سوال پر آ جاتا ہوں اور سوال نمبر 1963 ہے۔ جی!

اضافی تعلیم کے حامل اساتذہ کے لئے اضافی سکیل کی عطائیگی

*1963 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا اضافی تعلیم کے حامل اساتذہ کو اضافی سکیل دیئے جانے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے؟
(ب) جو اساتذہ اضافی تعلیم ہونے کے باوجود سکیل نمبر 7 میں کام کر رہے ہیں کیا ان کو سکیل نمبر 14 دینے کے لئے حکومت اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
(ج) اگر متذکرہ بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اساتذہ کے اس مسئلہ کو حل کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم :
(الف) حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کے نوٹیفکیشن 1983 کے تحت اضافی تعلیم پر مختلف کیڈرز کے اساتذہ کو اضافی ترقی دی جاتی تھی۔ بعد ازاں حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے نوٹیفکیشن مورخہ 26۔جون 1990 کے تحت اضافی تعلیم پر اضافی ترقی کی بجائے اگلے گریڈ دیئے جانے لگے۔ حکومت پنجاب محکمہ خزانہ نے مورخہ یکم دسمبر 2001 سے تنخواہوں کے نئے پے سکیل جاری کئے، جس کے تحت اضافی ترقی یا اگلا گریڈ دینے کا سلسلہ بند ہو گیا۔ اس وقت ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔
(ب) 26-06-1990 کے نوٹیفکیشن کے مطابق سکیل نمبر 7 پی ٹی ٹیچر اگر ایف اے/ ایف ایس سی پاس کر لے تو اسے سکیل نمبر 9 دیا جاتا تھا، اگلا گریڈ دینے کی پالیسی نئے پے سکیل جو یکم دسمبر 2001 سے دیئے گئے ہیں، کے نفاذ کے ساتھ ہی ختم ہو گئی ہے۔
(ج) جز (الف) اور جز (ب) میں جز (ج) کا جواب موجود ہے؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس میں بھی پچھلے سوال کی طرح میں نے توجہ دلائی تھی کہ جو ٹیچر ز ہائر ایجوکیشن کر لیتے ہیں اور اپنی کوالیفکیشن کو improve کر لیتے ہیں حکومت ان کو کوئی بھی benefit دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب ان حالات میں جبکہ یونیورسٹیز میں بھی اور مختلف اداروں میں PHD کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے اور ماسٹر ڈگری کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے تو اگر پی ٹی سی ٹیچرز اپنی کوالیفکیشن improve کر لیتے ہیں تو ان کو یہ اگلا گریڈ دینے کے لئے کیوں تیار نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! دراصل سید احسان اللہ وقاص نے جو بات پوچھنا چاہی ہے اس کے بارے میں۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کیونکہ آج ایجوکیشن کا دن ہے۔ پورے پنجاب میں فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے ایڈمیشن ہو رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے بڑا احسن اقدام کیا کہ چونکہ سٹوڈنٹس زیادہ تھے اس لئے انہوں نے نائٹ شفٹ شروع کر دی اب انہوں نے اس میں کیا کیا ہے کہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے کہ اگر طالبعلم سال کی اٹھارہ سو روپے فیس جمع کرواتے تھے تو یہ نائٹ شفٹ والوں سے -/3600 روپے لے رہے ہیں۔ میری حکومت پنجاب سے یہ درخواست ہے کہ یہ کوئی پرچون کی دکان نہیں ہے، تعلیم دکانداری نہیں ہے یہ حکومت کی ڈیوٹی ہے۔ یہاں انہوں نے بہت احسن اقدامات کئے ہیں، یہاں وزیر اعلیٰ پنجاب بھی بیٹھے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ لوگ اتنی فیس نہیں دے سکتے تو یہ اس پر غور کریں اور جو انہوں نے نائٹ شفٹ پر فیس بڑھائی ہے یہ اتنی لی جائے جتنی فرسٹ شفٹ پر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، وزیر تعلیم! یہ سوال نمبر 1963 ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پہلے سوال کا جواب دیں گے۔ پہلے آپ جواب سن لیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ مسئلہ مجھے نہیں ہے، یہ مسئلہ میرا نہیں بلکہ پورے پنجاب کا ہے۔

جناب سپیکر: یہ جو سوال ہوتے ہیں یہ بھی پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ آپ نے صدیقی صاحب کی بات سنی تھی کہ ساڑھے تین سال کے بعد اگر یہ سوال کی باری آئی ہے تو پہلے سوال کا جواب آنے دیں، پلیز۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو: یہ پہلے سوال پڑھ دیں اس کے بعد اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! آپ اس سوال کے جواب میں پہلے تین جملے پڑھنے کی اجازت دیں کہ حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کی نوٹیفکیشن 1983 کے تحت اضافی تعلیم پر مختلف کیڈر کے اساتذہ کو اضافی ترقی دی جاتی تھی۔ بعد ازاں حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے 26۔ جون 1990 کے نوٹیفکیشن کے تحت اضافی تعلیم پر اضافی ترقی کی بجائے اگلے گریڈ دیئے جانے لگے۔ حکومت پنجاب محکمہ خزانہ نے مورخہ یکم دسمبر 2001 سے تنخواہوں کے لئے نئے پے سکیل جاری کئے۔

جناب سپیکر! 2001 میں سلیکشن گریڈز دینے بند کر دیئے گئے، move over کو ختم کر دیا گیا، ایڈوانس increment کو بھی ختم کر دیا گیا اس لئے کہ ان کی pay scale revise کر دی گئی اتنا ہی اضافہ ان کی تنخواہوں میں دے دیا گیا لہذا ہم نے ایڈوانس increment، move over اور سلیکشن گریڈ ختم کر دیئے۔ pay increase ہم نے state-wise کیا ہے ہم ان کو annual pay raise دیتے ہیں in service کو ٹاپر بھی پچاس فیصد raise دیتے ہیں اور باقی نئی بھرتی کو directly recruit کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ۔۔۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ARY کے صحافیوں پر جو تشدد ہوا تھا اس کے متعلق صحافی بھائیوں نے واک آؤٹ کیا تھا۔ چودھری ظہیر الدین صاحب تشریف لے گئے تھے یہ ان کو منا کر لے آئے ہیں لیکن یہاں آ کر انہوں نے لیڈر آف دی ہاؤس کے کان میں کوئی پھسر پھسر کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: صحافی حضرات تو آ گئے ہیں نا؟

رانا ثناء اللہ خان: وہ آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر: تو بس پھر ان کو لانا ہی مقصود تھا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس واقعہ سے متعلق بعد میں تمام حلقوں میں یہ

تاثر پایا جاتا ہے کہ ARY کے جن صحافیوں پر تشدد کیا گیا تھا پنجاب حکومت نے ملزموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، صحافی حضرات جن کے متعلق یہ issue تھا وہ مطمئن ہوئے ہیں تو یہاں آئے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ یہاں ہاؤس میں بیٹھے ہیں اگر یہ وہاں پر کوئی بات کر کے آئے ہیں اور پورے صوبے میں یہ تاثر ہے کہ ARY چینل کو ایک ہفتے تک حکومت پنجاب نے بذریعہ پولیس بند کروائے رکھا۔ لیڈر آف دی ہاؤس یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ اس واقعہ سے متعلق اور جو آج بات ہوئی ہے اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس میں دو باتیں ہیں یہ رانا ثناء اللہ صاحب فرما رہے ہیں پورے ہاؤس کا یہ concern ہے، ہاؤس کا concern اور باتوں پر بھی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ARY کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ARY کے واقعہ کا جناب وزیر اعلیٰ نے سختی کے ساتھ نوٹس لیا۔ ان کو نہ صرف suspend کیا گیا بلکہ ان کے خلاف مقدمات درج کئے گئے۔

ایک آواز: چینل بھی بند کروایا گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: چینل کسی نے بند نہیں کروایا پنجاب حکومت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جو بات پنجاب حکومت سے relevant ہے میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے ملزمان کے خلاف کارروائی کی ہے اب اگر انہوں نے عدالت سے bale کروالی ہے تو ہم اس کو پوری طرح contest کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی جرم کرنے والا سزا سے نہیں بچ سکے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں دوسری بات پوائنٹ آف آرڈر پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت چند بھائی اس معزز ایوان میں ایسے موجود ہیں کہ جنہوں نے اس ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہوا ہے۔ اگر وہ اس ایوان میں موجود ہوں گے تو اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اگر ان میں تھوڑا سا بھی اخلاقی

طور پر، میں سمجھتا ہوں کہ ہر بات کی ایک moral commitment ہوتی ہے۔ انہوں نے اس ایوان سے استعفے دیئے ہیں اگر استعفے دیئے ہیں تو پھر morally ان کا حق نہیں بنتا کہ وہ اس ایوان میں بیٹھیں۔

حکومتی آوازیں: شیم، شیم، شیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ استعفیٰ دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک استعفیٰ دینے والا ہوتا ہے اور دوسرا استعفیٰ کو منظور کرنے والا ہوتا ہے۔ جو استعفیٰ دینے والا ہے اس کے پارٹ پر ایکشن required ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں اس اسمبلی کو اور اس ایوان کو تسلیم نہیں کرتا، یہ ایوان ربڑ سٹیمپ بن گیا ہے، یہ ایوان اپنی افادیت کھو چکا ہے اور اس ایوان میں بیٹھنے کا ہمارا کوئی جواز نہیں رہا۔ وہ یہ لکھتا ہے اور لکھ کر نیچے دستخط کرتا ہے اور اس کا کام مکمل ہو جاتا ہے اس کے بعد اس نے استعفیٰ دے دیا اپنے قائد کو یا کسی کو بھی دیا اگر آپ کو دیا تو accept کرنا آپ کا کام اور اگر اپنے قائد کو دیا تو اس استعفیٰ کو آپ تک پہنچانا اُس کا کام ہے۔

جناب سپیکر: میرے پاس تو ابھی تک کوئی فائل نہیں آئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک استعفیٰ دینے والے کا تعلق ہے تو اس نے اپنا کام دستخط کرنے کے بعد مکمل کر دیا ہے۔ اب اس کے بعد اس کی طرف سے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ پھر اسی ایوان میں بیٹھے جس ایوان کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار اس نے کر دیا اور دستخط کر دیئے۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہمارے ملک میں طلاق کا قانون ہے، اگر ایک شخص ایک دفعہ منہ سے طلاق کا لفظ نکال دیتا ہے تو پھر وہ کسی طور پر بھی اپنی بیوی کے ساتھ نہیں رہے گا اس وقت تک کہ جب تک طلاق مؤثر نہیں ہو جاتی۔ انھوں نے اپنا کام کر دیا ہے۔ اس لئے یہ اس معزز ایوان میں بیٹھنے کے حقدار نہیں ہیں۔ (قہقہے)

HONOURABLE TREASURY MEMBER: Go. Go

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں اپنی بات مکمل کر لوں۔ دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے استعفیٰ نہیں دیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہم نے اس معزز ایوان میں جب حلف اٹھایا تھا تو ہم نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ ہم اس معزز ایوان کے تقدس کو کبھی پامال نہیں

کریں گے۔ یہاں ہر روز میرے بھائی تحاریک استحقاق لے کر آتے ہیں، کہتے ہیں کہ جی، اس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اگر انھوں نے استعفیٰ دیا ہے، morally انھوں نے اپنا کام کر دیا، ہم ان سے اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ جب تک ان کی قیادت استعفے آپ تک نہیں پہنچاتی یہ اُس ایوان میں نہ بیٹھیں جس ایوان پر انھوں نے عدم اعتماد کا اظہار کر دیا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تیسری بات اگر یہ اس معزز ایوان میں بیٹھتے ہیں تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی پوری دو تہائی اکثریت جو اس ہاؤس میں ہے اس کی طرف سے ان کے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں گے کہ یہ ایک ایسی تحریر، تحریر میں لائیں کہ جس سے نہ صرف اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ ان تمام ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپشن ان کی ہے کہ اپنے خلاف تحریک استحقاق کو face کریں یا moral commitment کے تحت یہ فیصلہ کریں اور ایوان میں نہ بیٹھیں۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شکریہ۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹے کے لئے Adjourn ہوتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ نماز ظہر کے بعد جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی بوقت 1:50
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: وقاص صاحب! آپ کا Question No. 1963 تھا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں ان سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو نئے پے سکیل بنائے گئے ہیں ان کے مطابق اگر کوئی ٹیچر اپنی qualification improve کر لیتا ہے تو اس کو financial benefit دینے کے لئے ان کے پاس کیا کوئی تجویز زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ریگولر ملازمین کو اضافی تعلیم پر اگلا گریڈ دے دیا جاتا ہے لیکن کنٹریکٹ پر ہم یہ facility نہیں دیتے۔ اس کو ہم نے اس طریقے سے cover کیا ہے کہ ہم انہیں annual

increment دے دیتے ہیں، ہم نے ان کی pay revise کر دی ہے لیکن اگر ریگولر ملازمین اپنی qualification کو enhance کریں تو ہم انہیں اچھا گریڈ دے دیتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! فاضل منسٹر صاحب نے جو جواب بیان فرمایا ہے یہ ان کے تحریری جواب سے contradict کرتا ہے۔ تحریری جواب کے جز (الف) میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ اس کے تحت اضافی ترقی یا اگلا گریڈ دینے کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اب یہ فرما رہے ہیں کہ انہیں extra increments دے دیتے ہیں۔ انہوں نے تو خود تحریری طور پر لکھا ہوا ہے کہ اضافی ترقی نہیں دی جا سکتی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کوئی آدمی اپنی qualification improve ہی نہیں کرے گا۔ اس کو کیا ضرورت پڑی ہے اگر اس کو کوئی benefit نہیں ملنا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! ہم پہلے زمانے میں پی ٹی سی ٹیچر میٹرک پاس لیتے تھے۔ اب ہم نے اسی category کے لئے بی اے qualification کا قانون بنا دیا ہے اور ساتھ بی ایڈ یعنی ایک سال کی professional education تو اب ہم نے اس کا معیار fix کر دیا ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر کسی ٹیچر نے میٹرک پی ٹی سی کے علاوہ ایف اے، سی ٹی کیا ہے تو اس کو ہم اگلا گریڈ دے دیتے تھے۔ ابھی بھی جن permanent ٹیچرز کی qualification اچھی ہے انہیں ہم ترقی دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ next ہے جناب محمد آجاسم شریف!

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! سوال نمبر 2058۔

ایم۔ سی جونیئر ماڈل گرلز ہائی سکول شالیمار ٹاؤن لاہور کے مسائل

*2058 جناب محمد آجاسم شریف: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم۔ سی جونیئر ماڈل گرلز ہائی سکول شالیمار ٹاؤن لاہور میں جماعت نہم، دہم کے لئے سائنس ٹیچرز نہ ہیں؟ طالبات سائنس مضامین میں داخلہ سے محروم رہ جاتی ہیں؟ نیز قرب و جوار میں بھی کوئی گرلز سکول نہ ہے، جس کی وجہ سے طالبات کا ناقابل تلافی نقصان ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں اردو ٹیچرز کی منظور شدہ تعداد پوری نہ ہے، جس کی وجہ

سے طالبات کو مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں خاکروب کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے سکول میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس درج بالا مسائل کے حل کے لئے متعدد بار اعلیٰ حکام سے تحریراً گزارش بھی کر چکی ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سکول میں سائنس ٹیچرز کی تعیناتی، اردو ٹیچرز کی کمی پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ایک خاکروب کی تعیناتی کرنے کو تیار ہے؟ تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ ایم سی گرلز ہائی سکول شالیمار ٹاؤن میں سائنس ٹیچرز کام کر رہی ہیں، اس کے علاوہ مذکورہ سکول سے صرف دو کلو میٹر کے فاصلہ پر گورنمنٹ کشمیر گرلز ہائی سکول بھی موجود ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں اردو ٹیچر کی اسامی نہ ہے اور دیگر اساتذہ اردو پڑھاتی ہیں۔

(ج) اگرچہ یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں مستقل بنیادوں پر خاکروب تعینات نہ ہے، تاہم مدرسہ ہذا میں جزوقتی خاکروب موجود ہے اور باقاعدہ صفائی کرتا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی ہیڈ مسٹریس نے سکول میں مزید سٹاف کی تعیناتی کے لئے اعلیٰ حکام سے گزارش کی ہے۔

(ہ) بھرتیوں پر عائد پابندی کے خاتمے پر سٹاف کی کمی پوری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! سکول میں انتہائی گندگی پائی جاتی ہے، تعلیم کا معیار اچھا نہیں، ٹیچروں کی کمی ہے جبکہ محترم وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم تعلیم کی طرف بڑی توجہ دے رہے ہیں، ٹیچرز کی تعداد پوری ہے۔ مگر وہاں پر ٹیچرز کی تعداد کم ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مہربانی فرما کر اس سکول میں ٹیچروں کی تعداد کو ٹھیک کیا جائے اور اس سکول کے خاکروب کی تعداد میں اضافہ کیا جائے تاکہ سکول کی صفائی کا نظام ٹھیک ہو اور بچے

بیماریوں سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! آنرایبل ممبر نے سوال کے ذریعے جس چیز کی نشاندہی کروانا چاہی ہے اس میں گورنمنٹ پنجاب نے ابھی decision یہ لیا ہے کہ گریڈ-IV کی بھرتی آج کل شروع ہو چکی ہوئی ہے۔ کسی بھی وقت یہ complete ہو جائے گی تو یہ لوگ اپنے اپنے respective سکولز اور کالجز میں چلے جائیں گے۔ باقی جو انہوں نے اس سکول کے معیار کی نشاندہی کی ہے تو میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کو check up کر لوں گا لیکن انہوں نے یہاں پر specifically یہ کہا تھا کہ کوئی اردو ٹیچر یہاں پر موجود نہیں ہے تو ان کی اطلاع کے لئے عرض یہ ہے کہ ہم کوئی specific اردو ٹیچرز نہیں دیتے، ایس ایس ٹیز جنرل سبجیکٹ پڑھا لیتے ہیں پھر بھی ان کے حلقے کے سکول کو میں ذاتی طور پر take up کروں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! جز (ب) جس کا جواب ابھی منسٹر صاحب دے رہے تھے یہ ملاحظہ فرمائیں کہ یہ سوال کب موصول ہوا تھا اور اس سوال کی تاریخ ترسیل بھی لکھی ہوئی ہے۔ 03-04-14 کو یہ موصول ہوا اور 22-05-05 کو اس کا جواب آیا ہے۔ یہاں پر جو "پڑھا لکھا پنجاب" کا نعرہ لگایا جاتا ہے اور جو "Vision 2020" یہاں پر پیش کیا گیا۔ ہم دو سال سے دیکھ رہے ہیں کہ اخبارات میں ذاتی تشہیر کی جا رہی ہے لیکن عملی طور پر ایجوکیشن منسٹر صاحب اور ان کی منسٹری کی زیرو کارکردگی ہے۔ اس کا بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے خود جواب دیا ہے کہ اس سکول کا کوئی خاکروب نہیں ہے اور وہ وقتی طور پر آتا ہے، اس کے بعد چلا جاتا ہے اور فاضل ممبر نے انہیں دو سال پہلے intimate کیا ہے کہ یہاں پر proper صفائی نہیں ہوتی اور بچوں کی صحت کا معاملہ ہے۔ دو سال میں آج بھی وزیر موصوف نے یہ جواب دیا ہے کہ ہم گریڈ ایک سے چار تک بھرتی کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ صفائی کا معاملہ ٹھیک ہو جائے گا یعنی انہوں نے قسم کھا لی ہے کہ اپنے department کے حوالے سے کوئی creative کام نہیں کرنا، [******]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! صرف یہ بتایا جائے کہ خاکروب کی بھرتی کے لئے انہوں نے دو سال میں کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! مجھے تو ان پر اور ان کے سوال پر بھی افسوس ہے۔ ہم نے 50ہزار ایجوکیٹرز بھرتی کئے، 17ہزار ایجوکیٹرز آج بھی بھرتی کر رہے ہیں۔ خاکروب اور گریڈ-IV کی 10ہزار اسامیاں خالی پڑی ہیں جنہیں پُر کرنے کے لئے فنانس اور چیف منسٹر صاحب نے ابھی ہمیں اجازت دی ہے ان کی appointments کے لئے آج process شروع ہے۔ دو سال یا ایک سال پہلے ہمیں اس کی اجازت نہیں ملی تھی۔

جناب سپیکر! یہ financial معاملات ہیں، ہر گورنمنٹ اپنے finances کو دیکھ کر بھرتی کی اجازت دیتی ہے تو پہلی priority ہم نے ٹیچرز کو دی۔ ہم نے ان تین سالوں میں 65ہزار ٹیچرز بھرتی کئے ہیں، اب ہم نے گریڈ-IV کی بھرتی شروع کر دی ہے۔ ہر ضلع میں بھرتی شروع ہے انشاء اللہ تعالیٰ خاکروب وغیرہ کی خالی سیٹوں کو پُر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کے جواب میں کہا ہے کہ سکول میں اردو ٹیچر کی اسامی نہ ہے۔ یہ "پڑھا لکھا پنجاب" یہ بڑے بڑے اشتہارات پر کروڑوں روپے لگا دیئے گئے اور سکول میں اردو ٹیچر کی اسامی نہ ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ صفائی وغیرہ کا اب خیال آیا جب ان کی حکومت جانے والی ہے۔ یہ صرف اس کا جواب دیں کہ سکول میں اردو ٹیچر کی اسامی نہ ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے فرمایا ہے کہ ایس ایس ٹیز یا پی اے ٹیچر ہی اردو پڑھا لیتے ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رانا قاسم نون صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر! میرے محترم بھائی راجہ ریاض صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ اتنی

جلدی کپاس نہیں اُگتی، paddy نہیں اُگتی، شوگر کین نہیں اُگتی، یہ چار دن پہلے کچھ اور تھے آج ان کے بال اُگ آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! personal explanation۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ میرے قابل احترام بھائی سب کے سب جعلی پیداوار ہیں، ان کی کھادیں بھی جعلی، ان کا کماد بھی جعلی، ان کی مکئی بھی جعلی، یہ خود بھی جعلی۔ اللہ کے فضل سے یہ اپنے بال ہیں، جعلی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! انہوں نے سکول سے تعلیم حاصل کی ہے یا گھر میں ہی پرائمری پاس کی تھی۔ ان کو اتنا تو پتا ہونا چاہئے کہ ہر ٹیچر کو اردو آتی ہے کیونکہ اردو ہماری national language ہے۔ جو بندہ سکول نہیں گیا اسے کیا پتا، "اندھا کیا جانے بسنت کی بہار"۔

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی تقریر سے بڑا متاثر ہوں کیونکہ انہوں نے ہمیں جعلی بنایا ہے۔ ہم اس طرح جعلی ہیں جس طرح انہوں نے سر پر جعلی بال لگوائے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جز (ب) کے حوالے سے ہی میرا ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ سکول میں ایس ایس ٹیز اردو پڑھا رہے ہیں تو کیا پورے پنجاب میں اُردو کے کوئی سپیشلائزڈ ٹیچر ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے یا ایس ایس ٹیز ہی اُردو پڑھاتے ہیں۔ اگر ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس سکول میں اُردو کا کوئی سپیشلائزڈ ٹیچر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی اپنے جواب میں کہا تھا کہ ہم کوئی سپیشل اُردو کے لئے ٹیچرز بھرتی نہیں کرتے جو ایس ایس ٹی ٹیچرز ہوتے ہیں یہ جنرل مضمون ہر سکول میں پڑھاتے ہیں۔ آ جاسم شریف صاحب نے اپنے سوال میں جو بنیادی نکتہ اٹھایا تھا کہ اس سکول میں کوئی اردو ٹیچر نہیں ہے۔ اس کے جواب میں ہم نے یہ کہا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ ایس ایس ٹی کو ہم بھرتی کرتے ہیں اور وہ تمام جنرل مضمون پڑھاتے ہیں لہذا اُردو کی کوئی specific سیٹ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: سوال نمبر 2941۔

گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 58/E.B تحصیل عارف والا کی اپ گریڈیشن

*2941 محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58/E.B تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن شریف میں 1980 میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کا اجراء کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کا رقبہ 16 کنال بلڈنگ 2 کمرے مع برآمدہ پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں 3 ٹیچرز ہیں اور طالبات کی تعداد تقریباً 170 ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چک سے ملحقہ چکوک میں بھی گرلز پرائمری سکول تو موجود ہیں لیکن کوئی مڈل سکول موجود نہ ہے؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان چکوک کی طالبات کی سہولت کے لئے مذکورہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر کے مڈل کا درجہ دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ اس حد تک تو درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت 2 کمروں اور برآمدہ پر مشتمل ہے تاہم سکول کا رقبہ 14 کنال 14 مرلہ ہے۔

(ج) سکول میں طالبات کی تعداد 83 ہے ٹیچرز کی تعداد کے متعلق درست کہا گیا ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔کیونکہ مذکورہ چک سے صرف 2 کلو میٹر کے فاصلہ پر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول 62/EB کام کر رہا ہے۔

(ہ) مذکورہ سکول ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے مروجہ معیار پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

محترمہ صغیرہ اسلام: میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ تین سال پہلے جب میں نے یہ سوال دیا تھا تو اس وقت چک نمبر 58/E.B کے سکول میں تین ٹیچرز تھیں، طالبات کی تعداد 170 تھی اور وہاں پر صرف دو کمرے تھے۔کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ دو کمروں کے اندر 170 طالبعلموں کو دو ٹیچرز پڑھاتے ہیں کیا یہی پڑھا لکھا پنجاب ہے۔کیا حکومت کا ٹیچرز کی تعداد اور ان کمروں کی تعداد کو بڑھانے کا ارادہ ہے یا چھوٹے قصبوں پر تعلیم لاگو نہیں ہے یا ان پر توجہ ہی نہیں دی جاتی۔

جناب سپیکر: جی،وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی یہاں پر اکثر بحث و مباحثے میں بتایا ہے کہ ہماری کوشش ہے کہ ریفارمز پروگرام کے تحت شہروں کے سکول ہوں یا گاؤں کے سکول ہوں تو ان کے لئے ایک خاص رقم 7-ارب روپے سالانہ مختص کر دی جاتی ہے تو جو سکول ایک سال میں نہیں ہوتے تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال میں آ جائیں گے۔معزز ممبر صاحبہ نے یہاں پر تحصیل عارفوالہ ضلع پاکپتن کے جس سکول کی یہاں پر بات کی ہے اور اپ گریڈیشن کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔آپ کو یاد ہو گا کہ جب تعلیم پر بحث ہو رہی تھی تو یہاں پر تمام ممبرز۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ کا سوال یہ ہے کہ جب انھوں نے سوال کیا تھا تو اس وقت طالبات کی تعداد 170 بتائی گئی تھی۔اب اس کی تعداد 83 بتائی گئی ہے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ دو کمرے ہیں۔ کیا دو کمروں میں 83 یا 170 طالبات بیٹھ کر پڑھ سکتی ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! اگر کسی سکول کی تعداد بڑھ رہی ہے اور اس کا ہیڈ ماسٹر ہمیں لکھ دے تو ہم اس کا ایڈیشنل کلاس روم بنوا دیں گے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! تین سالوں میں کوئی ایسا منصوبہ ان کے زیر غور ہے کہ انھوں نے وہاں پر کمروں کی تعداد بڑھانے کے بارے میں سوچا۔ اس کے ساتھ ہی میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ میں نے ان سے 58/E.B کے بارے میں پوچھا ہے کہ وہاں پر کوئی مڈل سکول نہیں ہے تو منسٹر صاحب فرماتے ہیں کہ 62/E.B میں ایک مڈل سکول کام کر رہا ہے۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ میں نے جس چک یا گاؤں کے بارے میں پوچھا ہے اس سے چار گاؤں آگے ایک مڈل سکول ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ وہاں پر ٹرانسپورٹ کا بندوبست بھی ہے کہ بچیاں چار چھ میل دور جاتی ہیں۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ جس چک 58/E.B کے بارے میں، میں نے ان سے سوال کیا ہے وہیں پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں اسی طرف ہی آنا چاہ رہا تھا۔ محترمہ نے 58/E.B سکول کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے اپنے جز (د) میں کہا کہ کیوں یہ سکول اپ گریڈ نہیں ہو سکتا۔ یہ سکول criteria پر پورا نہیں اترتا۔ آپ کو پتا ہے کہ گورنمنٹ نے ایک criteria بنایا ہوا تھا۔ اب ہم نے اس کو بدل دیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ جب یہاں ایجوکیشن پالیسی پر بحث ہو رہی تھی تو تمام ممبران نے کہا تھا کہ اگر کوئی سکول اچھا ہے، enrollment پوری ہے اور رزلٹ اچھا ہے تو وہ اپ گریڈ کیوں نہیں ہو سکتا، اس پر کیوں criteria کی قدغن لگا دی جاتی ہے؟ اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے criteria تبدیل کر دیا ہے۔ پہلے پرائمری سے مڈل سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے زمین کا دو کنال ہونا ضروری تھا اب یہ 30 مرلے کر دی ہے۔ پہلے بچوں کی تعداد زیادہ تھی اب 120 کی تعداد پر ہم کر دیں گے۔ مڈل سے ہائی کی اپ گریڈیشن کے لئے اب رقبہ 70 مرلے کر دیا ہے۔ جو پہلے چار سے آٹھ کنال ہوتا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نئے criteria میں ہم محترمہ کے سکول کو دیکھ لیتے ہیں۔ اگر اس کی گنجائش ہوئی تو ہم اس کو ضرور اپ گریڈ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب، اس میں تھوڑا سا ابہام ہے۔ ان کا سوال پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر کے مڈل کا

درجہ دینے کا تھا اور جو جواب دیا گیا ہے کہ مذکورہ سکول ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے مروجہ معیار پر پورا نہیں اترتا تو محکمے نے جو criteria consider کیا ہے۔ کیا وہ مڈل کا کیا ہے یا ہائی کا یہاں پر ہائی کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ان کی ڈیمانڈ تو مڈل کے بارے میں ہے۔ شاید مڈل والے criteria میں وہ requirement fulfill کرتا ہو۔ اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! یہ مڈل کا criteria بھی fulfill نہیں کرتا۔ اس بارے میں ہم نے سروے رپورٹ بھی منگوائی ہے۔ چک 58/E.B سے چار کلو میٹر دور 56/E.B میں مڈل سکول ہے پھر 40/E.B میں مڈل گرلز سکول آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ مڈل سکول کا criteria meet کرتا ہے اور نہ ہائی سکول کا کرتا ہے۔ ہاں اب تبدیل شدہ criteria جو وزیر اعلیٰ صاحب نے منظور کیا ہے اس میں اس سکول کو دیکھ لیں گے اور اگر اس کی گنجائش ہوئی تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کو ضرور کر دیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ نشاط افزاء: جناب سپیکر! میں بہت دیر سے اپنے وزیر موصوف کی گفتگو سن رہی ہوں۔ وہ فرما رہے ہیں کہ ہم سکولوں کو اپ گریڈ کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ خدارا! یہ ہوائی قلعے جو آپ ہمیں بنا کر دکھا رہے ہیں۔ ہمیں اس روشن پاکستان اور اس پڑھے لکھے پنجاب کا وہ خطہ دکھایا جائے۔ آپ ہمیں وہاں لے کر جائیں، کسی بس میں لے جائیں، کسی جہاز میں نہیں ہم تو ٹٹوؤں پر جانے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ دکھائیں تو صحیح کہ وہ کون سا خطہ ہے کہ جہاں پر ترقی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ نشاط افزاء: ہمیں یہ وہ جگہ دکھائیں کہ جہاں روشن پاکستان ہے۔ بچے اسی طرح اینٹوں پر درختوں کے نیچے بیٹھے ہیں، وہاں پر پانی کا انتظام ہے نہ لیٹرین کا انتظام ہے۔ یہ صرف ہوائی قلعے بنا کر ترقی اور خوشحالی کی تصویریں دکھانے سے باز آجائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! رمضان کے بعد محترمہ کے ساتھ ایک وفد بنا لیتے ہیں اور چلے چلیں گے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! اس سوال کو آئے تقریباً چار سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ کیا انھوں نے چار سال کے

عرصے کے دوران اس دو کمروں کے سکول میں کیا اضافہ کیا ہے۔ جو دو کمروں کا سکول تھا وہ اب بھی دو کمروں کا سکول ہے۔ وہاں پر سہولیات نہیں ہیں۔ یہ باتیں کرتے ہیں کہ پڑھا لکھا پنجاب اور پورے صفحے کا اشتہار اخبار میں آ رہا ہے اور ٹی وی پر اشتہار چل رہے ہیں۔ چار سالوں میں دو کمروں کے سکول میں اور کمرے کیوں نہیں بنائے اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! یہ ریفارمز پروگرام تین سالہ پروگرام ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پچھلے سال اس سکول کی باری نہ آئی ہو۔ ضلع اپنی ڈیمانڈ محکمے کو بھیجتا ہے۔ اگر یہ اس ڈیمانڈ میں شامل ہو گا تو ہمیں اسے کرنے میں انشاء اللہ تعالیٰ کوئی انکار نہیں ہو گا۔ یہ پیسے عوام کے ہیں اگر یہ سکول بھی اپ گریڈ ہو جائے گا تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے میں نے ایک سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا ہے کہ کسی بھی کلاس میں کتنے طلباء کے اوپر کتنے ٹیچرز ہو سکتے ہیں، کوئی انہوں نے manual yard stick بنائی ہوئی ہے؟ میں ان کو بتاؤں کہ بہاولپور میں ایک گرلز ہائی سکول ماڈل ٹاؤن ہے اس میں، میں نے ایک داخلے کے لئے سفارش کی تو ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے بتایا کہ 90 بچیاں تو کلاس میں بیٹھی ہیں اور 30 بچیاں corridor میں بیٹھی ہیں جو کھڑکیوں سے جھانک کر دیکھتی ہیں کہ کچھ پڑھایا جا رہا ہے۔ اسی طرح وہاں ٹیکنیکل ہائی سکول ہے اس کی ایک کلاس میں میرا دوست مجھے وہاں لے گیا تو وہاں پر 96 طلباء بیٹھے ہوئے تھے اور ٹیچر کے لئے صرف دو تین فٹ کی جگہ تھی جس میں وہ کھڑا تھا۔ میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے طلباء اور ٹیچر کی ratio کے حساب سے کوئی yard stick بنائی ہوئی ہے؟ اگر نہیں بنائی تو ان کو بنانی چاہئے۔ کیونکہ اگر کلاس میں 40 طلباء سے زائد بچے ہوں گے تو ٹیچر اس کے اوپر پوری توجہ نہیں دے سکتا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ طلباء اور ٹیچرز کی ratio کیا yard stick ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! 35 بچوں پر ایک ٹیچر ہے۔ لیکن اگر آپ کی انرولمنٹ بڑھ رہی ہے اور گاؤں کے بچے سکولوں میں آنا چاہ رہے ہیں اور اگر ایک کمرے میں 30 بچوں کی گنجائش ہے اور 60 بچے بیٹھے ہوئے ہوں تو ہم بچوں کو تو discourage نہیں کر سکتے لیکن مجبوری ہے یا تو ہم اپنے ٹیچرز کی بھرتی زیادہ کر لیں۔ اب ٹیچرز کی بھرتی بھی مرحلہ وار ہوئی ہے جس کا سب کو پتا ہے لیکن خوش آئند بات یہ ہے کہ انرولمنٹ بڑھ رہی ہے یہ اچھی بات ہے کیونکہ لاکھوں بچے out of school ہیں کاش! ایسا ہو کہ ہماری آبادی کے حساب سے سکولوں کی ratio پوری ہو جائے لیکن آج بھی بے شمار ایسی تحصیلیں ہیں، بے شمار ایسے گاؤں ہیں جہاں پر مڈل سکول ہیں اور ہائی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! آپ تو خود بھی جانتے ہیں کیونکہ آپ کا حلقہ بھی rural based ہے۔ ہماری تو کوشش یہ ہے کہ ہم سکول بنائیں لیکن ہم نے اپنے finances بھی دیکھنے ہوتے ہیں لہذا ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ پنجاب کے تمام مڈل سکولوں کو ہم انشاء اللہ ہائی کا درجہ دے دیں گے اس لئے ہم نے criteria آسان کیا ہے وہ اس لئے کیا ہے کہ زمین اور انرولمنٹ کی جو cut لگا دی جاتی تھی وہ دور ہو جائے اور بچوں کو اپنے گاؤں میں ہی رہ کر ہائی سکول یا ہائیر سیکنڈری کی سہولت مل سکے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے جو issue raise کیا ہے یہ بہت sensitive ہے۔ منسٹر صاحب تو مستقبل کی بات کر رہے ہیں۔ میں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے کہ شہروں کے اندر یہ صورتحال ہے تو priorities کی بنیاد پر جو سکول سنگل سٹوری ہے اس کو ڈبل، ٹرپل کر دیں لیکن یہ جو کلاس روم میں جلسہ عام ہوتا ہے اس کے نتیجے میں ٹیچر طلباء کو کچھ پڑھا نہیں سکتا اس حوالے سے گورنمنٹ ترجیحات کا کوئی تعین کرے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کر رہی ہوں کہ انٹرمیڈیٹ بورڈ جو آپ کے فیصل آباد کے حلقے میں آتا ہے نام کی درستی کے حوالے سے وہاں پر جو فیس تھی وہ 100 فیصد نہیں بلکہ ہزاروں فیصد بڑھا دی گئی ہے۔ پنجاب میں جتنے بھی بورڈز ہیں آپ ان کا اور اس بورڈ کا موازنہ نہ کریں تو آپ کو پتا چلے گا کہ آپ کے حلقے میں جو انٹرمیڈیٹ بورڈ ہے اس نے نام کی درستی کے لئے ہزاروں کے حساب

سے فیس بڑھائی ہے۔آپ کا پڑھا لکھا پنجاب ہے اور تعلیم مفت کی جا رہی ہے تو کس حساب سے کی جا رہی ہے کہ جہاں فیس پانچ سو روپے تھی وہاں پانچ ہزار وصول کی جا رہی ہے۔اب یہ غلطی کلیریکل سٹاف سے بھی ہو سکتی ہے،ایک نکتے سے بھی ہو سکتی ہے،جب وہ sign کرتے ہیں تب بھی ہو سکتی ہے۔عام بات ہو تو وہ الگ ہے لیکن اگر آپ کے حلقے میں جو بورڈ ہے،جو چیئرمین ہیں وہ بھی آپ کے ہی اپنے ہیں جو یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔اس کا کم از کم کوئی حل تو ہونا چاہئے،فیس تو مقرر کریں۔

جناب سپیکر:جی،ایجوکیشن منسٹر!اسے چیک کروالیں۔

وزیر تعلیم:جی،چیک کروا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر:اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ):سوال نمبر 3171۔

ضلع بہاولنگر کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ،عمارات اور دیگر سہولیات کی فراہمی کا مسئلہ

*3171۔ محترمہ ثمینہ نوید(ایڈووکیٹ):کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں کئی سکولوں کی اپنی بلڈنگز نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں کئی سکولوں کی بلڈنگز ہونے کے باوجود عملہ اور طلباء نہ ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں کئی سکولوں کی چھت، چار دیواری نا مکمل ہے، بیت الخلاء بھی نہ ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اپنی پالیسی کے مطابق لٹریسی ریٹ بڑھانے کے لئے مذکورہ مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک،نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع بہاولنگر کے 86 بوائز پرائمری،30 گرلز پرائمری اور 6 بوائز مڈل سکولوں کی عمارات نہ ہیں۔

(ب) ضلع بہاولنگر کے 11 بوائز پرائمری،8 گرلز مڈل اور ایک گرلز ہائر سیکنڈری سکول کی عمارات موجود

ہیں لیکن ابھی تک سٹاف تعینات نہیں کیا گیا۔ بھرتی اور ٹرانسفرز پر عائد پابندی کے باعث ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء نہیں کیا جا سکا۔

(ج) ضلع بہاولنگر کے نامکمل عمارات والے سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

	پرائمری		مڈل		ہائی	
	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز
بغیر چھت کے	86	30	6	-	-	-
نامکمل چار دیواری	590	209	63	52	72	17
بغیر لیٹرین	478	284	32	49	71	30

(د) مرحلہ وار پروگرام کے تحت حکومت تمام سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بہاولنگر میں جتنے بھی سکولز ہیں ان کی بلڈنگز اپنی نہیں ہیں وہ rented schools ہیں اور ساتھ ہی انہوں نے وہ تعداد بھی بتائی ہے کہ کتنے سکول بوائز کے ہیں اور کتنے گرلز کے ہیں؟ انہوں نے جو سکولز بتائے ہیں جن کی اپنی عمارتیں نہیں ہیں ان میں 86 تو بوائز کے پرائمری سکولز بتائے ہیں، اس کے علاوہ 30 گرلز پرائمری سکولز ہیں اور 6 بوائز مڈل سکولز ہیں جن کی عمارت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ضلع بہاولنگر کے حوالے سے 11 بوائز پرائمری، 8 گرلز مڈل اور ایک گرلز ہائی سیکنڈری سکول کی عمارت کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہاں پر عمارت نہیں ہے اور ساتھ سٹاف بھی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے جز (ج) میں بتایا ہے جو بغیر چھت کے سکولز ہیں، نامکمل چار دیواری ہے یا بغیر لیٹرین کے جو سکول ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): مجھے یہ بتائیں کہ جب آپ کی اپنی بلڈنگز نہیں ہیں، سٹاف بھی آپ کے پاس

نہیں ہے تو یہ تعلیم کا سلسلہ آپ کیسے چلا رہے ہیں، آپ اسے کیسے کامیاب کریں گے اور کیسے آپ اسے پڑھا لکھا پنجاب بنائیں گے؟ میں محترم وزیر سے یہ requestکروں گی کہ مجھے صرف یہ بتا دیں کہ وہ کتنے عرصے تک ان کو بلڈنگز فراہم کر سکتے ہیں یا جہاں سٹاف نہیں ہے وہاں کب تک لگا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! محترمہ نے جو ضلع بہاولنگر کے متعلق ساری صورتحال اپنے اس سوال کے ذریعے پوچھی ہے اس میں محکمے کی طرف سے جواب میں لکھا ہوا ہے اگر آپ جواب کا جز الف ملاحظہ فرمائیں تو ضلع بہاولنگر کے 86بوائز پرائمری، 30گرلز پرائمری اور 6بوائز مڈل سکولوں کی عمارت نہ ہے یہ جواب ہم نے دیا ہے۔ لیکن یہ تین سال پہلے کا جواب ہے لیکن اب صورتحال بدل گئی ہے۔ اب موجودہ صورتحال یہ ہے کہ اب بہاولنگر کے صرف 27بوائز پرائمری، 30گرلز پرائمری اور 4مڈل سکولوں میں عمارت نہ ہے یعنی باقی بن چکے ہیں۔ تین سالوں میں جب سے ہم نے یہ ریفارم پروگرام شروع کیا ہے اس میں ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور یہ ایک ضلع میں نہیں بلکہ تمام اضلاع میں چونکہ ہم نے پندرہ کروڑ روپیہ ہر ضلع کو اضافی دیا ہے یہ اس کی ایک مثال ہے کہ اس پیسے سے یہ سکول بن گئے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ کا سوال ہے کہ باقی ماندہ جو سکول ہیں ان کی عمارت کب تک مکمل ہو جائے گی۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ سال 2003 میں 14 کروڑ روپے دیئے جو 371 سکولوں کی missing facilitiesکو پورا کر رہے ہیں، 2004-05 میں ہم نے ضلع بہاولنگر میں 22 کروڑ روپے دیئے جو 240 سکولوں کی missing facilitiesکی سکیموں کو پورا کر رہے ہیں اور 2005-06 میں 13 کروڑ روپے ہم نے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا سوال ہے کہ باقی ماندہ سکولوں کی عمارت کب تک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! وہ بھی جلدی ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ جلدی مکمل کر لیں گے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 2005-06 میں جو تعلیمی بجٹ 22 کروڑ روپے آیا ہے اسی کی رپورٹ میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ وہ پیسا کہاں لگا ہے، کون سی عمارتیں بنی ہیں، کون سی چار دیواری بنی ہے،

کہاں بجلی لگی ہے یا کس سکول میں پانی آیا ہے؟ یہی تو میں پوچھنا چاہ رہی ہوں؟

جناب سپیکر: یہ تو لمبا چوڑا سوال ہے۔ اس کے لئے Fresh Question بنتا ہے۔

محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): Fresh Question کی بات نہیں ہے۔ میں نے پچھلے سال بھی یہ مسئلہ یہاں پر اٹھایا تھا اس کی کم از کم مجھے رپورٹ دیں اور اب تک کتنی بلڈنگز بن چکی ہیں اور مزید جواب فنڈ آیا ہے اس کا بھی تو پتا چلے وہ کہاں لگے گا؟

جناب سپیکر: محترمہ! باقی ماندہ سکولوں کی عمارتیں جلدی بنادی جائیں گی۔

جناب ارشد محمود بگو: ضمنی سوال۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جس طرح محترمہ نے اپنے سارے سوال کو لمبا کر کے بتایا ہے جس طرح انہوں نے اس کارونا بھی رویا ہے۔ اسی طرح منسٹر ایجوکیشن منسٹر نے بھی اس کو گول کر کے مختصر جواب دے دیا ہے۔ اس میں بغیر لیٹرین کے سکولوں کی جو تعداد بتائی گئی ہے اس میں بوائز کی 478 تھی اور گرلز کی 284 تھی۔ اب جس گرلز سکول میں لیٹرین نہیں ہے اس سکول کا آپ تصور کریں۔ میرا ان سے specific ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو بغیر لیٹرین کے 478 اور 284 سکولز تھے ان کی اس وقت پوزیشن کیا ہے کیونکہ یہ سوال تین سال پہلے کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، ایجوکیشن منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میرے پاس موجودہ حالات کے مطابق سارے فگرز موجود ہیں اگر آپ کہیں تو میں باری باری پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ بغیر لیٹرین کے بوائز پرائمری 340 سکول، بوائز مڈل 27، گرلز پرائمری 217 سکول اور گرلز مڈل 39 سکولز ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو میں نے فگرز دیئے ہیں یہ اس سے مختلف ہیں۔ اس میں آہستہ آہستہ improvement ہو رہی ہے اسی طریقے سے بغیر چھت کے، نامکمل چار دیواری اور بغیر لیٹرین کے یہ سارے فگرز میرے پاس fresh موجود ہیں جو کہ میرے جواب سے مختلف ہیں کیونکہ یہ تین سال پرانا جواب ہے۔ اب تین سال بعد صورتحال بدل چکی ہے اور اس میں واضح improvement ہمیں نظر آ رہی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولنگر کے سکولوں کی عمارات اور دیگر سہولیات

*3172 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر میں پرائمری، مڈل گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) متذکرہ ضلع میں ان سکولوں کی تعداد کیا ہے جہاں بجلی، چھت، چار دیواری اور بیت الخلاء نہ ہیں؟

(ج) ضلع میں ان سکولوں کی تعداد کیا ہے جہاں سکول کی بلڈنگ نہ ہے اور منظور شدہ تعداد کے مطابق عملہ نہ ہے؟

(د) ضلع میں ان سکولوں کی تعداد کیا ہے جہاں عملہ تو ہے مگر طلباء کی تعداد تیس سے بھی کم ہے؟

(ہ) ضلع میں ان ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے جہاں سائنس کی کلاسز نہ ہیں؟

(و) ضلع میں ان سکولوں کی تعداد کیا ہے، جہاں سائنس ٹیچرز کی اسامی خالی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع بہاول نگر میں پرائمری و مڈل گرلز و بوائز سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

	گرلز	بوائز
پرائمری	919	913
مڈل	212	96

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:۔

درجہ سکول بغیر چھت بغیر چار دیواری بغیر بجلی بغیر بیت الخلاء

گرلز P/S	34	165	395	317
گرلز E/S	01	43	29	59
بوائز E/S	27	392	354	339
بوائز E/S	04	38	38	27

(ج) ضلع میں درج ذیل سکولوں کی عمارت نہ ہے اور منظور شدہ تعداد کے مطابق عملہ موجود ہے۔

	گرلز	بوائز
پرائمری	34	27
مڈل	01	04

(د) ضلع ہذا میں ایسے سکولوں کی تعداد 64 ہے جس کی تعداد طالبات 30 سے کم ہے۔

(ہ) ضلع ہذا میں 09 بوائز H/S اور 02 گرلز H/S ایسے ہیں جن میں سائنس کی کلاسز نہ ہیں۔

(و) ضلع ہذا میں 04 بوائز H/S ایسے ہیں جن میں سائنس ٹیچرز کی اسامیاں خالی ہیں جو کہ حالیہ ہونے والی نئی تقرریوں میں پر کر دی جائیں گی۔

پی پی۔138 لاہور میں رجسٹرڈ سکولوں کی تفصیلات اور تجدید رجسٹریشن کی صورتحال

*3237 ڈاکٹر اسد اشرف: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔138 لاہور میں اس وقت رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد، نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس وقت ان میں سے کتنے سکولوں کی renewal کی درخواستیں کب سے کس کس دفتر میں کس کس اہلکار کے پاس کن بناء پر التواء میں پڑی ہیں، ان سکولوں کی نام وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سکولوں کی renewal کے لئے کیا قواعد وضوابط ہیں اور یہ کیس کتنے دنوں میں فائنل ہو جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت جن سکولوں نے رجسٹریشن renewal کے لئے درخواستیں جمع کروائی ہوئی ہیں ان کی renewal کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی۔138 لاہور میں پرائمری، مڈل اور ہائی/ہائر سیکنڈری رجسٹرڈ سکولز کی تعداد 514 ہے جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔138 لاہور میں موجود رجسٹرڈ سکولوں کی renewal کی درخواستیں دفتر کے کسی اہلکار کے پاس زیر التوا نہیں ہیں۔ علاقہ کے رجسٹرڈ سکولوں کو ریکارڈ مکمل کرنے پر renewal دے دی جاتی ہے۔

(ج) سکولوں کی renewal کے لئے مندرجہ ذیل دستاویزات درکار ہوتے ہیں۔

1۔ درخواست برائے renewal
2۔ سٹاف سٹیٹمنٹ
3۔ کلاس وائز بچوں کی تعداد
4۔ کلاس وائز فیس
5۔ سابقہ رجسٹریشن کی کاپی
6۔ renewal فیس کا بنک چالان

دفتر ہذا میں درخواست موصول ہونے کے بعد تقریباً ایک ماہ میں renewal کر دی جاتی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔138 لاہور میں renewal کے لئے جو درخواستیں دفتر ہذا کو موصول ہوئی تھیں ان کو renewal دے دی گئی ہے، علاوہ ازیں جیسے ہی کوئی درخواست برائے renewal موصول ہوتی ہے ریکارڈ مکمل ہونے پر اس سکول کی رجسٹریشن میں توسیع کر دی جاتی ہے۔

ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی لاہور کے خلاف DPI/آفس کی انکوائری رپورٹ پر عملدرآمد کی تفصیل

*3270 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ D.P.I(S.E) پنجاب کی چٹھی نمبری 21203 مورخہ 02-11-15 کے تحت سینئر ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی لاہور کے خلاف کرپشن کے الزامات میں انکوائری ہوئی اور الزامات ثابت ہو گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ انکوائری سیکرٹری تعلیم کے دفتر میں pending ہے، اب تک اس کے

خلاف کوئی کارروائی کیوں نہ ہوئی؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ D.P.I(SE) پنجاب نے ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ محکمہ تعلیم کو پنجاب ریموول فرام سروس (سپیشل پاورز) آرڈیننس 2000 کے تحت انکوائری شروع کرنے کے لئے بھیجی۔

(ب) جناب وزیر اعلیٰ پنجاب / مجاز اتھارٹی نے بحکم مورخہ 11- اکتوبر 2003 کو درج ذیل افسران پر مشتمل انکوائری کمیٹی مقرر کی۔

(i) میاں داؤد احمد سابق ڈائریکٹر (نصاب BS-20)، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور

(ii) مسماۃ تابندہ عماد سابق پرنسپل (BS-20) گورنمنٹ کالج آف ایلیمنٹری ٹیچرز کوٹ لکھپت، لاہور

انکوائری کمیٹی نے انکوائری مکمل کرنے کے بعد اپنی رپورٹ ارسال کی مگر مسرت پروین شاہ انکوائری کمیٹی کے سامنے پیش نہ ہوئی اور اس کمیٹی پر عدم اعتماد کیا۔

جناب وزیر اعلیٰ پنجاب / مجاز اتھارٹی کے حکم مورخہ 04-06-07 کے تحت مسماۃ مسرت پروین شاہ سابق سینئر ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈن لاہور کے خلاف de novo inquiry کا حکم صادر فرمایا اور تحقیقات کے لئے درج ذیل آفیسر ز پر مشتمل انکوائری کمیٹی قواعد کے مطابق تشکیل دی۔

1- ڈاکٹر نرگس رفیق (BS-20) پرنسپل گورنمنٹ کالج (خواتین) بلال گنج لاہور

2- ڈاکٹر ذکریا طارق (BS-20) پرنسپل گورنمنٹ کالج (خواتین) ٹمبر مارکیٹ لاہور

3- ڈاکٹر زمرد سلیمان (BS-20) پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (خواتین) لاہور

انکوائری کمیٹی نے تحقیقات کے بعد رپورٹ ارسال کر دی لیکن PAC کے لئے تیار کردہ ورکنگ پیپرز میں مذکورہ لیڈی آفیسر کے خلاف انہی الزامات پر مشتمل advance para پر غور ہونا تھا اس لئے رپورٹ پر فیصلہ مؤخر کیا گیا۔ پی اے سی کی میٹنگ مورخہ 04-11-20 کو منعقد ہوئی جس میں محکمہ کو ہدایت کی گئی کہ ایڈوانس پیرا نمبر 23,30 کے مدنظر مذکورہ لیڈی آفیسر کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے اور مبلغ -/1,35,156 روپے اس سے وصول کئے جائیں۔ پی اے سی کی ان ہدایات کے تحت

متذکرہ انکوائری رپورٹ انکوائری کمیٹی کو واپس بھیجی گئی کہ وہ تمام ریکارڈ کی دوبارہ چھان بین کر کے رپورٹ ارسال کرے مگر اس کمیٹی نے مزید کارروائی کرنے سے معذوری کا اظہار کیا۔ ان حالات کے تحت جناب وزیر اعلیٰ پنجاب / مجاز اتھارٹی نے درج ذیل آفیسران پر مشتمل نئی انکوائری کمیٹی مقرر کی تاکہ تمام ریکارڈ کا از سر نو جائزہ لیکر رپورٹ ارسال کرے۔

1۔ مسماۃ جمیلہ اختر (BS-20) ڈائریکٹر (اے اینڈ جی) ڈی پی آئی آفس لاہور

2۔ مسٹر مقصود حسن نقوی زیر معتمد (جی II-) محکمہ تعلیم پنجاب لاہور

کمیٹی نے چارج شیٹ مذکورہ لیڈی آفیسر کو جاری کی اور تمام ریکارڈ کی چھان بین مکمل کر لی ہے اور آئندہ چند روز تک انکوائری رپورٹ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے، انکوائری رپورٹ کی دستیابی پر جناب وزیر اعلیٰ پنجاب / مجاز اتھارٹی کو مناسب احکامات کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈن لاہور میں بچیوں کی تعداد اور ٹھیکہ کینٹین کی صورتحال

*3271 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈن لاہور کی ہیڈ مسٹریس مسرت پروین شاہ نے جس وقت مورخہ 97-05-07 کو چارج لیا اس وقت سکول میں بچیوں کی تعداد اور موجودہ تعداد کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ ہیڈ مسٹریس کے دور میں تعداد 1944 سے کم ہو کر 1260 رہ گئی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نے کینٹین کا ٹھیکہ بغیر بولی کے دے رکھا ہے اور طالبات کے سکول میں اس ٹھیکہ کی شہرت اچھی نہ ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈن لاہور کی سابق ہیڈ مسٹریس مسرت پروین شاہ نے جب

سکول کا چارج لیا اس وقت طالبات کی تعداد 1947 تھی جبکہ موجودہ تعداد 1051 ہے۔

(ب) سوال میں دی گئی تعداد درست نہ ہے۔ مسرت پروین شاہ نے جب سکول ہذا کا چارج 24۔ مئی 2004 کو چھوڑا اس وقت تعداد 1086 تھی، موجودہ ہیڈ مسٹریس نے سکول کا چارج 04-07-29 کو لیا، طالبات کی تعداد میں کمی کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1۔ والدین کا اپنے بچوں کو انگلش میڈیم پرائیویٹ سکولوں میں پڑھانے کا رجحان

2۔ سکول بلڈنگ کی ابتر حالت اور پینے کے پانی کا ناقص انتظام۔

3۔ ہیڈ مسٹریس اور اساتذہ کی آپس میں نااتفاقی اور گروپ بندی۔ انہی وجوہات کی بناء پر ہیڈ مسٹریس مسرت پروین شاہ کا تبادلہ کر دیا گیا ہے۔

اب سکول بلڈنگ میں نئی عمارت کا اضافہ ہو چکا ہے اور پرانی عمارت کی مرمت کروا دی گئی ہے نیز پینے کے پانی کا بندوبست کر دیا گیا ہے اور پنکھے لگا دیئے گئے ہیں اس وجہ سے امید ہے کہ طالبات کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوبرجی گارڈن لاہور میں کینٹین کا ٹھیکہ بذریعہ ٹینڈر 03-2002 میں مبلغ -/4500 روپے دیا گیا اور 2004 میں یہ ٹھیکہ مبلغ -/2500 روپے میں دیا گیا، کینٹین ٹھیک نہیں چل رہی تھی، موجودہ ہیڈ مسٹریس نے اخبار میں اشتہار دے کر سکول کونسل کی نگرانی میں کھلی بولی کے ذریعے خاتون ٹھیکیدار کو مبلغ -/48000 روپے میں ٹھیکہ دیا گیا۔ اب یہ کینٹین خاتون ٹھیکیدار کے تحت ٹھیک چل رہی ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں طلباء، اساتذہ اور بغیر عمارات کے سکولوں کی تعداد

*3415 محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں بغیر عمارات (shelter less) سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان سکولوں کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کی تعداد کیا ہے؟

(ج) بغیر عمارات کے سکولوں کو ان کی اصل جگہ (جہاں ان کی منظوری تھی) پر چلایا جا رہا ہے یا کسی اور مقام پر شفٹ کیا گیا ہے؟

(د) اگر بغیر عمارات کے سکولوں کو اصل مقام سے کسی دوسری جگہ منتقل کیا ہے تو ان سکولوں کے طلباء وطالبات کی کیا صورتحال ہے؟

(ہ) کیا مذکورہ سکولوں کو حکومت عمارات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 128 بوائز اور 36 گرلز پرائمری سکول بغیر عمارات کے ہیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بغیر عمارات کے تمام سکول اپنی اصل جگہ پر کام کر رہے ہیں۔

(د) جز(ج) کے جواب کی روشنی میں یہ جز جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ہ) بغیر عمارات کے سکولوں کو فنڈز دستیاب ہونے کی صورت میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت عمارات فراہم کر دی جائیں گی۔

پی پی۔112 گجرات میں چار دیواری کے بغیر سکولز اور حکومتی اقدامات

*3510 جناب تنویر اشرف کائرہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔112 گجرات میں کتنے ایسے گرلز و بوائز پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں جن کی چار دیواری نہ ہے۔ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا حکومت ان سکولوں کی چار دیواری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی۔112 گجرات میں 25 سکول بغیر چار دیواری کے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان سکولوں کو چار دیواری فراہم کر دی جائے گی۔

ایف سی کالج لاہور کی سابق ادارے کو واپسی سے متعلق تفصیلات

*3705 ڈاکٹر اسد اشرف: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قومی تحویل میں لئے گئے تعلیمی ادارے اصل مالکوں / اداروں کو واپس کئے گئے ہیں، ان کے نام، پتاجات اور تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کیا ایف سی کالج لاہور سابق مشنری ادارے کو ہی واپس کیا گیا ہے یا کسی اور ادارے کو جبکہ حکومت قومی تحویل میں لئے گئے دیگر تعلیمی اداروں کو خود چلا رہی ہے، مذکورہ کالج کو واپس کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج کو واپس کرتے ہوئے حکومت کا خرید کردہ سامان (مثلاً فرنیچر / لیبارٹری اور 6 عدد بسیں وغیرہ) بھی ساتھ ہی دے دیا گیا۔ ان کی قیمت وصول کی گئی تو کتنی اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے ملازم اساتذہ کا سروس ریکارڈ بھی مشنری ادارے کو واپس کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق دور کے ایف سی کالج کی خصوصی کمیٹی کے چیئرمین / موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کالج کو مختلف سامان خریدنے کے لئے 2 کروڑ روپے کی گرانٹ دی تھی، مذکورہ گرانٹ سے خرید کردہ سامان کس کی تحویل میں ہے اگر مذکورہ سامان مشنری ادارے کو دیا گیا ہے تو کس قاعدہ / قانون اور اتھارٹی سے، بیان فرمائیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایف سی C کالج کو واپس کرنے کے بعد 25 لاکھ روپے کی گرانٹ صرف چار دیواری کے لئے دی گئی یہ رقم کس فنڈ سے، کس پالیسی اور حکم کے تحت جاری کی گئی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کے مطابق مشنری ادارے کو کالج کی اراضی واپس کرنی تھی، لیکن حکومت نے سرکاری خزانے سے خرید کردہ تمام ساز و سامان جو لاکھوں میں تھا، مذکورہ ادارے کو دے دیا۔ اس بے قاعدگی کا کون ذمہ دار ہے، کیا اس کے خلاف ایکشن لینے

کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں نیز حکومت سامان کی قیمت وصول کرنا چاہتی ہے یا نہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست نہ ہے۔ تاہم ایف سی کالج لاہور کو اس کے اصل مالک کو واپس کیا گیا ہے۔ نام و پتا درج ذیل ہیں۔ اس ادارے کا پتا پاکستان میں چھ ایمپریس روڈ لاہور اور امریکہ میں ہیڈ آفس 100 ودرسپون سٹریٹ، لوئی ویل، کنٹکی سٹیٹ، یو ایس اے ہے۔

(ب) درست ہے۔ ایف سی کالج سابق مشنری ادارے "پریسبٹیرین چرچ USA" کو واپس کیا گیا ہے۔ کالج ہذا کی مذکورہ واپسی حکومت کی denationalization کی پالیسی کے تحت عمل میں آئی ہے۔

(ج) درست ہے۔ کالج کو واپس کردہ سامان کی قیمت وصول نہ کی گئی ہے۔ جب مذکورہ ادارہ قومی تحویل میں لیا گیا تھا تو کسی قسم کے سامان کی قیمت ادا نہیں کی گئی تھی۔ چونکہ اب جبکہ یہ کالج مشنری ادارے کو واپس کیا گیا ہے تو کسی قسم کی قیمت وصول نہ کی گئی ہے اور ایسا حکومت پاکستان اور حکومت امریکہ کے درمیان 1959 میں کئے گئے ایک معاہدہ (Treatise of Friendship & Commerce) کی ایک شق کے تحت کیا گیا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ تاہم سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے مذکورہ کالج کو بلڈنگ کی مرمت اور کیمپس میں بجلی اور سڑکوں کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لئے لگ بھگ دو کروڑ کی گرانٹ دی تھی۔

(و) درست ہے۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو جاری کردہ notification کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) درست ہے۔ جب مذکورہ کالج کو nationalized کیا گیا تھا تب اس کے تمام ملکیتی اثاثے بھی قومی تحویل میں لے لئے گئے تھے۔ اب جبکہ اس کالج کو اس کے سابق مالک مشنری ادارے کو واپس کر دیا گیا ہے تو کالج میں موجود تمام اثاثے بھی واپس کر دیئے گئے ہیں۔

موضع ہرپو کی تحصیل کامونکی، گوجرانوالہ میں پرائمری سکول کی اپ گریڈیشن

*3770 میاں خالد محمود: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہرپو کی تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ کی آبادی 20 ہزار سے زیادہ ہے اور گورنمنٹ پرائمری سکول صرف ایک ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع ہرپو کی میں دو عدد پرائیویٹ ہائی سکول کام کر رہے ہیں اور عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع ہرپو کی میں گورنمنٹ ہائی سکول نہ ہونے کی وجہ سے پرائیویٹ ہائی سکول میں داخلہ لینا پڑتا ہے اور پرائیویٹ ہائی سکول کے مالکان منہ مانگی فیس وصول کرتے ہیں اور پرائیویٹ ہائی سکول میں تعداد 600 طلباء سے زیادہ ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر کے مڈل یا ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) موضع ہرپو کی تحصیل کامونکی ضلع گوجرانوالہ کی آبادی تقریباً دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس میں ایک گورنمنٹ پرائمری سکول کام کر رہا ہے۔

(ب) اس موضع میں ایک مڈل اور ایک ہائی پرائیویٹ رجسٹرڈ سکول کام کر رہے ہیں۔

(ج) موضع ہرپو کی سے صرف دو کلو میٹر کے فاصلے پر گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ملکے کام کر رہا ہے، یہ درست ہے کہ موضع ہرپو کی میں موجود پرائیویٹ ہائی سکول میں طلباء کی تعداد چھ سو سے زائد ہے اور نہم دہم کے طلباء سے 150 روپے ماہانہ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(د) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول ہرپو کی مڈل یا ہائی کا درجہ دینے کے لئے مروجہ پیمانے پر پورا نہیں اترتا لہذا اسے اپ گریڈ نہیں کیا جا سکتا۔

سال 2001 تا 2003- پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے رجسٹرڈ پبلیشرز کی تفصیل

*3784 محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 2001 تا دسمبر 2003 پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے نصابی کتب کی اشاعت کے لئے کتنے

پبلیشرز کو رجسٹر کیا رجسٹر کئے گئے پبلیشرز میں کتنے ایسے ہیں جو متعلقہ فیلڈ کا تجربہ رکھتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو مطلوبہ تجربہ / معیار نہیں رکھتے، کتنے فرضی اداروں کے خلاف پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے کارروائی کی اور کیا سزا دی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

سال 2001 تا دسمبر 2003 پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں پبلیشرز کو رجسٹرڈ کیا، یہ تمام ادارے بورڈ کے مطلوبہ قواعد و ضوابط پر پورا اترتے ہیں اور متعلقہ فیلڈ کا تجربہ رکھتے ہیں۔ پہلے سے رجسٹر شدہ اداروں کی پڑتال کے دوران مندرجہ ذیل دو فرضی اداروں کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی۔

1۔ میسرز امین بک ڈپو، لاہور

2۔ میسرز خورشید بک ڈپو، لاہور

ضلع لاہور میں پی۔ٹی۔سی ٹیچرز کی محکمانہ ترقی کی تفصیلات

*3796 محترمہ فرح اقبال خان: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کتنے پی۔ٹی۔سی ٹیچرز کو یکم جنوری 2001 سے آج تک کس کس حیثیت سے محکمانہ طور پر ترقی دی گئی ہے، ترقی پانے والے ٹیچروں کے نام، ولدیت، پتا جات، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) کیا ان ٹیچروں کو ترقی دینے سے قبل ضلع ہذا کے ٹیچروں سے درخواستیں طلب کی گئی تھیں تو درخواستیں دینے والے ٹیچروں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تاریخ تقرری کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اس ترقی کے لئے کن کن افسران کی محکمانہ پروموشن کمیٹی تشکیل دی گئی تھی ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے ملازمین کو میرٹ پر اور کتنے ملازمین کو بغیر میرٹ کے ترقی دی گئی، بغیر میرٹ ترقی پانے والے اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) کیا حکومت بغیر میرٹ ترقی دینے والے افسران کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یکم جنوری 2001 سے اگست 2006 تک ضلع لاہور میں 324 پی ٹی سی ٹیچرز کو محکمانہ ترقی دی گئی جن میں سے 170 کو بطور ای ایس ٹی 139 کو ایس وی، 2 کو عربی ٹیچر (A.T)، ایک کو OT اور 3 کو SST اور 9 کو ایل سی ترقی دی گئی۔ ترقی پانے والے ٹیچروں کے نام، ولدیت، پتاجات، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اساتذہ سے ترقی کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں درخواست دہندگان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تقرری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں کینٹ اور سٹی کی سطح پر دو پروموشن کمیٹیاں بلحاظ زنانہ / مردانہ الگ الگ تشکیل دی گئیں، فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 324 اساتذہ کو میرٹ پر ترقی دی گئی اور کسی کو بھی بغیر میرٹ ترقی نہیں دی گئی۔

(ہ) جز (د) کی روشنی میں غیر متعلقہ ہے۔

ضلع راولپنڈی میں شیلٹر لیس سکولز، اساتذہ اور طلباء کی تعداد

*3812: محترمہ فرح اقبال خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی میں شیلٹر لیس سکولز کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان شیلٹر لیس سکولوں میں اساتذہ اور زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سکول وائز فراہم کی جائے۔

(ج) ان شیلٹر لیس سکولوں کی حکومت کب تک عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز موجودہ مالی سال کے دوران کن کن شیلٹر لیس سکولوں کی عمارات تعمیر کی جا رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت سردیوں کے دوران مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کو متبادل جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلعی حکومت راولپنڈی کی رپورٹ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں مذکورہ سکولز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول گیلانی، واہ کینٹ
2۔ گورنمنٹ بوائز ملت پرائمری سکول ڈھوک کالا خان، راولپنڈی
3۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹلہ یو سی سکھو گوجر خان
4۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول موہڑہ پھل گوجر خان
5۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھنگل تحصیل مری

(ب)

	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد اساتذہ
1۔	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول گیلانی، واہ کینٹ	157	03
2۔	گورنمنٹ بوائز ملت پرائمری سکول ڈھوک کالا خان، راولپنڈی	166	05
3۔	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول کوٹلہ U C سکھو گوجر خان	120	03
4۔	گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول موہڑہ پھل گوجر خان	28	03
5۔	گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ڈھنگل تحصیل مری	35	02

(ج) ضلعی حکومت راولپنڈی کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ بالا شیلٹر لیس سکولوں کی عمارات کے کیسز امسال فیڈرل PRP/ESR سکیم میں فراہم missing facilities کے تحت تعمیر کے لئے DDC کو بھجوائے جا چکے ہیں اور ان کی تعمیر ستمبر 2006 کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو گی۔

(د) ضلعی حکومت راولپنڈی کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ بالا سکولز فی الوقت مستعار شدہ / کرایہ کی عمارات میں چل رہے ہیں اور اس طرح متبادل جگہ کا انتظام پہلے ہی کر دیا گیا ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں شیلٹر لیس سکولز، اساتذہ اور طلباء کی تعداد

*3816 جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں شیلٹر لیس سکولز کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان شیلٹر لیس سکولوں میں اساتذہ اور زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سکول وائز فراہم کی جائے۔

(ج) ان شیلٹر لیس سکولوں کی حکومت کب تک عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز موجودہ مالی سال کے دوران کن کن شیلٹر لیس سکولوں کی عمارات تعمیر کی جا رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت سردیوں کے دوران مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کو متبادل جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق ضلع سیالکوٹ میں شیلٹر لیس سکولز کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق شیلٹر لیس سکولوں میں اساتذہ اور زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سکول وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق 29 شیلٹر لیس سکولز کی عمارات تعمیر کی جا چکی ہیں، جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، باقی ماندہ شیلٹر لیس سکولز کی عمارات آئندہ مالی سال کے دوران وزیر اعلیٰ پنجاب کے ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں تعمیر کر دی جائیں گی۔

(د) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق سردیوں کے دوران مذکورہ سکولز میں متبادل انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

ضلع گوجرانولہ میں شیلٹر لیس سکولز، اساتذہ اور طلباء کی تعداد

*3817 لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں شیلٹر لیس سکولز کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) ان شیلٹر لیس سکولوں میں اساتذہ اور زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سکول وائز فراہم کی جائے۔

(ج) ان شیلٹر لیس سکولوں کی حکومت کب تک عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز موجودہ مالی سال کے دوران کن کن شیلٹر لیس سکولوں کی عمارات تعمیر کی جا رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت سردیوں کے دوران مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کو متبادل جگہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں 19 بوائز پرائمری سکولز اور 23 گرلز پرائمری سکولز عمارات کے بغیر ہیں، ان سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) آئندہ مالی سال میں درکار زمین اور وسائل دستیاب ہونے کی صورت میں ان سکولوں کی عمارات کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جائیں گے تاہم موجودہ مالی سال میں جن سکولوں کی عمارات آخری مراحل میں ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ سکولوں کی عمارات کی فراہمی کے متعلق وضاحت اجزاء بالا میں پیش کر دی گئی ہے۔

ایم۔سی گرلز پرائمری سکول نمبر 2 پیپلز کالونی فیصل آباد میں بنیادی سہولیات کی فراہمی

*3818 محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم۔سی پرائمری گرلز سکول نمبر 2 بالمقابل کوہ نور ٹیکسٹائل ملز پیپلز کالونی جڑانوالہ روڈ فیصل آباد بنیادی سہولتوں (مثلاً فرنیچر، باتھ روم) سے محروم ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گرلز سکول میں بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ایم سی پرائمری گرلز سکول نمبر 2 بالمقابل کوہ نور ٹیکسٹائل ملز پیپلز کالونی جڑانوالہ روڈ فیصل آباد میں بیت الخلاء موجود ہے جبکہ فرنیچر نہ ہے۔

(ب) مذکورہ سکول کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت ترجیحی بنیادوں پر بنیادی سہولتیں فراہم کر دی جائیں گی۔

ضلع فیصل آباد۔اساتذہ کے تقرری کے آرڈر کے اجراء میں تاخیر

*3841 جناب علی عباس: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد میں نومبر 2003 میں کنٹریکٹ پر اساتذہ کی بھرتی ہوئی ہے لیکن ابھی تک تقرری کے آرڈر جاری نہیں ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے دوسرے اضلاع میں بھرتی مکمل ہو گئی ہے اور اساتذہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع فیصل آباد کے اساتذہ کے تقرری کے آرڈر نہ ہونے کی وجہ بیان کرنے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے اور بھرتی کئے ہوئے اساتذہ کے تقرری آرڈر جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع فیصل آباد میں کنٹریکٹ پر اساتذہ کی بھرتی کے سلسلہ میں سیکنڈری سکول ایجوکیٹرز کے تقرری آرڈرز ماہ نومبر 2003 میں بدست وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی تقسیم کئے گئے اور ESE اور SESE کے تقررنامے ماہ دسمبر 2003 میں بدست چودھری ظہیر الدین خان وزیر مواصلات و تعمیرات پنجاب تقسیم کئے گئے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں جز (ج) جواب کا متقاضی نہ ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تکیہ لسری شاہ، اچھرہ لاہور میں سٹاف کی کمی

*3844 جناب محمد آجاسم شریف: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تکیہ لسری شاہ، اچھرہ، لاہور میں طالبات کی کثیر تعداد کے باوجود انگلش ٹیچرز کی کمی کو پورا اور سائنس ٹیچر کی تعیناتی نہیں کی گئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کے مسائل حل کرنے نیز ٹیچرز کی کمی اور سائنس ٹیچر تعینات نہ کرنے والے افسران اور اہلکاران کے خلاف ایکشن لینے کا بھی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ادارے، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تکیہ لسری شاہ اچھرہ میں اس وقت

طالبات کی تعداد 1045 ہے جبکہ سکول ہذا میں انگریزی اور سائنس پڑھانے کے لئے موجودہ اساتذہ کے کوائف درج ذیل ہیں۔

1۔ سلیمہ اختر ملک، بی اے، بی ایڈ (SST) بطور انگلش ٹیچر
2۔ فرح دیبا بنت فیروز دین ایم اے، ایم ایڈ (SST) بطور انگلش ٹیچر
3۔ شائستہ پروین بند عزیز احمد، بی اے بی ایڈ (بطور انگلش ٹیچر)
4۔ حفظہ اختر بنت غلام نبی، بی ایس سی، بی ایڈ (بطور سائنس ٹیچر)
5۔ عابدہ حنیف بنت محمد حنیف، بی ایس سی، ایم ایڈ (بطور سائنس ٹیچر)

(ب) سکول ہذا میں ٹیچرز کی 26 اسامیاں منظور شدہ ہیں جبکہ تعینات ٹیچرز کی تعداد 19 ہے۔ 07 ٹیچرز مزید درکار ہیں، تبادلہ جات پر سے پابندی ختم ہونے کے بعد ٹیچرز کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

لاہور، یوسی 120 میں نو تعمیر شدہ سکول پر ناجائز قبضہ اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

*3896 **بیگم نور النساء ملک**: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی یونین کونسل نمبر 120 محلہ علی رضا آباد میں محکمہ نے لڑکیوں کے لئے ایک سکول تعمیر کیا ہے جس پر علاقہ کے بااثر افراد نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ سکول کی دیوار بھی قبضہ گروپ نے گرا دی ہے اور سکول کے احاطے میں مٹی ڈال رہے ہیں تاکہ قبضہ پکا ہو جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کو بذریعہ درخواست قبل ازیں گزارش کی گئی تھی کہ سکول ہذا خالی پڑا ہے اس میں سٹاف تعینات کیا جائے؟

(د) اگر جز (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکول کو قابضین سے واگزار کروانے، قبضہ گروپ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور سکول ہذا میں سٹاف تعینات کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) محلہ علی رضا آباد، یونین کونسل 120 لاہور میں لوکل کونسل کے تعمیر کردہ سکول پر چند افراد کا ناجائز

قبضہ تھا جسے واگزار کروالیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ناجائز قابضین نے مذکورہ سکول کی چار دیواری گرا دی تھی لیکن سکول کا قبضہ واگزار کروانے کے بعد اس کی چار دیواری تعمیر کرا دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سلطان آباد کو 04-10-16 سے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھمبہ میں ضم کر دیا گیا ہے، اس سکول کے لئے اساتذہ کی تین منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے دو معلمات کام کر رہی ہیں جبکہ بچوں کی تعداد 109 ہے۔

(د) اجزاء بالا کے جوابات میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

چک نمبر 494 گ۔ب، ماموں کانجن، تعمیر شدہ کالج بلڈنگ میں کلاسز کے اجراء کا مسئلہ

*3908 **ملک خالد محمود وٹو:** کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1997 میں چک 494 گ ب، لال ترانہ نزد ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں 90 لاکھ روپے کی لاگت سے گورنمنٹ انٹر میڈیٹ کالج تعمیر ہوا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے 2001 میں مذکورہ کالج کے لئے فرنیچر بھی تیار ہو گیا تھا؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالج میں ابھی تک کلاسیں کیوں شروع نہیں ہو سکیں اور کب تک کلاسز شروع ہو جائیں گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے۔ تاہم سال 99-1998 میں چک نمبر 494 گ۔ب لال ترانہ نزد ماموں کانجن ضلع فیصل آباد میں 70 لاکھ 49 ہزار روپے کی لاگت سے سیکنڈری سکول برائے جماعت نہم تا بارہویں تعمیر ہوا۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کے لئے 02-2001 میں فرنیچر خرید اگیا۔

(ج) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے اپنی چٹھی نمبر SO(SNE)3-14/2002 مورخہ 03-11-24 کے تحت مذکورہ سکول کی SNE جاری کر دی ہے۔ بھرتی پر عائد پابندی ختم ہونے پر مذکورہ سکول میں سٹاف مہیا کیا جا سکے گا جس سے کلاسوں کا اجراء ہو سکے گا۔

چک 615گ۔ب فیصل آباد میں ہائی سکول میں سٹاف کی کمی کا مسئلہ

*3909 ملک خالد محمود وٹو: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 615 گ ب ضلع فیصل آباد کے ہائی سکول میں عملہ کم ہونے کی وجہ سے طلباء کی پڑھائی کا نقصان ہو رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک عملہ کی تعداد پوری کر دی جائے گی؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ سال کے صرف 168 طلباء کے لئے 9 اساتذہ تعینات ہیں جبکہ اساتذہ کی پانچ اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) بھرتی اور تبادلوں پر عائد پابندی کے خاتمہ پر اس سکول میں خالی اسامیاں پر کی جا سکیں گی۔

تحصیل کوٹ ادو میں تعلیمی اداروں، اساتذہ اور عمارات کی تفصیل

*3919 چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں تعلیمی اداروں کی تعداد اور ان میں تعینات اساتذہ کی تعداد مع نام بیان فرمائیں۔

(ب) مذکورہ تحصیل میں تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی تعداد ان کی تاریخ تعمیر اور ان میں کلاسوں کے اجراء کی تاریخ بیان فرمائیں۔

(ج) مذکورہ تحصیل میں گھوسٹ اور بند سکولوں کی تعداد بیان فرمائیں اور بند سکولوں کو کب تک کھولنے کا پروگرام ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں درج ذیل 859 تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں، سکولوں کے نام اور ان میں تعینات 3224 اساتذہ کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درجہ	مردانہ	زنانہ	میزان

مسجد مکتب/محلہ سکول/پرائمری	456	313	769
مڈل	29	22	51
ہائی	24	09	33
ہائر سیکنڈری	03	01	04
کالجز	01	01	02
میزان	513	346	859

(ب) تحصیل کوٹ ادو کے درج ذیل 723 تعلیمی اداروں کی عمارتیں موجود ہیں:۔

درجہ	مردانہ	زنانہ	میزان
پرائمری	367	267	634
مڈل	28	22	50
ہائی	24	09	33
ہائر سیکنڈری	03	01	04
کالجز	01	01	02
میزان	423	300	723

ان اداروں کی عمارتوں کی تاریخ تعمیر اور اجراء کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل کوٹ ادو میں کوئی گھوسٹ سکول موجود نہ ہے۔البتہ دو سکول گرلز پرائمری سکول سیال والا اور گرلز پرائمری سکول حاجی شاہ معلمات کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں۔ نئی بھرتی کی اجازت ملنے پر ہر دو سکولوں میں معلمات کی تعیناتی کر دی جائیگی۔

ضلع خوشاب میں پابندی کے باوجود
محکمہ تعلیم میں کئے گئے تبادلوں کی تفصیلات

*3944 **ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے 03-04-12 اور پھر 03-06-30 سے محکمہ تعلیم میں تبادلوں پر پابندی لگا رکھی ہے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو تبادلوں پر پابندی کے باوجود ضلع خوشاب محکمہ تعلیم میں کس کس کا تبادلہ کس کس کے حکم پر کس بناء پر کیا گیا، تفصیلات ہاؤس میں پیش کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ تعلیم ضلع خوشاب میں 262۔افراد کے تبادلے کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چار درجاتی فارمولے کے تحت سکول اساتذہ کی پروموشنز میں تاخیر کا جواز

*3945 ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج اساتذہ کے لئے ترقی کا چار درجاتی فارمولہ 90-09-01 سے اور سکول اساتذہ کے لئے ترقی کا چار درجاتی فارمولہ 90-12-12 سے منظور ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج اساتذہ کو اس فارمولے کے تحت 90-09-01 سے antedate ترقی دیدی گئی ہے جبکہ سکول اساتذہ کو ابھی تک اس فارمولے کے تحت 12-12-90 سے antedate ترقی نہیں دی گئی۔ان کی ترقی ابھی تک سرخ فیتے کی نذر ہے، جس کی وجہ سے اساتذہ سخت پریشان ہیں؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت کالج اساتذہ کی طرح سکول اساتذہ کو بھی چار درجاتی فارمولے کے تحت antedate ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ کالج اساتذہ کو اس فارمولہ کے تحت 90-09-01 سے antedated ترقی دے دی گئی تھی، سکول اساتذہ کو 90-12-12 سے antedated ترقی دینے کے لئے جناب وزیر اعلیٰ پنجاب سے منظوری حاصل کرنے کے بعد (D.P.I(SE کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں کہ فوری طور پر ورکنگ پیپرز فراہم کرے تاکہ DPC اور PSB کے سامنے پیش کئے جاسکیں۔

(ج) جز(ب) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

پی پی-4 گوجر خان میں ہائی سکولوں میں مستقل بنیادوں پر ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریسز کی تعیناتی

*3951 بریگیڈیر (ر) محمد حسن: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی-4 گوجر خان میں کون کون سے ہائی سکولز میں مستقل ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں اور کن سکولز میں ان پوسٹوں پر S.S.T ٹیچرز تعینات ہیں؟

(ب) کیا حکومت مستقل ہیڈ ماسٹرز یا ہیڈ مسٹریسز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) جب تک مستقل ہیڈ ماسٹرز یا ہیڈ مسٹریسز تعینات نہیں ہوتے، کیا اس وقت تک ان کی جگہ کام کرنے والے S.S.T ٹیچرز کو پورے اختیارات دیئے جا سکتے ہیں تا کہ یہ سینئر ٹیچرز سکول کے معاملات خاص کر اکاؤنٹس کے معاملات کو احسن طریقے سے چلا سکیں اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی-4 گوجر خان کے 4 بوائز اور 3 گرلز ہائی سکولوں میں ریگولر ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں جبکہ 16 بوائز اور 6 گرلز ہائی سکولوں میں S.S.T بطور انچارج سکول کام کر رہے ہیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تبادلہ جات پر عائد پابندی کے خاتمہ پر متعلقہ سکولوں میں ریگولر ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات کئے جا سکیں گے۔

(ج) انچارج ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کو D.D.O کے اختیارات دیئے جا سکتے ہیں جن کے ذریعے وہ سکول کے اکاؤنٹس اور دیگر معاملات کو احسن طریقے سے چلا سکتے ہیں۔

کنٹریکٹ پر بھرتی انگلش ٹیچرز کے سروس سٹرکچر کا اجراء

*3986 ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انگلش ٹیچرز کی بھرتی کنٹریکٹ پر ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپریم کورٹ نے انگلش ٹیچرز کو سروس سٹرکچر کا حق دیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم نے ہر ضلع میں E.D.O(E) کو انگلش ٹیچرز کا سروس سٹرکچر بنانے کے لئے کہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ E.D.O(E) سروس سٹرکچر بنانے کے مجاز نہ ہیں؟

(ہ) اگر مندرجہ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو محکمہ تعلیم انگلش ٹیچرز کا سروس سٹرکچر کب تک بنا رہا ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست ہے۔

(ہ) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کے لیٹر نمبر SOR-III(S&GAD)1-13/2004 مورخہ 28-07-04 کے تحت انگلش ٹیچرز کا سروس سٹرکچر بنا دیا گیا ہے۔

ایم۔ سی گرلز ہائی سکول محلہ کمل پورہ بہاولپور میں عمارت کی تعمیر و مرمت

*3992 محترمہ پروین مسعود بھٹی: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی گرلز ہائی سکول محلہ کمل پورہ ضلع بہاولپور کی عمارت خستہ حال اور ناقابل استعمال ہے اور طالبات کے لئے ناکافی ہے، بچیاں شدید گرمی اور سردی میں کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتی ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو حکومت کب تک اس سکول کی عمارت کو تعمیر یا مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اب تک اس عمارت کو مرمت نہ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ایم سی گرلز ہائی سکول محلہ کمل پورہ ضلع بہاولپور کو محکمہ تعلیم نے 02-07-01 کو اپنی تحویل میں لیا۔ یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت خستہ حال اور طالبات کے لئے ناکافی ہے۔

(ب) امسال اس سکول کی مرمت کے لئے فنڈز مختص شدہ نہ ہیں۔آئندہ مالی سال میں وسائل دستیاب ہونے کی صورت میں مذکورہ سکول کی مرمت کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔

ضلع رحیم یار خان میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی تفصیل

*3997 میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ): کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں پرائیویٹ سکولز / کالجز کی پالیسی کے مطابق ضلع رحیم یار خان میں کتنے غیر منظور شدہ سکول کام کر رہے ہیں، ان سکولوں کے نام اور بچوں کی تعداد فراہم کی جائے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے پرائیویٹ کالجوں، سکولوں کا بورڈز کے ساتھ الحاق ہے؟

(ج) کیا محکمہ تعلیم غیر منظور شدہ اور غیر معیاری سکولز، کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کا مستقبل متاثر ہونے پر سال 1984 کے آرڈیننس کے تحت کارروائی کر رہا ہے اگر ایسی کارروائی ہوئی ہے تو ضلع رحیم یار خان میں ان سکولوں کے نام اور تعداد بتائی جائے؟

(د) کیا پنجاب حکومت پرائیویٹ سکولز اور کالجز کی بہتری کے لئے قانون کو مزید بہتر بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے تاکہ معیار تعلیم بہتر ہو سکے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع ہذا میں اس وقت کوئی غیر منظور شدہ سکول نہ ہے۔

(ب) ضلع ہذا کے چودہ کالجز اور 90 سکولوں کا بورڈ سے الحاق ہے۔

(ج) ضلع ہذا میں ایسی کوئی شکایت موجود نہ ہے۔شکایت موصول ہونے پر مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

(د) پرائیویٹ سکولز اور کالجز کی بہتری اور اس سلسلے میں قانون کو مزید مؤثر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک کمیٹی پارلیمانی سیکرٹری ملک احمد خان کی سربراہی میں قائم کی ہے۔

پی پی۔69 فیصل آباد میں تعلیمی اداروں
اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*4003 ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔69 فیصل آباد میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی، ہائیر سیکنڈری سکول ہیں؟ ان میں سے لڑکوں اور لڑکیوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ بالا تعلیمی اداروں میں کن کن سہولتوں کی کمی ہے، تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے ادارے میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے محکمہ ہذا کو ٹرانسفر کئے ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) حلقہ پی پی۔69 فیصل آباد میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کل 27 سکول ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری
بوائز	8	2	4	----
گرلز	5	6	2	----

(ب) مندرجہ بالا سکولوں میں درج ذیل سہولیات کی کمی ہے۔

	ناکافی عمارت	چاردیواری	بجلی	فرنیچر	لیٹرین	واٹر سپلائی
بوائز پرائمری	۔	۔	8	7	2	1
گرلز پرائمری	4	1	۔	3	5	2
بوائز ایلیمنٹری	۔	۔	۔	2	2	۔
گرلز ایلیمنٹری	۔	۔	۔	2	6	۔
بوائز ہائی	3	۔	۔	3	2	۔
گرلز ہائی	2	۔	۔	2	2	۔

(ج) میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے محکمہ ہذا کو 9 سکولز ٹرانسفر کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ایم سی بوائز پرائمری سکول	01
ایم سی گرلز پرائمری سکول	01
ایم سی بوائز مڈل سکول	01
ایم سی گرلز مڈل سکول	03
ایم سی بوائز ہائی سکول	02

ایم سی گرلز ہائی سکول 01

گورنمنٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد میں سٹاف کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*4005 ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) گورنمنٹ کالج سمن آباد (فیصل آباد) میں منظور شدہ سٹاف کی تفصیل بیان فرمائیں۔ کتنی منظور شدہ سیٹیں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں؟

(ب) حکومت خالی سیٹوں کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ تعلیم خالی سیٹوں کو جلد ہی پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے مزید برآں ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی کے لئے ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجنے کے لئے ضروری کارروائی زیر عمل ہے۔

بی اے/ بی ایس سی کی داخلہ اور امتحانی فیسوں میں اضافہ

*4038 بیگم نور النساء ملک: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ابتدائی داخلہ فیس کے ساتھ ساتھ امتحانی داخلہ فیس میں بھی10 فیصد سالانہ اضافہ کرتی رہتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ یونیورسٹی نے2002 میں بی اے، بی ایس سی امتحانی فیس جو-/1150 روپے تھی بڑھا کر2004 میں-/1350 روپے کر دی ہے جو کہ غریب والدین پر مزید بوجھ ہے؟

(ج) اگر جز (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت داخلہ اور امتحانی فیس میں کمی کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے۔

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ اضافہ ہوا، پنجاب یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی / سنڈیکیٹ نے ابتدائی

داخلہ فیس کے ساتھ امتحانی فیس میں دس فیصد کی بجائے 8.69 فیصد سالانہ اضافہ کیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی / سنڈیکیٹ نے 2002 میں بی اے / بی ایس سی کی امتحانی فیس جو -/1150 روپے تھی بشرح 8.69 فیصد بڑھا کر 2003 میں -/1250 روپے اور 2004 میں -/1350 روپے کی ہے، مہنگائی کے حساب سے یہ ایک معمولی اضافہ ہے۔

(ج) داخلہ اور امتحانی فیس میں کمی کی تجویز حکومت یا یونیورسٹی کی پلاننگ اور فنانس کمیٹی / سنڈیکیٹ کے زیر غور نہ ہے۔

اسسٹنٹ لائبریرین خواتین کی اسامیوں کی تعداد اور سروس رولز کا مسئلہ

*4051 محترمہ پروین مسعود بھٹی: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تعلیم پنجاب میں خواتین کے لئے assistant librarian کی پوسٹیں کتنی ہیں؟

(ب) کیا ان پوسٹوں کے سروس رولز بن گئے ہیں اگر نہیں بنے تو حکومت کب تک سروس رولز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ assistant librarian کی پوسٹ پر عرصہ سترہ سال سے کوئی ترقی نہیں ہوئی اگر ایسا ہے تو کیا حکومت پروموشن پالیسی بنانے کو تیار ہے؟ نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) محکمہ تعلیم پنجاب میں خواتین اسسٹنٹ لائبریرین کی 62 پوسٹیں ہیں۔

(ب) اسسٹنٹ لائبریرین کے سروس رولز محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر SOR-III-1-20/96 مجریہ 14-05-97 کے تحت بن چکے ہیں۔

(ج) اسسٹنٹ لائبریرین کی پوسٹ پر ترقی بذریعہ پبلک سروس کمیشن براہ راست کی جاتی ہے۔ اس پوسٹ پر ترقی کے ذریعے تعیناتی نہیں ہوتی تاہم اسسٹنٹ لائبریرین کی ترقی لائبریرین گریڈ 17 میں ہوتی ہے اور پھر مزید گریڈ 18 اور گریڈ 19 میں ترقی ہو سکتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج بصیر پور کی عمارت کی تعمیر

451 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج، بصیر پور ضلع اوکاڑہ کی بلڈنگ کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی، اس وقت تک اس عمارت کی تعمیر کتنے فیصد مکمل ہوئی ہے اور کتنی عمارت تعمیر ہونا باقی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بلڈنگ اس وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اس وقت محکمہ کے پاس ٹھیکیدار کی کتنی رقم بطور سیکورٹی محفوظ ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی ناقص تعمیر کرنے اور کروانے والے محکمہ کے متعلقہ افراد کے خلاف قانونی اور محکمانہ کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلعی حکومت اوکاڑہ محکمہ تعلیم کی رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز، بصیر پور ضلع اوکاڑہ کی بلڈنگ کی تعمیر ستمبر 1994 میں شروع ہوئی تھی تاحال تقریباً 75 فیصد تعمیر کا کام مکمل ہے جبکہ تقریباً 25 فیصد باقی ہے۔

(ب) ضلعی حکومت اوکاڑہ محکمہ تعلیم کی رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے تاہم مذکورہ بلڈنگ محکمہ بلڈنگ نے مکمل کر کے محکمہ تعلیم کے حوالے نہیں کی ہے۔

(ج) ضلعی حکومت اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق سیکورٹی کی مد میں کوئی رقم نہ ہے۔

(د) ضلعی حکومت اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ٹھیکیدار کو مسلسل کئی بار کہا گیا کہ کام کو مکمل کرے اور بتائے گئے نقائص کو دور کرے۔ اگر متعلقہ ٹھیکیدار نے کام مکمل اور نقائص دور نہ کئے تو اس ٹھیکیدار اور اہلکار کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

محکمہ تعلیم میں دو نوجوانوں کو بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

497 محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈمنسٹریشن / اکاؤنٹس آفیسر صاحب پروگرام مینجمنٹ اینڈ امپلی منٹیشن یونٹ ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن تیسری منزل گلبرگ ہائیٹس گلبرگ II لاہور کے آفس میں ڈیٹا انٹری

آپریٹر کی تقرری کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد بلال لطیف اور محمد ابرار لطیف جو کہ ایف ایس سی پاس کمپیوٹر ڈپلومہ ہولڈر ہیں، تجربہ رکھتے ہیں کو میرٹ پر پورا اترنے کے باوجود بھرتی نہیں کیا گیا ہے وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ ایڈمنسٹریشن /اکاؤنٹس آفیسر پروگرام مینجمنٹ اینڈ امپلی منٹیشن یونٹ ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن تیسری منزل گلبرگ ہائٹس گلبرگ II-لاہور کے آفس میں تقرری بطور ڈیٹا انٹری آپریٹر کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں تھیں۔اس کے لئے قواعد و ضوابط کے مطابق اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں کل215 درخواستیں وصول ہوئی تھیں ان میں امیدوار محمد بلال لطیف، محمد ابرار لطیف، ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ کی درخواستیں بھی شامل تھیں۔

(ب) پروگرام مینجمنٹ اینڈ امپلی منٹیشن یونٹ کی رپورٹ کے مطابق حکومت کے طریق کار کے مطابق تمام امیدواروں میں سے موزوں ترین کوshort-list کرنے کے لئے مورخہ 21-مئی 2006 کوTyping and Key Depression test لئے گئے تھے۔یہTestامیدواران محمد بلال لطیف اور محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ نے بھی دیئے تھے۔ان Testsکا نتیجہ مرتب کیا گیا جس کے مطابق محمد بلال لطیف نے124ویں پوزیشن اور محمد ابرار لطیف نے 88ویں پوزیشن حاصل کی اور مطلوبہ معیار کے مطابقTest پاس نہ کر سکے۔لہذا یہ دونوں امیدوار short-list نہ ہو سکے۔اس صورتحال میں ان کی تعیناتی نہ ہو سکی۔

محکمہ تعلیم میں دو نوجوانوں کوD.E.O بھرتی نہ کرنے کی وجوہات

511 محترمہ انجم سلطانہ: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈمنسٹریشن /اکاؤنٹس آفیسر پروگرام مینجمنٹ اینڈ امپلی منٹیشن یونٹ ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن تیسری منزل گلبرگ ہائیٹس گلبرگ IIلاہور کے آفس میں تقرری بطور ڈیٹا انٹری آپریٹر کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میرٹ پر پورا اترنے والے ایف ایس سی نوجوانوں محمد بلال لطیف، محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ جو کہ کمپیوٹر ڈپلومہ ہولڈر ہیں، تجربہ 3 سال اور سپیڈ 40 ہے کو تعینات نہیں کیا گیا ہے۔ وجوہات بیان کی جائیں، ان کو کب تک تعیناتی آرڈر دیئے جائیں گے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ ایڈمنسٹریشن/اکاؤنٹس آفیسر پروگرام مینجمنٹ اینڈ امپلی منٹیشن یونٹ ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن تیسری منزل گلبرگ ہائٹس گلبرگ II۔ لاہور کے آفس میں تقرری بطور ڈیٹا انٹری آپریٹر کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں اس کے لئے قواعد و ضوابط کے مطابق اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں کل 215 درخواستیں وصول ہوئی تھیں۔ ان میں امیدوار محمد بلال لطیف، محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ کی درخواستیں بھی شامل تھیں۔

(ب) پروگرام مینجمنٹ اینڈ امپلی منٹیشن یونٹ کی رپورٹ کے مطابق حکومت کے طریق کار کے مطابق تمام امیدواروں میں سے موزوں ترین کو Short -list کرنے کے لئے مورخہ 21۔ مئی 2006 کو Typing and Key Depression test لئے گئے تھے۔ یہ Test امیدواران محمد بلال لطیف اور محمد ابرار لطیف ولد محمد لطیف حجرہ شاہ مقیم اوکاڑہ نے بھی دیئے تھے۔ ان Tests کا نتیجہ مرتب کیا گیا۔ جس کے مطابق محمد بلال لطیف نے 124 ویں پوزیشن اور محمد ابرار لطیف نے 88 ویں پوزیشن حاصل کی اور مطلوبہ معیار کے مطابق Test پاس نہ کر سکے۔ لہذا یہ دونوں امیدوار Short-list نہ ہو سکے۔ اس صورتحال میں ان کی تعیناتی نہ ہو سکی۔

گورنمنٹ ملت گرلز ہائی سکول لاہور میں طالبات، کلاس رومز اور رزلٹ سے متعلقہ تفصیل

545 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ملت گرلز ہائی سکول شاہ کمال روڈ مغل پورہ لاہور میں کتنی کلاسز ہیں، ہر کلاس میں بچیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب)　اس سکول میں کتنے کمرے ہیں کتنی کلاسز کمروں میں، کتنی اور کون کونسی کلاسز صحن میں تعلیم حاصل کرتی ہیں؟

(ج)　اس سکول میں اساتذہ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد گریڈ اور اسامی وائز فراہم کی جائے، خالی اسامیوں پر کب تک ٹیچرز تعینات کر دیئے جائیں گے؟

(د)　مالی سال 05-2004 اور 06-2005 کے دوران اس سکول کو کتنے فنڈز کس کس مقصد کے لئے فراہم کئے گئے ہیں؟

(ہ)　پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس سکول کے کتنے اور کون کون سی کلاسز کی بچیوں نے بورڈ کا امتحان دیا، کتنی پاس اور فیل ہوئیں، تفصیل کلاس وار فراہم کی جائے، کیاان سالوں کے دوران اس سکول کے رزلٹ میں improvement ہوئی؟

(و)　ان سالوں کے دوران بورڈ کے امتحان دینے والی کتنی بچیوں نے بورڈ میں position حاصل کی، ان بچیوں کے نام، ولدیت، کلاس اور حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف)　گورنمنٹ ملت گرلز ہائی سکول شاہ کمال روڈ مغل پورہ لاہور میں کل 27 کلاسز ہیں ہر کلاس میں بچیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کلاسز	تعداد طالبات
1-	اول ادنیٰ	33
2-	اول اعلیٰ اے	22
3-	اول اعلیٰ بی	21
4-	دوئم اے	28
5-	دوئم بی	29
6-	سوئم اے	40
7-	سوئم بی	40
8-	چہارم اے	52
9-	چہارم بی	52
10-	پنجم اے	55

11۔	پنجم بی	55
12۔	ششم اے	52
13۔	ششم بی	48
14۔	ششم سی	52
15۔	ہفتم اے	56
16۔	ہفتم بی	54
17۔	ہفتم سی	57
18۔	ہشتم اے	51
19۔	ہشتم بی	49
20۔	ہشتم سی	51
21۔	نہم اے	84
22۔	نہم بی	76
23۔	نہم سی	60
24۔	نہم ڈی	76
25۔	دہم اے	50
26۔	دہم بی	70
27۔	دہم سی	63
	میزان:	1376

(ب) سکول کی موجودہ صورتحال کے مطابق 22 کمروں پر مشتمل اس سکول کے 20 کمرے مسمار کر دیئے گئے ہیں بقایا 2 کمرے، ایک لیبارٹری، ایک دفتر ہیڈ مسٹریس، سٹاف روم اور دفتر کلرک موجود ہے۔

سابق کمرے 2

موجودہ تعمیر کے بعد (14 کمروں کی تعمیر کے بعد)	کل کمرے	16=14+2
	کل کلاسز	27
کمروں میں بیٹھنے والی کلاسز کی تعداد		16
صحن میں بیٹھنے والی کلاسز کی تعداد		11

صحن میں بیٹھنے والی کلاسز کی تفصیل درج ہے:۔

1۔ ششم۔بی 2۔ ششم۔سی

3۔	چہارم۔اے	4۔	چہارم۔بی
5۔	سوئم۔اے	6۔	سوئم۔بی
7۔	دوئم۔اے	8۔	دوئم ۔بی
9۔	اول۔اے	10 ۔	اول۔بی
11۔	اول۔ادنی		

(ج) اس سکول میں اساتذہ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد گریڈ اور اسامی وائز مندرجہ ذیل ہے۔ البتہ تبدیلی وتقرری پر پابندی ختم ہوتے ہی ان خالی اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

نمبر شمار	عہدہ/اسامی	منظور شدہ اسامیوں کی تعداد	ورکنگ اسامی کی تعداد	خالی اسامیوں کی تعداد	کیفیت
1	سینئر ہیڈ مسٹریس	01	01	NIL	
2	ایس ایس ٹی (آرٹس)	07	07	NIL	
3	ایس ایس ٹی (سائنس)	03	03	NIL	
4	ای ایس ٹی (جنرل)	05	05	NIL	
5	ایس وی	07	07	NIL	
6	ایس ای ایس ای (آرٹس)	01	01	NIL	
7	عربی ٹیچر	03	03	NIL	
8	پی ٹی سی	19	18	01	
	میزان	46	46	01	

(د) مالی سال05-2004 میں کوئی فنڈ فراہم نہیں کئے گئے۔ البتہ مالی سال06-2005 میں-/8482547 روپے برائے تعمیر نئی عمارت مختص کئے گئے ہیں جس کے تحت تعمیر جاری ہے۔

(ہ) گزشتہ چھ سالوں میں بورڈ کے تحت ہونے والے امتحانات / نتائج برائے کلاس دہم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

سال	شامل امتحان	پاس شدگان (دہم)	فیل شدگان	نتیجہ فیصد
2001	121	73	48	60.3 %
2002	111	99	12	89 %
2003	137	90	47	65.7 %
2004	179	179	NIL	100 %
2005	149	149	NIL	100 %
2006	104	98	06	94 %

تاہم نویں جماعت کا امتحان دو سال کے لئے 2004 اور 2005 میں No Fail/Pass پالیسی کے تحت منعقد ہوا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2004	214	214	NIL	100 %
2005	143	143	NIL	100 %

سکول کے رزلٹ میں improvement ہو رہی ہے۔

(و) ان سالوں کے دوران بورڈ کے امتحان میں کسی بچی نے پوزیشن حاصل نہیں کی۔

گورنمنٹ ملت بوائز ہائی سکول لاہور میں طلباء کلاس رومز اور رزلٹ سے متعلقہ تفصیلات

549 حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ ملت بوائز ہائی سکول شاہ کمال روڈ مغل پورہ لاہور میں کتنی کلاسز ہیں، ہر کلاس میں بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس سکول میں کتنے کمرے ہیں، کتنی کلاسز کمروں میں اور کون کون سی کلاسز صحن میں بیٹھتی ہیں؟

(ج) اس سکول میں اساتذہ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد، گریڈ وائز اور اسامی وائز فراہم کی جائے خالی اسامیوں پر کب تک ٹیچرز تعینات کر دیئے جائیں گے؟

(د) مالی سال 05-2004 اور 06-2005 کے دوران اس سکول کو کتنے فنڈز کس کس مقصد کے لئے فراہم کئے گئے ہیں؟

(ہ) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کن کن کلاسز نے بورڈ کا امتحان دیا اور کتنے بچے پاس ہوئے اور کتنے فیل ہوئے، تفصیل کلاس وار فراہم کی جائے، کیا ان سالوں کے دوران اس سکول کے رزلٹ میں improvement ہوئی؟

(و) ان سالوں کے دوران بورڈ کے امتحان دینے والے کتنے بچوں نے first ڈویژن حاصل کی اور کتنے بچوں نے بورڈ میں پوزیشن حاصل کی، ان بچوں کے نام، ولدیت، کلاس اور حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ ملت بوائز ہائی سکول شاہ کمال روڈ مغل پورہ لاہور میں کل 9 کلاسز ہیں، ہر کلاس میں بچوں کی تعداد درج ذیل ہے:۔

Sr. No.	Classes	Enrolment
1.	6th	42
2.	7th – A	20
3.	7th – B	34
4.	8th – A	43
5.	8th – B	41
6.	9th – A	56
7.	9th – B	50
8.	10th – A	40
9.	10th – B	13
	Total	339

(ب) سکول کی موجودہ عمارت 5 کمروں پر مشتمل ہے جسے مزید چار کمروں پر مشتمل سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شاہ کمال روڈ مغلپورہ لاہور کی عمارت بھی دے دی گئی ہے اس طرح صحن میں بیٹھنے والی کلاسز وہاں ایڈ جسٹ ہو جائیں گی۔

(ج) اس سکول میں اساتذہ کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد گریڈ اور اسامی وائز مندرجہ ذیل ہے۔ البتہ جیسے ہی تبدیلی / تقرری پر پابندی ختم ہوتی ہے تو ان خالی اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

Sr. No.	BPS. No	designation	No. of Sanctioned post	Post Vacant
1.	19	SR. HM	01	-
2.	16	SST	06	2
3.	09	EST/SV	09	1
4.	09	OT	02	1
5.	09	AT	02	-
6.	09	PET	01	1
7.	Fix	SSE	01	-

(د) مالی سال 2004-05 میں -/8000000 روپے برائے تعمیر نئی عمارت مختص کئے گئے ہیں جس کی تعمیر بوجہ کورٹ کیس جو کہ جناب افشاں اعجاز صوفی صاحبہ سول جج لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ہے جس کی اگلی تاریخ 28-09-06 ہے تاحال شروع نہیں کی جا سکی ہے اور مالی سال 2005-06 میں یہی سکیم ongoing ہے۔

(ہ) گزشتہ پانچ سالہ رزلٹ جماعت نہم، دہم مندرجہ ذیل ہے۔

سال	شامل امتحان	پاس شدگان	فیل شدگان	نتیجہ فیصد

2001	87	72	15	82.75فیصد
2002	62	49	13	79فیصد
2003	70	38	32	54.78فیصد
2004	60	48	12	80فیصد
2005	73	39	34	53.42فیصد
2006	42	39	4	93 %
		جماعت نہم		
2004	83	83	NIL	100فیصد
2005	69	69	NIL	100فیصد

سکول کے زرلٹ میں improvement ہو رہی ہے۔

(و) درج ذیل بچوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی تفصیل سال وار یہ ہے۔

2001	52
2002	16
2003	19
2004	06
2005	13
2006	12

ان سالوں کے دوران بورڈ کے امتحان میں کسی بچے نے پوزیشن حاصل نہیں کی۔

نئے تعلیمی سال کے نفاذ سے متعلقہ تحفظات

550: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تعلیمی سال ستمبر سے شروع کرنے کا پروگرام بنایا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نئے نظام کے تحت مئی کے ماہ میں پہلی جماعت سے نویں تک امتحان ہوں گے اور 31۔ مئی کو result سنانے کے بعد بچوں کو چھٹیاں کر دی جائیں گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جون، جولائی، اگست تین ماہ تک چھٹیوں کے بعد سکول کھولے جائیں گے اور ستمبر سے پڑھائی شروع ہو گی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے صوبہ میں اپریل، مئی میں سخت ترین گرمی ہوتی ہے، یہ موسم

امتحان کے لئے ٹھیک نہ ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہمارے صوبہ کے 90 فیصد سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات نہ ہیں جس کی وجہ سے بھی نیا تعلیمی سال ستمبر سے شروع کرنا مناسب نہ ہے؟

(و) کیا حکومت پرانے نظام کے تحت ہی تعلیمی سال شروع کرنے اور مارچ کے ماہ میں امتحان بچوں سے لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) موسم کی تبدیلی قدرتی امر ہے کبھی موسم گرم اور کبھی خوشگوار ہو جاتا ہے جو تعلیمی عمل کی راہ میں زیادہ روکاٹ نہ ہے۔ اکثر امتحانات موسم گرما میں ہی منعقد ہوتے ہیں گرمی کی شدت سے بچنے کے لئے ان مدارس کو امتحانی سنٹر بنایا جاتا ہے جہاں پر بنیادی سہولیات میسر ہوں۔ اکثر امتحانی سنٹرز میں بجلی کے پنکھوں اور پینے کے لئے ٹھنڈے پانی کی فراہمی کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ امتحانات کا انعقاد درست انداز میں ہو رہا ہے۔ اس سے موجودہ تعلیمی سیشن میں تسلسل ملا ہے۔ طلباء کو تدریسی کام کروانے میں کافی وقت میسر ہوتا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ صوبہ پنجاب کے کچھ سکولوں میں بنیادی سہولیات نہ ہیں ان سکولوں میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے، اس لئے تعلیمی سال ستمبر سے شروع کیا جا سکتا ہے۔

(و) حکومت پنجاب محکمہ تعلیم سکول ونگ نوٹیفکیشن نمبر SO(A-II)8-5/2002 مورخہ 30۔ جنوری 2006 کو 27 سیشن تبدیل کر دیا ہے۔ جس کی رو سے تمام سکول کالج 28۔ اگست 2006 سے نئے تعلیمی سال کا آغاز کریں گے۔ مذکورہ بالا فیصلہ بمطابق اجلاس بین الصوبائی وزراء تعلیم منعقدہ 6۔ ستمبر 2005 ملک بھر میں ایک جیسا تعلیمی سال مقرر کرنے کے لئے کیا گیا ہے کیونکہ ہر صوبہ میں تعلیمی سال مختلف ہوتا تھا تعلیمی سال میں اس اختلاف کی بناء پر والدین اور طلباء کو

مشکلات درپیش تھیں صحت مند مسلسل تعلیم و تعلم قائم رکھنے کے لئے وزراء تعلیم نے اس معاملہ پر تفصیلی بحث کے بعد اتفاق کیا ہے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

555:لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ) اور چودھری زاہد پرویز۔ کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کب قائم کی گئی تھی اور اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) سال 05-2004 اور 06-2005 کا مذکورہ فاؤنڈیشن کا بجٹ کتنا تھا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی رقم بطور قرض کن کن سکولوں / اداروں کو فراہم کی گئی؟

(د) اس فاؤنڈیشن کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں نیز یہ کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں؟

(ہ) ان گاڑیوں کے سال 05-2004 اور 06-2005 کے مرمت اور ڈیزل / تیل کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(و) اس فاؤنڈیشن کے انچارج کا نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن 1991 میں قائم کی گئی اور اس کے مقاصد کی تفصیل درج ذیل تھی۔

1۔ فاؤنڈیشن ایسے تمام اقدامات کرے گی جنہیں وہ تعلیم کی ترقی، فروغ اور مالیات کی فراہمی کے لئے ضروری سمجھے۔

2۔ تعلیمی ادارے اور ان سے متعلقہ پراجیکٹ قائم کرے گی یا کرائے گی۔

3۔ غیر منافع بخش تعلیمی اداروں کو زمین کی خریداری، عمارات کی تعمیر، سازوسامان فرنیچر اور تعلیمی سامان جیسے کتابیں، سٹیشنری اور ایسے دیگر سامان کی خریداری و اخراجات جاریہ پورے کرنے کے لئے رقوم فراہم کرے گی۔

4۔ فاؤنڈیشن فنڈ سے قرضہ دے گی یا شیڈولڈ بنکوں سے قرضہ لینے میں مدد کرے گی۔

5۔ تعلیمی سوسائٹیوں کی سرگرمیوں، سمینار، مجالس مذاکرہ، ورکشاپوں اور اس طرح کی دوسری سرگرمیوں کا بندوبست کرنا۔

6۔ مخصوص حالات میں حکومت کی پیشگی اجازت سے کم ترقی یافتہ علاقوں میں تعلیمی منصوبے قائم کرنا۔

7۔ اساتذہ اور دیگر عملے کی تربیت کے منصوبے تیار کرنا اور ان پر عملدرآمد کرنا۔

8۔ تعلیمی اداروں اور خاص طور پر نجی تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم بلند کرنا۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایکٹ مجریہ 2004(ایکٹ-XII) کے تحت فاؤنڈیشن کی تشکیل نو کی گئی ہے۔ نئی تشکیل شدہ فاؤنڈیشن کے مقاصد درج ذیل ہیں:۔

1. Foundation shall provide financial assistance for the establishment, expansion, improvement and management of educational institutions and allied projects;
2. Provide incentives to students, teachers and educational institutions;
3. Promote public private partnerships related to education;
4. Provide technical assistance to technical institutions for testing policy interventions and innovative programmes for application.
5. Rank private educational institutions based on educational standards.
6. Raise funds through donations, grants, contributions etc;
7. Assist educational institutions in capacity building, including training of teachers; and
8. Undertake any other function as May be-assigned to it by the Board with the approval of the Government.

نئے ایکٹ کے تحت پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مندرجہ ذیل پروگرام شروع کئے جن کو قومی، بین الاقوامی، حکومتی اور نجی سطح پر بہت سراہا گیا ہے۔

1. Punjab Education Foundation Assisted School (PEF-FAS) through public private partnership.
2. Cluster Based Teacher Training through public private partnership (C.B.T-PPP).

3. Pilot Education Voucher Scheme (PEF-EVS)

4. Teaching in Clusters by subject Specialists(PEF-TICSS)

1- پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا PEF-FAS پروگرام شروع کرنے کا مقصد کم آمدنی والے غریب والدین کی مالی معاونت کے علاوہ انکے بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔ نیز پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن ایسے سکولوں کی مالی معاونت بھی کر رہی ہے۔ جو 100 سے 300 تک ماہانہ فیس چارج کر رہے ہیں۔ ان سکولوں میں بچوں کی تعداد نرسری تا سیکنڈری لیول تک 100 سے 500 تک ہونا ضروری ہے۔ ان سکولوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ معیاری تعلیم دیں۔ معیاری تعلیم کی جانچ کے لئے فاؤنڈیشن ہر چھ ماہ بعد امتحان لیتی ہے۔ مطلوبہ نتائج حاصل نہ کر سکنے کی صورت میں مالی معاونت منقطع ہو سکتی ہے۔ اس وقت فاؤنڈیشن 22000 ہزار طلباء اور طالبات کو مفت معیاری تعلیم دے رہی ہے۔ طالبات کی معیاری تعلیم کو خصوصی ترجیح دی جاتی ہے۔

فاؤنڈیشن، پنجاب کے پانچ اضلاع یعنی لاہور، سیالکوٹ، چکوال، خوشاب اور بہاولپور کے 54 سکولوں کے 22000 بچوں کی مالی معاونت کر چکی ہے۔ موجودہ مالی سال میں اس سکیم کو مزید 5 اضلاع تک پھیلایا گیا ہے۔ یعنی بھکر، میانوالی، نارووال، گجرات اور بہاولنگر، اب تک فاؤنڈیشن مالی معاونت کی مد میں مبلغ -/3,60,58,800 روپے ادا کر چکی ہے۔ دوسرے مرحلے میں اس پروگرام کے تحت دس اضلاع میں طلباء اور طالبات کی تعداد 60,000 تک متوقع ہے۔

2- کلسٹر بیسڈ ٹیچر ٹریننگ (CBT-PPP) پرائمری، ایلیمنٹری اور سیکنڈری سطح پر جدید طریقہ تعلیم کے تصور اور مہارتوں کے عملی اطلاق کے فقدان اور اس شعبے میں تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی کے باعث معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو پارہا۔ ایک سروے کے مطابق پرائمری، ایلیمنٹری اور سیکنڈری سطح کی تعلیم مہیا کرنے میں پرائیویٹ سیکٹر کا کردار اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے اور صوبے کے طول و عرض میں پرائیویٹ سکولز کی بہت بڑی تعداد بنیادی تعلیم کی فراہمی میں سرکاری سکولوں کے

شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں اور ان سکولز کے پرنسپلز تعلیمی معیار قائم رکھنے میں اساتذہ کی تربیت کی اہمیت کا ادراک ہونے کے باوجود اپنے اساتذہ کی پروفیشنل ڈویلپمنٹ نہیں کروا سکتے۔ کیونکہ حکومتی سطح پر کوئی ایسا ادارہ نہ تھا جو ان پرائیویٹ سکولز کے اساتذہ کی تربیت کرے۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے کلسٹر بیسڈ ٹیچر ٹریننگ (C.B.T-PPP) کے ذریعے اس خلاء کو پر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ گزشتہ ایک سال میں اس پراجیکٹ کے تحت 5500 سے زائد پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں اور 1200 سے زیادہ سکولوں میں بہتر طریقہ تعلیم

اپنا کر تعلیمی معیار کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ C.B.T پراجیکٹ کے تحت پنجاب کے ممتاز ٹیچر ٹریننگ انسٹیٹیوٹس اور سرکاری و غیر سرکاری ادارے مثلاً آفاق، علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن، پنجاب یونیورسٹی، ادارہ تعلیم و آگاہی(LINE(ITA لرننگ زون RADO,SCOPE,ABES,(LZ) (رواداری ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن و ٹیچر ریسورس سنٹر۔فاؤنڈیشن کے ساتھ partnership میں 100 سے زیادہ ٹریننگ پروگرام پنجاب کے تمام اضلاع میں کروا چکے ہیں۔ ان اداروں کی لسٹ تتمہ (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کلسٹر بیسڈ ٹریننگ کے تحت کسی ایک پرائیویٹ سکول کے اندر 30-40 اساتذہ کی 6 روزہ تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر کلسٹر میں 8-10 پرائیویٹ سکولز کے اساتذہ کو مدعو کیا جاتا ہے۔ فاؤنڈیشن نہ صرف ٹریننگ میں موجود تمام اساتذہ کو سرٹیفکیٹ بلکہ -/100 روپے روزانہ کے حساب سے اعزازیہ فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹریننگ کے تمام اخراجات فاؤنڈیشن برداشت کرتی ہے۔ بین الاقوامی، حکومتی اور غیر سرکاری سطح پر اس پروگرام کو بہت پذیرائی حاصل ہو رہی ہے نیز پرائیویٹ سکولوں کے ٹیچرز اس ٹریننگ پروگرام سے بھرپور افادیت حاصل کر رہے ہیں۔

3۔ ایجوکیشن ووچر اسکیم (PEF-EVS) کے تحت پنجاب کے اضلاع کی منتخب شدہ کچی آبادیوں سے 5000 غریب بچوں کی تعلیم کے اخراجات فاؤنڈیشن برداشت کرے گی۔ یہ بچے اپنی مرضی کے پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم حاصل کریں گے۔ ہر بچے کی فیس کی مد میں ماہانہ -/300 روپے کے علاوہ بیگ، کتابیں، سٹیشنری اور یونیفارم کے اخراجات فاؤنڈیشن برداشت کرے گی۔

4۔ ٹیچنگ ان کلسٹر زبانی سبجیکٹ سپیشلسٹ (PEF-TICSS) فاؤنڈیشن کے اس پروگرام کو شروع کرنے کا مقصد ایسے پرائیویٹ / سرکاری سکولوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے جو کم سے کم فیس میں بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جہاں اساتذہ کی تعلیمی قابلیت معیار تعلیم کے فروغ میں رکاوٹ ہے لیکن وہ اچھے اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی خدمات حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ جس وجہ سے تعلیم کا معیار بلند کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ایسے سکولوں کو اعلیٰ تربیت یافتہ اساتذہ مہیا کرنے کے لئے فاؤنڈیشن نے مختلف سبجیکٹ سپیشلسٹ یعنی حساب، انگلش، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی کے مضامین میں خدمات حاصل کر رکھی ہیں جو مختلف سکولوں میں پڑھانے پر مامور کئے گئے ہیں یہ سبجیکٹ سپیشلسٹ کلاسز کو پڑھانے کے علاوہ ان سکولوں کے اساتذہ کی تعلیمی /تدریسی مہارت و استطاعت کی بہتری کے ذمہ دار بھی ہیں۔ ایک سبجیکٹ سپیشلسٹ تین سکولوں میں دو دن روزانہ اپنی کلاس کے بچوں کو پڑھاتا ہے۔

(ب) بجٹ برائے سال 2004-05 1,50,30,428/- روپے تھا۔
بجٹ برائے سال 2005-06 16,09,15,152/- روپے تھا۔
بجٹ برائے سال 2006-07 36,24,78,000/- روپے ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران ٹوٹل 14 سکولوں/اداروں کو قرضہ کی کل رقم مبلغ -/50,39,031 روپے امداد کی کل رقم -/18,32,355 روپے فراہم کی گئی۔ ان اداروں کی لسٹ آف سکولز تتمہ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فاؤنڈیشن کے پاس موجودہ گاڑیوں کی تعداد سات ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

گاڑی نمبر	زیر استعمال
LRK-8772 ٹویوٹا کرولا	مینجنگ ڈائریکٹر
LWB-8378 ہنڈا سٹی	ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر (فنانس)
LW-8396 بلینو سوزوکی	ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر (اپریشن)
LZC-8402 کلٹس سوزوکی	سی بی ٹی (HRM)
LWF-3373 سوزوکی جیپ	پول
LWA-3888 کلٹس سوزوکی	پول

(ہ) برائے سال 2004-05 میں گاڑیوں کی مرمت پر خرچہ مبلغ -/1,76,955 روپے اور پٹرول کا خرچہ مبلغ -/6,27,997 روپے تھا۔

برائے سال 2005-06 میں گاڑیوں کی مرمت پر خرچہ مبلغ -/1,24,450 روپے اور پٹرول کا خرچہ مبلغ -/9,17,929 روپے تھا۔

(و) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ایکٹ 2004 کے تحت بورڈ آف ڈائریکٹرز پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے مالی و انتظامی امور میں کلی طور پر بااختیار ہے۔ جس کے چیئرمین جناب شاہد حفیظ کاردار ہیں جنہیں بورڈ آف ڈائریکٹرز نے باہمی رضامندی سے متفقہ طور پر چیئرمین منتخب کیا ہے۔ مینجنگ ڈائریکٹر کا انتخاب بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتا ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے جناب ڈاکٹر اللہ بخش ملک کو بطور مینجنگ ڈائریکٹر پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن جون 2005 میں تعینات کیا ہے۔ فاؤنڈیشن کا سیکرٹریٹ 19 احمد بلاک گارڈن ٹاؤن لاہور میں واقع ہے۔

گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول لال پل لاہور میں طالبات، کلاس رومز اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

556: حاجی محمد اعجاز۔کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول لال پل مغل پورہ لاہور میں کتنی اور کون کون سی کلاسز پڑھائی جاتی ہیں، ہر کلاس میں بچیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس سکول میں کتنے کمرے ہیں ان میں کون کون سی کلاسز بیٹھتی ہیں اور کون کون سی کلاسز کی بچیاں باہر کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کرتی ہیں؟

(ج) جو کمرے اس سکول میں ہیں ان کی حالت کیا ہے کتنے کمرے ناقابل استعمال ہیں مگر اس کے باوجود اس میں کلاسز جاری ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں بچیوں کے لئے پینے کے پانی کی ٹینکی یا الیکٹرک کولر بھی نہ ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول میں سائنس لیبارٹری بھی برائے نام ہے؟

(و) کیا حکومت اس سکول میں ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام کے تحت مزید کمرے بنانے، الیکٹرک کولر فراہم کرنے اور سائنس لیبارٹری بنانے نیز اس کے لئے سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) گورنمنٹ یاسمین اسلامیہ گرلز ہائی سکول لال پل مغل پورہ لاہور کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

Sr. No.	Classes	Enrolment
1.	KG	49
2.	I	60
3.	II	74
4.	III	123
5.	IV	90
6.	V	120
7.	VI	184
8.	VII	244
9.	VIII	197
10	IX	279
11	X	256

Total 1676

(ب) کلاس رومز کی تعداد 16 اور چار دیواری کے ساتھ شیڈ بھی موجود ہیں۔ کلاس ششم تا ہشتم 13 سیکشن کی طالبات کھلے آسمان کے نیچے تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

(ج) سکول میں تمام کمروں کی حالت تسلی بخش ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ سکول میں بچیوں کے لئے دو عدد الیکٹرک کولر اور پانی کی ٹینکی بھی موجود ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ سائنس لیبارٹری و سامان موجود ہے۔

(و) سکول ہذا میں ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت سال 05-2004 میں چھ کمرے اور ایک آفس وغیرہ تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس سکیم کے قانون کے مطابق تین سال تک سکول ہذا کو سکیم میں شامل نہیں کیا جا سکتا، جبکہ الیکٹرک کولر اور سائنس لیبارٹری کی سہولت موجود ہے۔

ضلع بہاول پور میں اساتذہ سے متعلق Wedlock پالیسی کی صورتحال

587: محترمہ پروین مسعود بھٹی۔ کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاول پور میں تعینات کتنے اساتذہ (مرد و خواتین) ایسے ہیں جن کے شوہر یا بیوی کسی دیگر ضلع اور تحصیل میں کام کر رہے ہیں، ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کیا wedlock پالیسی کے تحت میاں بیوی کو ایک ہی شہر میں نوکری دینے کا حکومت کا وعدہ ہے؟

(ج) ایسے ٹیچرز جو اس وجہ سے پریشان ہیں، حکومت نے ان کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع بہاولپور کے ایلیمنٹری مردانہ مدارس میں ایسے چار مرد اساتذہ ہیں جن کی بیویاں دوسرے اضلاع / تحصیل میں کام کر رہی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور کے ایلیمنٹری زنانہ مدارس میں ایسی (32) خواتین اساتذہ ہیں جن کے شوہر دیگر اضلاع/تحصیل میں کام کر رہے ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جو مرد و خواتین اساتذہ wedlock پالیسی کے تحت درخواست گزار ہوتے ہیں ان کے تبادلہ جات حکومت کے طے کردہ ضابطے کے تحت کر دیئے جاتے ہیں، طے شدہ ضابطہ کی کلیدی نکات درج ذیل

ہیں:۔

1۔ موجودہ تقرری اور تبادلے والے، دونوں اضلاع کا N.O.C ضروری ہوتا ہے۔

2۔ گریڈ ایک سے گریڈ سولہ تک کے میاں بیوی سرکاری ملازمین کا wedlock کے تحت جبکہ شوہر کے پرائیویٹ سیکٹر میں ہونے کی صورت میں extended wedlock کے تحت تبادلہ کر دیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور میں محکمہ تعلیم کی تحویل میں دیئے گئے
بلدیاتی اداروں کے سکولز اور متعلقہ تفصیلات

588 محترمہ پروین مسعود بھٹی۔ کیا وزیر تعلیم از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور میں یکم جنوری 2003 سے آج تک سابقہ بلدیاتی اداروں کے سکول جن کو اب محکمہ تعلیم کی تحویل میں دیا گیا ہے، ان سکولوں میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ مع سکول کی تفصیل دی جائے؟

(ب) ان سکولوں کے ریٹائرڈ اساتذہ جن کو اب تک بقایاجات اور پنشن نہیں ملی، ان کے نام اور سکول کی تفصیل دی جائے؟

(ج) حکومت نے اب تک ایسے ملازمین کو بقایا واجبات ادا کیوں نہیں کئے اور کب تک ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم:

(الف) ضلع بہاولپور میں یکم جنوری 2003 سے سابقہ بلدیاتی تعلیمی ادارے ضلعی حکومت کی تحویل میں دیئے گئے ہیں، ان سابقہ بلدیاتی تعلیمی اداروں میں تعینات ملازمین کی تفصیل سکول وائز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں کے ریٹائرڈ ملازمین کے بقایاجات اور پنشن کی منظوری جناب ڈی سی او صاحب دیتے ہیں کیونکہ سابقہ بلدیاتی اداروں کے ملازمین کا چندہ پنشن بلدیاتی ادارے فراہم کرتے ہیں۔ بعد از تکمیلات جن ملازمین کے بقایاجات اور پنشن کے کیس ڈی سی او صاحب کے پاس زیر کارروائی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تفصیل:۔

1۔ پنشن کیس حافظ محمد صادق ریٹائرڈ پی ٹی سی، ایم سی ہائی سکول احمد پور شرقیہ
2۔ فیمیل پنشن مسماۃ بلقیس اختر بیوہ محمد اسلم جویری (مرحوم) پی ٹی سی، ایم سی ہائی سکول ہارونیہ بہاولپور
3۔ پنشن کیس عبدالحمید ریٹائرڈ پی ٹی سی، ایم سی بوائز ہائی سکول چاہ فتح محمد خاں۔
4۔ پنشن کیس مسماۃ نسرین جہاں ریٹائرڈ PTC ، ایم سی گرلز ہائی سکول ون یونٹ کالونی بہاولپور
5۔ مسماۃ کلثوم حسن ریٹائرڈ PTC، ایم سی گرلز ہائی سکول ماڈل ٹاؤن بی بہاول پور

(ج) ایسے ملازمین کے واجبات اس لئے ادا نہیں ہوئے، کیونکہ سابقہ بلدیاتی اداروں نے ان ملازمین کا چندہ پنشن بروقت ڈسٹرکٹ پنشن فنڈ میں جمع نہیں کرایا تھا، چندہ پنشن ڈسٹرکٹ پنشن فنڈ میں منتقل ہوتے ہی واجبات کی ادائیگی ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جب نماز کا وقفہ ہوا تھا تو راجہ بشارت صاحب نے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ بعد میں نہ کر لیں کیونکہ ابھی بڑے اہم توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے انتظار کیا کیونکہ وقفہ سوالات چل رہا تھا اور میں نے کہا کہ disturb نہ ہو۔ اب میرا خیال ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے میں اپنا اظہار خیال کروں جو کہ راجہ صاحب نے ہمارے استعفوں سے متعلق فرمایا۔ میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنی چاہوں گا کہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور اس صوبے کے وزیر قانون جو ہیں وہ سیاسی اخلاقیات، سیاسی اقدار اور روایات سے اس قدر بے بہرہ ہیں کہ وہ جس بات کو سیاسی طور پر کہہ رہے ہیں کہ جناب اخلاق، اقدار اور روایات یہ ہیں وہ اس کے بالکل برعکس ہے جس کا حوالہ اس ملک کا آئین دیتا ہے، جس کا حوالہ اس ملک میں پائی جانے والی تمام جمہوریتوں میں موجود ہے، میں وزیر قانون سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ پڑھے لکھے ہیں، آپ ہر بات کو سمجھتے ہیں کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی شخص جو کسی جماعت کے ٹکٹ پر الیکشن لڑے، کسی جماعت کے منشور اور اس کے symbol پر لوگوں سے ووٹ حاصل کرے اس کی یہ اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جماعت کا اور اس قیادت کا حکم مانے، اس کی سیٹ، اس کی ممبر شپ اس قیادت اور اس

پارٹی اور اس جماعت کی امانت ہوتی ہے۔ ہمارا یہ سیاسی اخلاق ہے ، ہماری یہ سیاسی قدر ہے ، ہماری یہ سیاسی روایت ہے کہ یہ ایک ممبر شپ تو راجہ صاحب کیاہم ایک ہزار ممبر شپ میاں نواز شریف کے پاؤں کے جوتے کی نوک پر مارتے ہیں۔یہ کس بات کو سمجھتے ہیں۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جو کچھ رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ میں اس سے مشروط طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ میری ایک وضاحت سن لیں۔ اگر انہوں نے اپنی قیادت کو استعفے دینے تھے تو پھر غیر مشروط طور پر جس طرح باقی جماعتوں نے بھی دیئے ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ ہم غیر مشروط طور پر اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہوتے ہیں۔ انہوں نے کوئی اسمبلی پر خدا نخواستہ یہ نہیں کہا کہ یہ اسمبلی ربڑ سٹمپ بن چکی ہے۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ ہم نے استعفوں کی بنیاد اس اسمبلی کے اقدار کو بنایا، اس اسمبلی کے وقار کو بنایا تو پھر وہ استعفی دینے کے بعد آپ کا حق نہیں بنتا کہ آپ اس ایوان میں بیٹھیں۔ اگر آپ نے اپنی قیادت کا حکم ماننا تھا تو آپ کو یہ لکھ کر دینا چاہئے تھا کہ ہم آپ کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر اسمبلی میں آئے ہیں۔ ہم آپ کو بلا شرکت غیرے غیر مشروط طور پر اس بات کا حق دیتے ہیں کہ جب مرضی آپ ہمیں حکم دیں ہم اس اسمبلی سے مستعفی ہو جائیں گے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن جب آپ اسمبلی کے وقار کو مجروح کریں گے، جب آپ اسمبلی کو ربڑ سٹمپ قرار دیں گے، جب آپ اسمبلی کو ایک ایسا ادارہ قرار دیں گے جو اپنی افادیت کھو چکا ہے تو پھر میں کہتا ہوں کہ پھر اس اسمبلی میں بیٹھنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ وزیر قانون کو ایک رولز آف پروسیجر کی کتاب دیں اور ان کو کوئی ٹیوشن رکھ دیں، کوئی ٹیچر رکھ دیں جو ان کو سمجھائے اور پڑھائے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر جب کوئی ممبر بات کر رہا ہو تو اس طرح سے کھڑے نہیں ہوتے۔ اب ان کی حالت دیکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں رانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر بحث کرنے کے لئے دن رکھ لیں گے کوئی بات نہیں ہے۔ اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہ کریں اس کی اکٹھی بحث کر لیں گے۔

آپ کارروائی جاری رکھیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! میرے خیال میں ان کی بات ٹھیک ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ ان کی حالت تو دیکھیں کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔ انہوں نے تقریباً دس منٹ بات کی ہے ہماری طرف سے کسی آدمی نے مداخلت نہیں کی اور ان کا حال یہ ہے کہ میں نے ابھی دو منٹ بات کی ہے اور یہ دو مرتبہ اٹھ کر بات کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ان کی یہ بات ٹھیک ہے کہ اس معاملہ پر بحث ہو جائے گی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف ان کو جو انہوں نے کہا ہے کہ سیاسی اخلاق اور روایات۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ contents بتا دیں کہ استعفے کے contents کیا تھے؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے یہ request کریں کہ میں اس پر بات نہ کروں تو میں نہیں کرتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں کیوں request کروں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اب بڑا ضروری بزنس ہے توجہ دلاؤ نوٹس ہیں، تحریک التوائے کار ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے دو مرتبہ بات کی ہے اور انہوں نے چھ مرتبہ اٹھ کر شور ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ اس کے لئے وقت درکار ہے اور کل یا پرسوں جس دن بھی آپ مناسب سمجھتے ہیں بحث کر لیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں اپنی بات کو conclude کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ جو اگر، مگر، ایسے دیکھتے، ویسے دیکھتے یہ تو ساری ان کی باتیں ہیں۔ بات تو وہی ہے کہ نواز شریف وہ الم نصیب ہے کہ [******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ سیاسی اخلاقیات بھی یہی ہے، سیاسی روایت بھی یہی ہے، سیاسی اقدار بھی یہی ہے، سیاسی غیرت بھی یہی ہے اور سیاسی دیانت بھی یہی ہے کہ جس جماعت اور جس لیڈر کے نشان پر آپ نے الیکشن لڑا ہے وہ اگر آپ سے اپنی امانت واپس لینی چاہے تو آپ اسے بلا شرط واپس کریں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں آخر میں ان کی توجہ اس جانب بھی دلاتا ہوں کہ کیا ان پر یہ وقت نہیں آگیا کہ یہ فوری طور پر مستعفی ہو جائیں۔ یہ جو جنرل مشرف صاحب نے In the line of fire کتاب لکھی ہے۔ میرے خیال میں راجہ صاحب نے پڑھی ہو گی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں آپ نے جو بات کرنی تھی کر لی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اگر ان کے استعفے کا وقت آگیا ہے تو مجھے نشاندہی کر لینے دیں۔ میں ایک منٹ میں وائنڈ اپ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بعد میں کر لیں، کارروائی چلنے دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں conclude کر رہا ہوں۔ راجہ صاحب نے وہ کتاب پڑھی ہو گی۔ [*****]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب کے A to Z تمام الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز take up کرتے ہیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس 714 شیخ اعجاز احمد کا ہے۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کارروائی چلنے دیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! بڑی ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جس طرح قائد ایوان جب ہاؤس میں بات کر رہے ہوں تو ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ان کی بات کو غور سے سنیں اور اس ہاؤس کی ہمیشہ یہ روایت رہی ہیں کہ قائد ایوان جب بات کر رہے ہیں تو ان کا سپیکر بند نہیں کیا جاتا، ان کی بات کو غور سے سنا جاتا ہے۔ اسی طرح جناب اپوزیشن لیڈر جب بات کر رہے ہوں ان کی بات کو غور سے سنا جاتا ہے اور آج تک ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کبھی ان کا سپیکر بند نہیں کیا گیا لیکن آج آپ نے ہمارے ساتھ انتہائی زیادتی کی ہے۔ اپوزیشن لیڈر اس وقت بات کر رہے تھے۔

جناب سپیکر: کسی نے سپیکر بند نہیں کئے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! پہلے میری بات سن لیں کہ اگر آپ کی ہدایات پر ان کا مائیک بند کیا جائے گا۔ اگر ان کو اپوزیشن لیڈر نہیں مانتے تو اسی طرح پھر ہم بھی قائد ایوان کو نہیں مانیں گے۔[******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، شیخ اعجاز احمد صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! سارا دن پوائنٹ آف آرڈر ہی نہیں چلنے۔ کارروائی کو بھی چلنے دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ آپ کو بعد میں وقت دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو بھی وقت دے دیں گے۔ شیخ صاحب کے بعد آپ کو وقت دوں گا۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے تو بات کرنے سے روک دیا لیکن جو راجہ صاحب کی آفر تھی کہ اس مسئلہ پر کسی دن بحث کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وہ کر لیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا وقت آج مقرر کر دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب سے بات کر کے وہ طے کر لیں گے۔ جی، شیخ اعجاز صاحب!

شیخ اعجاز احمد: میرے Call Attention Notice کا نمبر 714 ہے۔

کلر کہار چکوال میں خاتون کا زیادتی کے بعد بھانجی سمیت قتل

شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے یکم جولائی 2006 کی ایک مؤقر اخبار کے مطابق چکوال میں تھانہ کلر کہار کے علاقہ خیر پور کے رہائشی صوبیدار (ر) نور محمد کی 22 سالہ بیٹی شازیہ سلطان کو زیادتی کا نشانہ بنانے کے بعد قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقتولہ شازیہ کے ساتھ اس کی 6 سالہ بھانجی مائیرہ کی دونوں آنکھیں نکال کر اسے بھی قتل کر دیا گیا؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ج) کیا دہرے قتل کی مذکورہ واقعہ کی ایف آئی آر درج ہوئی ہے اگر درج ہوئی تو کب اور کن ملزمان کے خلاف اور اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ:

(الف) درست ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے کیونکہ آنکھیں وغیرہ نہیں نکالی گئیں بلکہ اس کی آنکھوں پر زخم آئے تھے۔

(ج) یہ بھی اس حد تک درست ہے کہ ایف آئی آر درج ہو چکی ہے، ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا ہے لیکن میں اس سلسلے میں تھوڑی یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس وقت تک پولیس نے جو کارروائی کی ہے، ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے، ملزمان بھی گرفتار ہو چکے ہیں اور پولیس چالان بھی مکمل کرنے کی طرف جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آج جب میں نے اس کیس کی بریفنگ لی تھی تو میں نے مقامی پولیس کو ہدایت کی ہے کہ اس سلسلے میں ایس پی انوسٹی گیشن میرے ساتھ آ کر بات کریں کیونکہ میں نے اس میں

کچھ technically سقم دیکھے ہیں جو میں پراسیکیوٹر جنرل کی موجودگی میں دور کروانا چاہتا ہوں اور انشاء اللہ وہ دور کرانے کے بعد اس مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں، ایف آئی آر بھی درج ہوئی ہے اور پولیس کارروائی کر رہی ہے لیکن اس کیس کو مزید بہتر کرنے کے لئے میں ایس پی انوسٹی گیشن چکوال سے میٹنگ کرنا چاہتا ہوں جو کہ انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر اندر مکمل کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: next ہے جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: میرے Call Attention Notice کا نمبر 720 ہے۔

مسلم ٹاؤن لاہور میں ناکے پر پولیس فائرنگ سے نوجوان کی ہلاکت

سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایک مؤقر روزنامہ مورخہ 06-07-10 کی خبر کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ بیکھے وال موڑ پر مسلم ٹاؤن لاہور میں ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ناکے پر متعین پولیس اہلکاروں نے 3 موٹر سائیکل سوار لڑکوں پر گولی چلا دی جس کے نتیجے میں ایک لڑکا جاں بحق اور دوسرا شدید زخمی ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس اہلکاروں نے موٹر سائیکل سواروں کے پولیس کے اشارے پر نہ رکنے کے باعث گولی چلائی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے تھانہ کا گھیراؤ کیا اور سخت احتجاج کے بعد مطالبہ کیا کہ قاتل پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا قاتل پولیس اہلکاروں کو گرفتار کر کے قانون کے مطابق کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) اس سلسلہ میں مقدمہ نمبر207/6 مورخہ 06-07-09 بجرم 302,324ت پ تھانہ مسلم ٹاؤن لاہور درج ہوا ہے۔ مدعی مقدمہ نے بیان دیا ہے کہ مورخہ 06-07-08 کی درمیانی شب بوقت ڈیڑھ بجے اس کا بیٹا سلیمان اپنے دوستوں فراز ولد رانا پرویز اور اصغر ولد محمد سرور بسواری موٹر سائیکل نمبر LZ649 پر ملتان چونگی کی طرف جا رہے تھے۔ وحدت روڈ نزد امتحانی سنٹر پولیس کا ناکہ لگا ہوا تھا۔ فراز موٹر سائیکل چلا رہا تھا جس نے پولیس کے روکنے پر موٹر سائیکل نہ روکی بلکہ تیز بھگا دی کیونکہ فراز کے پاس موٹر سائیکل کے کاغذات نہ تھے۔ اس دوران ایلیٹ فورس کے ایک جوان نے اپنی سرکاری رائفل سے فائر کیا جو سلیمان کو لگا لیکن فراز نے موٹر سائیکل مزید تیز کر دی۔ سلیمان اور فراز کو جناح ہسپتال داخل کرایا گیا جہاں پر سلیمان زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق اور فراز ابھی تک زیر علاج ہے۔ اس زیادتی پر مقدمہ درج کیا جائے۔ جس پر مقدمہ ہذا درج ہو کر تفتیش بذریعہ لال دین انسپکٹر عمل میں لائی گئی۔ دوران تفتیش موقع بھی ملاحظہ کیا گیا اور ملزم کانسٹیبل محمد سرور نمبر 12501C کو ایلیٹ فورس کو مقدمہ ہذا میں حسب ضابطہ گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل پہنچا دیا گیا ہے اور اس کا چالان انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی عدالت میں داخل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! ٹھیک ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں لیکن اس سے پہلے احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ ۔جناب سپیکر! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔[*********]

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ تشریف رکھیں اور میں یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کرواتا ہوں اور میں صحافی حضرات سے بھی یہ کہوں گا کہ ان کی یہ speech اخبارات کی

زینت نہیں بنی چاہئے۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نمبر 35 محمد آجاسم شریف کی ہے۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا یہ Motion dispose of ہوئی۔ next تحریک استحقاق نمبر 37 مہر اشتیاق احمد صاحب کی ہے۔ جی، مہر صاحب!

(اس مرحلہ پر جناب محمد آجاسم شریف ایوان میں داخل ہوئے)

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! میں نے لکھ کر بھجوایا تھا مگر آپ نے میری تحریک استحقاق dispose of کر دی ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، مہر صاحب!

ڈائریکٹر ایس ڈبلیو ایم لاہور کا معزز رکن اسمبلی سے ملاقات کرنے اور ٹیلی فون سننے سے گریز

مہر اشتیاق احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مفاد عامہ کے حوالے سے جناب طفیل صدیقی ڈائریکٹر SWM لاہور سے ملنے کے لئے میں اس کے دفتر گیا تو مجھے بتایا گیا کہ ڈائریکٹر موصوف میٹنگ میں گئے ہوئے ہیں اور دفتر میں موجود نہ ہیں۔ تب میں نے اس کے سٹاف کو اپنا وزٹنگ کارڈ دیا اور کہا کہ جب صدیقی صاحب واپس تشریف لائیں تو ان کو میرا کارڈ دے دینا تاکہ ان کے علم میں یہ آ جائے کہ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ دوبارہ پھر تین روز کے بعد فون کیا تو اس کے ملازم خالد ہاشمی نے فون اٹنڈ کیا۔ میرے بات کرنے پر اس نے مجھے بتایا کہ صاحب آج پھر مصروف ہیں۔ آپ کسی اور وقت رابطہ کریں۔ اس پر میں نے اپنے ذاتی ملازم کو ڈائریکٹر SWM لاہور کے دفتر بھیجا اور کہا کہ ڈائریکٹر موصوف کے علم میں یہ بات لائیں کہ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں اور فون پر مجھ سے بات کریں۔ اس کے باوجود موصوف نے بات نہیں کی۔ میں نے چوتھی مرتبہ 3۔ اگست 2006 کو فون کیا تو اس

کے سٹاف آفیسر حافظ عمیر نے فون اٹنڈ کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ صاحب میٹنگ میں مصروف ہیں۔ آپ سے بات نہیں ہو سکتی۔ میں ایک مفاد عامہ کے کام کے سلسلہ میں ڈائریکٹر سے ملنے کے لئے ایک مرتبہ ذاتی طور پر خود گیا اور تین مرتبہ فون کیا لیکن اس نے کوئی پروا نہ کی اور عوامی نمائندہ سے ملنا پسند کیا اور نہ ہی رابطہ کیا جبکہ ڈائریکٹر موصوف کے علم میں یہ بات آ چکی تھی۔ میں ان سے بات کرنا چاہتا ہوں لہذا ڈائریکٹر موصوف کے اس نامناسب سخت رویہ کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا اگر مہربانی کر کے اس کو Monday تک pending فرمالیں تو اس کا جواب Monday تک آ جائے گا۔

جناب سپیکر: ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا موشن Monday تک pending کی جاتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔۔۔ تحریک استحقاق نمبر 38 سید احسان اللہ وقاص، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی۔ جی، سید احسان اللہ وقاص!

قانون شہری ترقی پنجاب 1976 کے سیکشن 35 کے تحت سالانہ ترقیاتی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Development of Cities Act 1976 کے سیکشن 35 کے مطابق حکومت پر لازم ہے کہ سالانہ رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔ مگر کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود یہ رپورٹ برائے سال

2004ابھی تک اسمبلی میں پیش نہیں کی گئی۔ رپورٹ پیش نہ کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی: جناب سپیکر! میں اپنے فاضل رکن سے گزارش کروں گا کہ اس کو Monday تک pending کر لیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ Monday تک رپورٹ مل جائے گی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ویسے بھی اس نوعیت کی اس سے پہلے بھی کئی دفعہ تحریک آچکی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ آپ Custodian of the House ہیں یہ جو ہمارے محترم راجہ صاحب بھی کہتے ہیں کہ یہ ربڑ سٹمپ ہے یہ تو ربڑ سٹمپ سے بھی بُری حالت ہو جاتی ہے اگر وہ چیزیں جو قوانین کے اندر لکھی ہوئی ہیں وہ بھی اگر آپ نے اسمبلی میں پیش نہیں کرنی اور یہاں نہیں آنی اس کے بعد جناب کی طرف سے بھی یہ ارشاد فرمایا جائے کہ اس سے پہلے بھی اس طرح کی تحریک استحقاقات آئی ہیں، اب کیا کریں کہ اگر ایک چیز جس کو اسمبلی میں پیش کرنا چاہئے آئینی چیزیں ہیں وہ پیش نہیں کرتے۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو Monday تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلے ہیں میاں محمد اصغر صاحب، تشریف فرما نہیں ہیں لہذا موشن dispose of ہوئی۔ اگلے ہیں جناب محمد آجاسم شریف صاحب۔ ان کی چٹ آئی ہے کہ اس کو pending کر لیا جائے لہذا یہ تحریک استحقاق بھی Monday تک pending کی جاتی ہے۔ اگلے ہیں حفیظ اللہ خان صاحب ان کی تحریک استحقاق نمبر 41 ہے۔ جی، حفیظ اللہ خان صاحب!

زرعی ترقیاتی بنک منکیرہ (بھکر) کے ایم سی او اور قائم مقام منیجر کا معزز رکن اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال

جناب حفیظ اللہ خان: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے

کہ میں نے مورخہ 26- اگست 2006 کو چودھری فیاض، MCO زرعی ترقیاتی بنک، منکیرہ ضلع بھکر سے ٹیلی فون پر بات کی اور اسے بتایا کہ میرے حلقہ کے کچھ لوگ آپ کے پاس کام کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اس حوالے سے آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی میں نے اپنا تعارف بھی کروایا۔ آفیسر موصوف نے جونہی میرا نام سنا تو اس نے جھٹ سے فون کا ریسیور غلام فرید، قائم مقام منیجر زرعی ترقیاتی بنک منکیرہ ضلع بھکر کو دے دیا۔ میں نے دوبارہ پھر اس کو بتایا تو مسٹر غلام فرید نے مجھے کہا میں مرکز کا ملازم ہوں آپ کے صوبہ کا ملازم نہیں ہوں۔ آپ ایک صوبہ کے ایم پی اے ہیں۔ میں آپ سے تعاون کر سکتا ہوں اور نہ آپ کا کام کروں گا۔ خواہ آپ میرا تبادلہ کروادیں۔ میں نے آپ جیسے کئی ایم پی ایز دیکھے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون زور سے بند کر دیا۔ اس وقت میرے حلقے کے کافی آدمی وہاں موجود تھے۔ منیجر نے ان کو اپنے پاس بلایا اور ان کو گالی گلوچ دے کر بنک سے باہر نکل جانے کا حکم دیا اور ان کے سامنے مجھے برا بھلا کہا۔ دونوں افسران کے اس نامناسب رویہ اور فون نہ سننے کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا یہ فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن جناب میں گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ میرے انتہائی قابل احترام بھائی ہیں اگر اس سلسلے میں تھوڑی سی بات کر لی جائے تو اس معاملے کو حل کیا جا سکتا ہے کیونکہ جتنی بھی تحاریک استحقاق آرہی ہیں اس سے پہلے آجاسم شریف صاحب کی ہے چار تحاریک ان کی ہیں دو میرے بھائی کی ہیں تو یہ جو trend ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر فون اٹینڈ نہ کرنا تحاریک استحقاق کا باعث بن سکتا ہے تو میں معزز رکن سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر یہ فنانس منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں یا میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور متعلقہ افسران کو بلا کر ان کی تسلی کروا دیتے ہیں کیونکہ یہ ویسے بھی فیڈرل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے اور ابھی جواب آنا ہے۔ بجائے اس کو ہم اتنا لمبا کریں Monday تک اگر جواب نہ آیا تو پھر اس کو pending کرنا پڑے گا اگر یہ مہربانی فرمائیں تو یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تو اس مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، حفیظ اللہ صاحب!

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ منیجر موصوف نے یہ نہیں کہ صرف ٹیلی فون بند

کر دیا اس نے خود مجھے کہا کہ میں آپ کا ملازم نہیں ہوں۔ وہاں میرے حلقے کے لوگ موجود تھے میں زرعی بنک کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر رہا ہوں مجھے پتا ہے کہ میرے حلقے میں کیا ہوتا ہے سوائے پیسے کے لین دین کے وہ کوئی کام نہیں کرتے میں نے مجبوراً یہ تحریک پیش کی اور ان لوگوں کو جو وہاں موجود تھے ان کو بلا کر گالیاں دیں گئیں اور دھکے دے کر باہر نکالا گیا۔ بے شک آپ انکوائری کروالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! اس کو pending کر لیں جب جواب آئے گا اور جیسے آپ حکم دیں گے تعمیل ہو گی۔

جناب حفیظ اللہ خان: میرا اس ہاؤس میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

جناب سپیکر: خان صاحب! جواب آنے تک اس کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! یہ اگر مجلس استحقاقات کے سپرد کر دی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تو آنے دیں۔ اس کو Monday تک pending کر لیتے ہیں۔ موشن Monday تک pending کی جاتی ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں معذرت چاہتا ہوں کہ یہ جو تحریک استحقاق کا وقت تھا میں نے اس میں دخل دیا ہے۔ بات یہ ہے کہ ایک بہت بڑی سازش اور میں راجہ بشارت صاحب سے گزارش کروں گا کہ چاہے ہمارا کسی بھی پارٹی کے ساتھ تعلق ہو ہم سب صوبہ پنجاب کے رہنے والے ہیں اور صوبہ پنجاب ہم سب کو انتہائی عزیز ہے چاہے راجہ بشارت صاحب ہوں، چاہے رانا ثناء اللہ ہوں، چاہے میں ہوں اور چاہے آپ ہوں۔ ہمارے ایک وفاقی وزیر نے ایک انتہائی زیادتی کی ہے اور یہ بیان دیا ہے کہ صوبہ پنجاب کو دو یا اس سے زیادہ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے میری یہ گزارش ہے کہ پورے ہاؤس کی طرف سے یہ قرارداد

منظور ہونی چاہئے کہ صوبہ پنجاب کو اکٹھا رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ لاء منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں اور وفاقی وزیر وہ ہے جس کا میں یہاں اس ہاؤس میں مطالبہ کرتا ہوں کہ [******]

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 42 جناب حفیظ اللہ خان کی ہے۔ جی!

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! اگر راجہ صاحب کہیں تو یہ تحریک استحقاق پڑھنے سے پہلے pending فرمالی جائے پہلے اس کی رپورٹ منگوالیں یا اس کو پڑھ لوں؟ یہ میری دوسری تحریک استحقاق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اس کا بھی ابھی جواب آنا ہے۔

ضلعی آفیسر بہبود آبادی (بھکر) کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

جناب حفیظ اللہ خان: جناب سپیکر! میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کا مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں نے مورخہ 10- اگست 2006 کو ڈسٹرکٹ آفیسر بہبود آبادی ضلع بھکر ملک آفتاب کو مفاد عامہ کے حوالے سے ملنے کے لئے کوشش کی۔ اس سے قبل بھی مذکورہ آفیسر سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن مذکورہ آفیسر نے فون پر بات کرنا گوارا نہ سمجھا جبکہ اس روز مذکور آفیسر نے حد ہی cross کر دی۔ میں نے فون کیا اس نے فون اٹھایا جب میں نے اس سے کہاں میں ایم پی اے بول رہا ہوں اور عوامی نمائندہ ہوں میرا حق ہے کہ میں مفاد عامہ کے حوالے سے آپ سے بات کروں لیکن آپ میرا فون سننا پسند نہیں کیا، کیا وجہ ہے؟ اس پر مذکورہ آفیسر سیخ پا ہو کر بولا میں کسی ایم پی اے کو نہیں جانتا۔ آپ جیسے کئی

ایم پی اے میرے دفتر میں روزانہ آتے ہیں میں کسی کو کچھ نہیں سمجھتا۔ آپ جو کچھ کر سکتے ہیں کریں میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد میری بات سنے بغیر اس نے فون بند کر دیا اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک بھی Monday تک pending کی جاتی ہے۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب والا! میری گزارش سن لیں کہ جو میں نے تحریک استحقاق ابھی پڑھی ہے اس افسر کے متعلق میں نے زونل چیف ڈیرہ اسماعیل خان کو ایک لیٹر لکھا وہ وہاں انکوائری کرنے آئے اور انہوں نے میرے لگائے گئے الزامات کو درست قرار دیا اور متعلقہ افسران کا تبادلہ بھی کیا۔

جناب والا! وہ تو خود آکر انکوائری کر رہے ہیں اور ان کو سزا دے رہے ہیں لیکن ہمارے منسٹر صاحب اس کو pending کرا رہے ہیں۔ اس سے تو ہمارا مزید استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب! جواب تو آنے دیں، جواب کا انتظار کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 43 جناب محمد قمر حیات کاٹھیا کی ہے۔ جی!

ڈی سی او جھنگ کا معزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 5- ستمبر 2006 کو پبلک کے کام کے سلسلے میں ڈی سی او، جھنگ کے پاس گیا جب میں نے انہیں کام کے بارے میں کہا تو ڈی سی او نے کہا کہ آج میرے سر میں درد ہے آپ کل یا پرسوں آئیں۔ میں چلا گیا اور 7- ستمبر 2006 کو دوبارہ ڈی سی او کے پاس 11:45 پر گیا۔ آدھا گھنٹہ کھڑا رہنے کے بعد مجھے بٹھایا گیا۔ میں نے ڈی سی او سے کہا کہ میں 5- ستمبر 2006 والے کام کے سلسلے میں حاضر ہوا ہوں۔ تو اس نے کہا کہ آپ انتظار کریں میں کام کر دیتا ہوں۔ اس دوران وہ اپنے مہمان کے ساتھ محو گفتگو رہا اور اسی مہمان کے کام کے سلسلے میں ڈی او (آر)، جھنگ کو جو عدالت لگائے بیٹھا تھا اس سے عدالت ختم کروا کر اپنے آفس بلایا۔ جب

ڈی او (آر) آفس پہنچا تو اسے اور مہمان کو لے کر پھر ڈی سی او اپنے ریٹائرنگ روم میں چلا گیا اور میں وہیں انتظار کرتا رہا۔ وہ جب 2:00 بجے اپنی سیٹ پر واپس آیا تو میں نے کہا کہ ڈی سی او صاحب میرا کام بھی کر دیں۔ تو اس نے بڑے تلخ لہجے میں کہا کہ میں فارغ نہیں بیٹھا۔ آپ چلے جائیں دو گھنٹے بعد آنا پھر دیکھوں گا کہ آپ کا کام کرنا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا کہ ڈی سی او صاحب میرا کوئی ذاتی کام نہیں بلکہ میں عوامی مسائل کے سلسلے میں حاضر ہوا ہوں اور بطور منتخب عوامی نمائندہ یہ میرا حق ہے۔ جس پر ڈی سی او مزید سیخ پا ہو گیا اور کہا کہ آپ میرے دفتر سے جائیں میں آپ کا کوئی کام نہیں کروں گا۔ عوامی نمائندے تو آتے جاتے رہتے ہیں لیکن اختیارات تو میرے پاس ہیں۔ آپ جائیں اور میرے خلاف جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔ ڈی سی او جو ضلع میں سب سے اہم پوسٹ پر ہے اس کا عوامی نمائندوں کے ساتھ ایسے شرمناک رویہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں اس بارے میں تھوڑی سی statement دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کاٹھیا صاحب! آپ نے کافی detail کے ساتھ بات کر لی ہے۔

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال صاحب!

وزیر خوراک: جناب سپیکر! مجھے اپنے نہایت ہی قابل احترام ایم پی اے اور نہایت ہی پیارے عزیز سے پوری ہمدردی ہے، اس طرح کا رویہ تو قابل برداشت نہیں ہے لیکن چونکہ یہ آج ہی موصول ہوئی ہے تو اس کو آپ سوموار کے لئے پینڈنگ کر لیں۔ اس کا جواب منگوالیں اور انشاء اللہ پہلے تو میں کوشش کروں گا کہ ڈی۔ سی۔ او کو بلا کر یہ ساری اگر کوئی غلط فہمی ہے تو اس کو دور کر دیا جائے اور اگر ان کے ساتھ واقعی کوئی زیادتی ہوئی ہے تو میری پوری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کاٹھیا صاحب! ٹھیک ہے؟

جناب محمد قمر حیات کاٹھیا: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق سوموار تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ move ہو چکی ہے، pending تھی، غالباً اس کا جواب آنا تھا۔ وزیر صحت تشریف فرما نہیں ہیں؟۔۔۔لاء منسٹر صاحب پھر اس کا جواب دیں گے؟

آوازیں: پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بیٹھی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! جب یہ تحریک pending ہوئی تھی تو یہ کہا تھا کہ منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کا جواب نہیں سننا چاہتا۔(قہقہے)

جناب سپیکر: تو پھر یہ pending کر لیں؟

سید احسان اللہ وقاص: جی، سوموار تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک سوموار تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: جناب سپیکر! کیا یہ ایوان ان کی مرضی سے چلے گا کہ جب مرضی یہ کہیں کہ اس کو pending کر دیں، اس کو لے لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ وہ میں نے pending کر دی ہے۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: یہ مجھے دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں، یہ نروس ہو جاتے ہیں۔ ان کا علاج کرا لیں۔

جناب سپیکر: شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پچھلے چھ مہینوں سے چلی آ رہی ہے۔ اس پر ہیلتھ منسٹر صاحب کو پہلے بھی آپ نے کہا تھا کہ اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ پیش ہو چکی ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی ہے اور انتہائی اہم معاملہ ہے۔ لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بھی منسٹر ہیلتھ کے متعلقہ ہے۔ اس کو بھی پھر سوموار تک کے لئے pending کر لیں۔ منسٹر

ہیلتھ آجائیں گے تو بات کرلیں گے؟

شیخ علاؤالدین: جیسے آپ کہیں لیکن پہلے بھی آپ نے یہ چار مرتبہ pendingکی ہے اور ان کو کہا ہے۔ اب میری استدعا ہے کہ اس پر وہ بات کریں کیونکہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: چلو، سوموار کو ان کو کہتے ہیں کہ وہ تشریف لائیں۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار سوموار تک کے لئے pendingکی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 558ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

مساجد کے آئمہ اور خدام کی جانب سے قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق جلانے پر عوام کا جذباتی ہونا

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آئے روز اخبارات میں شہ سرخیاں لگتی ہیں۔ کوئی امام مسجد یا خادم مسجد بوسیدہ اوراق کو تلف کرنے کے لئے جلا رہا تھا لوگوں کو خبر ہو گئی کہ قرآن پاک کی توہین ہو گئی اور پھر عوام جذباتی ہو کر بری طرح ٹارچر کرتے اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس سلسلہ میں غور و خوض ہونا چاہئے تاکہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں۔ ابھی حال ہی میں ماہ جون میں تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں ایک ایسا واقعہ رونما ہو چکا ہے۔ دو بندے قتل کر دیئے گئے اور علاقہ میں بدستور کشیدگی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! جن خدشات کا اظہار معزز رکن نے کیا ہے، یہ بات درست ہے کہ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق مساجد کے خطباء، آئمہ اور مؤذن حضرات بوسیدہ قرآنی اوراق کو جلا دیتے ہیں جس سے مختلف مسائل جنم لیتے ہیں۔ محکمہ مذہبی امور اور اوقاف پنجاب کی طرف سے مختلف مقامات پر قرآن

محل تعمیر کرنے کے علاوہ اہم شاہراہوں پر قرآن بورڈ کی طرف سے boxes بھی نصب کئے گئے ہیں تاکہ مقدس بوسیدہ اوراق ان میں ڈالے جا سکیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے تمام زونل ناظمین لوکل گورنمنٹ کے جو ہیں ان کو بھی ہم نے ایک علیحدہ ہدایت جاری کی ہے اور محکمہ اوقاف نے بھی ایک علیحدہ اپنے متعلقہ افسران کو جو ضلعی سطح پر ہیں ان کو ہدایت جاری کی ہے کہ وہ اہم جگہوں پر اس کا بندوبست کریں کہ boxes لگائیں جہاں پر بوسیدہ اوراق کو اکٹھا کیا جا سکے۔ یہ ایک اچھی تجویز ہے اور میرے بھائی نے ایک اہم مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے۔ گورنمنٹ نے اس کا نوٹس لیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں مزید مثبت پیشرفت ہوگی۔

جناب سپیکر: شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ اسمبلی کا استحقاق ہے کہ in the absence of Minister پارلیمانی سیکرٹری جواب دیں گی۔ یہ کون ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو insist کرنے کے لئے کہ میں نے ان سے جواب نہیں لینا، ان سے سوال نہیں کرنا، یہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آئندہ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہیلتھ والے ان کے کسی سوال کا جواب نہیں دیں گے۔ ہم تو ان کو اس اہل ہی نہیں سمجھتے ہیں کہ یہ سوال کریں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

سید احسان اللہ وقاص: بہت شکریہ۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے تھوڑی سی بات کرنی ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ اور محکمہ اوقاف نے جو یہ مختلف boxes بنوا کر مختلف مقامات پر رکھوائے ہیں تو اس کے لئے میں حکومت کی بھی اور صاحبزادہ سید الحسن صاحب کی بھی تحسین کرتا ہوں لیکن اس سلسلے میں، میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یقیناً اس قسم کے جو boxes بنوا کر رکھوائے گئے ہیں یہ پورے پنجاب کی ہر مسجد کے باہر شاید رکھوانا ممکن نہ ہو اس لئے میری اس میں اگلی تجویز یہ ہے کہ بہت سارے معاملات کے اندر اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی میٹنگیں ہوتی ہیں، اس طرح تمام مذاہب پر جو فرقہ والے ہیں گورنمنٹ ان پر مشتمل کوئی ایسا

بورڈ محکمہ اوقاف کے تحت بنادے جس میں تمام فرقوں کے علماء کی طرف سے نمائندگی ہو اور وہ متفقہ طور پر بیٹھ کر اس کے بارے میں کوئی چیز طے کر دیں کہ قرآن کریم کے جو بوسیدہ اوراق ہوں گے ان کو کن طریقوں کے مطابق تلف کیا جا سکتا ہے اور اس کی proper تشہیر اس کے ذریعے سے ہو جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا سدباب ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اتحاد بین المسلمین کے آئندہ اجلاس میں یہ point ایجنڈے پر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن مصدرہ 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر!

The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill 2004 (Bill No.25 of 2004) moved by Ms Azma Zahid Bokhari, MPA (W.338)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: میاں افتخار حسین چھچھر مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

میاں افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں

The University of Agriculture, Faisalabad (Amendment) Bill 2006 (Bill No.14 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری جاوید احمد، مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ وہ تشریف فرما نہیں ہیں۔ جناب آصف جیلانی شیخ مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب آصف جیلانی شیخ: جناب سپیکر! میں

The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2006 (Bill No. 15 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مظفر علی شیخ مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 801/05 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ڈاکٹر مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں تحریک التوائے کار نمبر 801/05 پیش کردہ رانا ثناء اللہ خان، ایم پی اے، پی پی۔70 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب چودھری تسنیم ناصر مجلس قائمہ برائے اری گیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری تسنیم ناصر: جناب سپیکر! میں

The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2006 (Bill No.12 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: سید محمد رفیع الدین بخاری مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید محمد رفیع الدین بخاری: جناب سپیکر! میں

The Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill

2006 (Bill No 18 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب انجینئر شہزاد الہیٰ، مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ و شہری ترقی اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

انجینئر شہزاد الہیٰ: جناب سپیکر! میں

The Punjab Development of Cities (Amendment) Bill 2006 (Bill No 20 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ اینڈ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 47 بابت سال 2005 پیش کردہ سید حسن مرتضیٰ، ایم پی اے۔ تحریک استحقاق نمبر 57 بابت سال 2005 پیش کردہ رائے فاروق عمر خان کھرل، ایم پی

اے۔ تحریک استحقاق نمبر 8 بابت سال 2006 پیش کردہ چودھری خضر الیاس ورک، ایم پی اے۔ تحریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2006 پیش کردہ میاں محمد لطیف پنوار راجپوت ایم پی اے۔ تحریک استحقاق نمبر 14 بابت سال 2006 پیش کردہ جناب جاوید منظور گل، ایم پی اے اور تحریک استحقاق نمبر 27 بابت سال 2006 پیش کردہ سید عبدالعلیم شاہ، ایم پی اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئی)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون استعداد، نظم وضبط اور احتساب سرکاری ملازمین پنجاب مصدرہ 2005

MR.SPEAKER: Now we take up the Punjab Employees Efficiency Discipline and Accountability Bill 2005 (Bill No.23 of 2005). Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFARIS: Sir I move:

> That the Punjab Employees Efficiency Discipline and Accountability Bill 2005 (Bill No.23 of 2005) as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once.

MR.SPEAKER: The motion moved is:

That the Punjab Employees Efficiency Discipline and Accountability Bill 2005 (Bill No.23 of 2005) as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once.

کورم کی نشاندہی

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ (دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔ لہذا اجلاس کل بروز جمعتہ المبارک صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔